قومی نصاب کونسل (این سی سی) وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومتِ پاکستان
اور "اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان" کے نمائندہ علماء کرام سے منظور شدہ

# مطالعۂ قرآنِ حکیم

## برائے طلباء و طالبات

### حصّہ اوّل



نام ________________________

ولدیت / سرپرست ________________________

کلاس ____________ سیکشن ____________

اسکول ________________________

# "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کے شائع شُدہ حصّوں کی اشاعت کی تفصیلات

- حصّہ اوّل .......... طبع اوّل تا یازدہم۔ ۲۰۱۰ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۱۲۰۱۷۵۰
- حصّہ دوم .......... طبع اوّل تا نہم۔ ۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۵۰۲۰۰۰
- حصّہ سوم .......... طبع اوّل تا ہشتم۔ ۲۰۱۲ء تا ۲۰۱۸ء - کل تعداد: ۲۴۵۰۰۰
- حصّہ چہارم .......... طبع اوّل تا ششم۔ ۲۰۱۳ء تا ۲۰۱۸ء - کل تعداد: ۱۵۵۰۰۰
- حصّہ پنجم .......... طبع اوّل تا چہارم۔ ۲۰۱۵ء تا ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۱۲۴۰۰۰
- حصّہ ششم .......... طبع اوّل ۲۰۱۸ء۔ کل تعداد: ۳۵۰۰۰
- حصّہ ہفتم .......... طبع اوّل جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۷۰۰۰۰

طبع جدید .......... اگست ۲۰۲۱ء۔ تعداد: ۱۵۰۰۰۰
طبع جدید .......... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۱۰۰۰۰۰
طبع جدید .......... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۱۰۰۰۰۰
طبع جدید .......... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۱۰۰۰۰۰
طبع جدید .......... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۸۰۰۰۰
طبع جدید .......... جولائی ۲۰۱۹ء۔ تعداد: ۷۰۰۰۰

**زیرِ اہتمام:** شعبہ تصنیف و تالیف۔ قرآن پروگرام (دی علم فاؤنڈیشن)

## حرفِ تشکر

دی علم فاؤنڈیشن "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی تیاری میں معاونت فرمانے والے تمام معزز علماء کرام، ماہر حفاظ وقراء، محترم اساتذہ کرام اور ماہرین تعلیم کا انتہائی شکر گزار ہے جنہوں نے اس نصاب پر نظرِ ثانی فرما کر اپنی تجاویز کے ذریعہ اِسے بہتر سے بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ نیز ہم ان اداروں اور ان کے متعلقین کے لئے بھی صمیمِ قلب سے دعا گو ہیں جنہوں نے پورے اخلاص کے ساتھ اس نصاب کو تدریس کے لئے منظور کرانے میں اپنا حصّہ شامل فرمایا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان سب حضرات کی خدمتِ قرآنی کی کاوشوں کو اعلیٰ درجہ میں قبول فرما کر فلاحِ دارین کا سبب بنائے۔ آمین

## عرضِ ناشر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب کی تمام تر کوتاہیوں اور اغلاط سے پاک بہترین اشاعت کا اہتمام ہو۔ تاہم خدانخواستہ دورانِ طباعت اعراب، جلد بندی یا دیگر کوئی کوتاہی جو سہواً ہوگئی ہو آپ کی نظر سے گزرے تو ادارہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں اسے درست کیا جاسکے۔

یہ کتاب رضائے الٰہی کی خاطر بلا ہدیہ فراہم کی جاتی ہے۔

# ابتدائی کلمات

قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی وہ آخری کتاب ہے جو حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک دل پر نازل ہوئی۔ وہ ہمارے لئے ہدایت اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ہمارے لئے قرآنِ حکیم ایک فیصلہ کن کلام کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا "بے شک یہ (قرآن) ضرور فیصلہ کن کلام ہے۔" (سورۃ الطارق ٨٦، آیت:١٣)

اس دنیا میں ہمارا عروج و زوال قرآنِ حکیم ہی سے وابستہ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بے شک اللہ ﷻ اِس قرآنِ حکیم کی بدولت قوموں کو عروج عطا فرمائے گا اور اس (کو ترک کرنے) کی وجہ سے بہت (سی قوموں) کو ذلیل و رسوا کرے گا۔" (صحیح مسلم)

حضرت سیدنا علی کرّم اللہُ وجہہٗ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب بہت فتنے ہوں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "کتاب اللہ (کو پیشِ نظر رکھو) اس میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں اور جو بعد میں پیش آنے والا ہے اس کی اطلاعات ہیں، جو تمہارے درمیان مسائل ہیں ان کے بارے میں بھی اس میں فیصلے ہیں، یہ قولِ فیصل ہے، کوئی کھیل مذاق نہیں، جو اسے حقیر جان کر چھوڑے گا اللہ ﷻ اس کا غرور خاک میں ملا دے گا اور جو کسی اور جگہ سے ہدایت و رہنمائی تلاش کرے گا اللہ ﷻ اسے گمراہ کر دے گا، یہ قرآن حکیم اللہ ﷻ کی عطا کردہ مضبوط رسی ہے، اسی میں بڑی محکم نصیحتیں ہیں اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔" (جامع ترمذی، بحار الانوار)

آخرت میں بھی ہماری کامیابی کا دارو مدار قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرنے اور رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع کے ساتھ وابستہ ہے۔ جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "قرآن تمہارے حق میں دلیل ہو گا یا تمہارے خلاف۔" (صحیح مسلم)

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن اور صاحبِ قرآن "حضور نبی کریم ﷺ" کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائیں۔ ان پر دل سے ایمان رکھیں اور کتاب اللہ کی باقاعدہ تلاوت کریں، اِسے سمجھیں، اِس پر عمل کریں اور اِسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ ابتدائی عمر میں جو بات ذہن میں بٹھا دی جاتی ہے اس کے پختہ اور دیرپا اثرات کے بارے میں کوئی دو آراء نہیں ہو سکتیں۔ الحمد للہ ہمارے معاشرے میں ابتدائی عمر میں قرآنِ حکیم کی ناظرہ تعلیم اور حفظِ قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے زندگی بھر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ابتدائی عمر ہی سے قرآنِ حکیم کے مفہوم اور معانی سکھانے کی طرف توجہ دی جائے تو اُمید ہے کہ قرآنی تعلیمات کو سمجھنا، یاد رکھنا اور قرآنی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنا آسان ہو جائے گا۔

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" آسان اور عام فہم انداز میں ابتدائی عمر سے قرآنِ حکیم سے تعلق جوڑنے کی ایک مربوط اور منظم کوشش ہے۔ قرآنِ حکیم کا یہ نصاب طلباء و طالبات کو ان کی عصری تعلیم ہی کے دوران "اسلامیات" کے عمومی نصاب کے ساتھ ہی پڑھایا جائے گا۔ اُمید ہے کہ اِن شاء اللہ سات سالوں (تقریباً ٣٥٠ گھنٹوں) میں طلباء و طالبات پورے قرآنِ حکیم کے ترجمہ، مختصر تشریح، اہم مضامین اور عملی ہدایات سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح اُن کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہو سکے گا۔ یوں افراد کی تبدیلی ایک صالح معاشرہ کے قیام کا ذریعہ بن سکے گی۔

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" کی تکمیل اور تدریس ہمارے لئے آسان فرمائے، ہماری یہ کاوش قبول فرمائے اور جو طلباء و طالبات اس سے استفادہ کریں انہیں ہم سب کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

# ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کی خصوصیات

۱- ”مکمل قرآنِ حکیم“ کا ستر (۷۰) سے زائد معتبر اور معروف تراجم سے انتخاب کر کے ”عام فہم اور آسان ترجمہ“ مرتب کیا گیا ہے۔

۲- ”دو رنگوں کے استعمال“ سے ترجمہ کو عربی متن سے ہم آہنگ اور بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳- آیات کی تشریح کے حوالے سے ”اہم نکات“ لکھنے نیز اسباق سے متعلق کوئی تحریری کام کرنے کے لئے ”سادہ صفحات“ بھی دیئے گئے ہیں۔

۴- حتی الامکان ”مشکل اصطلاحات اور ذو معنی الفاظ سے اجتناب“ کیا گیا ہے۔

۵- ”بچوں کی ذہنی سطح اور دلچسپی“ کو مدّ نظر رکھتے ہوئے نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ چنانچہ ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے حصّہ اوّل میں قرآن اور صاحبِ قرآن کے عنوان سے حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیّبہ اور فضائل وکمالات کے حوالہ سے چند بنیادی باتیں، سُوْرَۃُ الْفَاتِحَة، سورۃ الصّٰفّٰت، آخری دس سورتیں اور چھ رسولوں (حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام) کے قصّے، حصّہ دوم میں تیسویں پارے کی سورتوں (سُوْرَۃُ النَّبَا سے سُوْرَۃُ الْهُمَزَة) کے ساتھ ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل ومکارم اور معجزات کے حوالہ سے چند آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصّے، حصّہ سوم میں شمائل النبی ﷺ سے متعلق ایک تفصیلی مضمون اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قصّہ اور حصّہ چہارم میں حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے قصّوں کے ساتھ مکی سورتیں شامل کی گئی ہیں۔ حصّہ پنجم میں واقعہ معراج، تاریخ بنی اسرائیل، اصحابِ سبت، اصحاب کہف، باغ والے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام اور ذوالقرنین کے قصّے شامل کیئے گئے ہیں۔ حصّہ ششم اور حصّہ ہفتم میں شامل مدنی سورتوں میں معاشرتی اور سماجی تعلیمات، ریاستی امور، غزواتِ نبوی ﷺ، جہاد اور قتال فی سبیل اللہ اور دیگر اہم موضوعات سے متعلق تفصیلات اور واقعات بیان کیئے گئے ہیں۔

۶- سورتوں کے مطالعہ سے قبل ان کا ”شانِ نزول اور تعارف“ بیان کیا گیا ہے۔

۷- آیاتِ قرآنی کی روشنی میں انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّے ”آسان اور دلچسپ انداز“ میں ”معتبر مواد“ کے ساتھ مرتب کیئے گئے ہیں۔

۸- انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّے بہتر طور پر سمجھانے کے لئے ”نقشوں کا استعمال“ بھی کیا گیا ہے تاکہ واقعات کے محل ومقام سے واقفیت حاصل ہو۔

۹- ہر سورت اور قصّہ کے آخر میں سبق آموز نکات ”علم و عمل کی باتیں“ کے عنوان سے آیاتِ قرآنی کے حوالہ جات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں تاکہ قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایات سے آگاہی ہو سکے۔

۱۰- ہر سورت اور قصّہ سے متعلق ”سمجھیں اور حل کریں“ کے عنوان سے مختلف مشقوں کو شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کی قرآن فہمی کا جائزہ لیا جا سکے۔

۱۱- طلبہ کو قرآنِ حکیم کے حوالہ سے عملی مشق کروانے کے لئے ”گھریلو سرگرمی“ کے عنوان سے دلچسپ سرگرمیاں تجویز کی گئی ہیں تاکہ طلبہ کے گھر والوں کا تعلق بھی قرآنِ حکیم کے ساتھ مزید بڑھ سکے۔

۱۲- طلبہ کی فکری اور عملی رہنمائی کے لئے ہر سبق میں ”فرمانِ نبوی ﷺ“، ”عملی بات“، ”کیا آپ جانتے ہیں؟“، ”معلوم کیجیے“ اور ”سوچیئے“ کے عنوانات سے اہم معلومات بھی دی گئی ہیں۔

۱۳- طلبہ کی سہولت کے لئے ”مشکل الفاظ کے معنی“ کتاب کے آخر میں اسباق کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی کے لحاظ سے دیئے گئے ہیں۔

۱۴- اساتذہ کی تدریسی معاونت کے لئے ہر حصّہ کے ساتھ ایک جامع ”رہنمائے اساتذہ“ بھی تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ہر آیت کے ضمن میں ”تشریحی نکات، علمی اور عملی پہلو، آیاتِ قرآنی کے حوالہ جات اور احادیث مبارکہ“ الحمدللہ ستر (۷۰) سے زائد تراجم اور تفاسیر کی روشنی میں مرتب کیئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ”طریقہ تدریس“، ”مقاصدِ مطالعہ“ اور ”ربطِ سورت“ کے ساتھ ساتھ ”مشقوں کے جوابات“، ”اسباق کی منصوبہ بندی“ اور مزید ”عملی سرگرمیاں“ بھی شامل کی گئی ہیں۔ نیز مطالعۂ قرآنِ حکیم کی تدریس بہتر بنانے کے لئے ”عمومی تدریسی ہدایات“ بھی مرتب کی گئی ہیں۔ مزید یہ کہ طریقہ تدریس کے عملی مظاہرہ کے لئے ”Demo Class“ بھی ریکارڈ کرائی گئی ہے۔ ”ماڈل پیپر اور عمومی پوچھے جانے والے سوالات (FAQs)“ بھی ”رہنمائے اساتذہ“ میں دیئے گئے ہیں۔

۱۵- ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ مرتب کرنے میں اس بات کا خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ ”مسلکی اختلافات کے بیان سے گریز“ کیا جائے اور ان ہی اُمور اور تشریحات کو بیان کیا جائے جن پر عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔

۱۶- اس نصاب کو مرتب کرنے میں علماء کرام، حفاظِ کرام، اساتذہ کرام اور والدین کی ”مشاورت اور نظر ثانی“ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

وفاقی وزارتِ تعلیم وپیشہ ورانہ تربیت حکومتِ پاکستان کی طرف سے علماء کرام کے اتفاق رائے اور منظوری کا تصدیق نامہ

**TO BE PUBLISHED IN THE GAZETTE OF PAKISTAN PART-II**

Government of Pakistan
National Curriculum Council Secretariat
Ministry of Federal Education and Professional Training

*******

Islamabad the May 6. 2021

## NOTI FICATION

**F.No.8-10/2019-NCC:** In pursuance of Compulsory Teaching of Holy Quran (ToHQ) Act 2017 and in continuation of the letter No. 1-1/2017(NCC) dated 19th February 2019. The ILM Foundation, Karachi is allowed printing and publishing of Quranic syllabus titled *"Mutalae Quran-e-Hakeem"* consisting complete translation of the Holy Quran with introduction, summary, important topics, points to remember of 114 Surahs & stories developed with complete consensus by all the members of Teaching of Holy Quran Committee notified by Ministry of Federal Education and Professional Training, Islamabad vide notification No.3(8)/2015/E-III dated 20th April 2017.

2. The consensus translation of The Holy Quran is to be taught to all the Muslim students in all educational institutions in the Islamabad Capital Territory and in all the public sector educational institutions owned and controlled by the Federal Government wherever they may be.

3. This issues with the approval of Joint Educational Adviser/ Head of NCC Secretariat, Convener of ToHQ Committee.

**(Saad Ahmed Mir)**
Admin Officer
Ph# 051-9265572

**The Manager,**
Printing Corporation of Pakistan Press,
University Road,
Karachi.

Copy to: -

1. All members
2. The ILM Foundation, Karachi
3. APS to Joint Educational Advisor, NCC Secretariat

THE ILM FOUNDATION
EXCELLENCE THROUGH EDUCATION

قومی نصاب کونسل وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت

اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

تاریخ:۲۸ جنوری ۲۰۲۰ء　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ　　　حوالہ نمبر: No.F.1-1/2017-(NCC)

## وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کردہ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کا دی علم فاؤنڈیشن کے نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کا تصدیق نامہ

اللہ رب العالمین کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنا کر اپنے پیارے نبی اور رسول حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کا اُمتی ہونے کا اعزاز بخشا اور آپ ﷺ کے ذریعے اپنی آخری الہامی کتاب قرآنِ مجید فرقانِ حمید سے نوازا، جو ہماری ہدایت ورہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ یہ بات بارگاہِ الٰہی میں مسلسل شکر بجالانے کے قابل ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل سے ہمیں خدمتِ قرآن میں زندگی کے کچھ اوقات صَرف کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو تادمِ آخر اس عظیم خدمت وسعادت سے وابستہ رکھے۔ آمین

خدمتِ قرآنی کے حوالہ سے ادارہ "دی علم فاؤنڈیشن" کراچی نے ملک بھر کے تعلیمی اداروں کے لئے قرآنِ حکیم کے ترجمہ وتشریحات پر مشتمل آسان اور عام فہم نصاب "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" مرتب کیا جو سات حصوں پر مشتمل ہے۔ نصاب کی درسی کتب کے ہر حصہ کے لئے رہنمائے اساتذہ بھی مرتب کیا جارہا ہے۔ طلبہ وطالبات تک قرآن حکیم کی تعلیمات پہنچانے کے لئے یہ بہت قابل قدر کاوش ہے جو قرآن فہمی میں معاون ثابت ہوگی اور ان کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہوسکے گا۔ ان شاءاللہ

۲۰۱۷ء میں وفاقی وزارتِ تعلیم کی طرف سے اس نصاب کو وفاقی اور صوبائی اسکولوں میں تدریس کے لئے منظور کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ اس حوالہ سے جہاں مختلف مکاتبِ فکر کے علماء کرام، ماہرین تعلیم اور دانشوروں کی طرف سے تحسین وتائید حاصل ہوئی وہیں چند ممتاز ومعروف علماء کرام اور اصحابِ علم وفضل کی جانب سے ملک کے عظیم تر مفاد، امتِ مسلمہ میں باہمی وحدت اور اخوّت ومحبت کی فضا پیدا کرنے کے لئے وزارتِ تعلیم کو انتہائی اہم تجاویز پیش کی گئیں۔ اس تناظر میں وفاقی وزارتِ تعلیم کی کاوشوں سے پاکستان کے تمام مکاتبِ فکر کے دینی مدارس وجامعات کی تنظیمات اور وفاقوں پر مشتمل "اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان" کے معروف علماء کرام پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ تمام معزز اراکین کمیٹی نے اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے قیمتی وقت نکال کر اس پورے نصاب پر بہت گہرائی، باریک بینی اور جانفشانی سے نظر ثانی فرمائی اور اصلاح طلب پہلوؤں کی نشاندہی کرکے رہنمائی فرمائی۔ گزشتہ تقریباً ڈھائی سالوں میں مجوزہ نصاب پر حتمی غور وخوض کے لئے وفاقی وزارتِ تعلیم کے نصابی ونگ "قومی نصاب کونسل (NCC)" وفاقی وزارتِ تعلیم وپیشہ ورانہ تربیت، سیکریٹریٹ اسلام آباد میں کمیٹی کے کئی اجلاس منعقد ہوئے جن میں اس نصاب سے متعلق قابلِ تحقیق واصلاح طلب نکات وقتاً فوقتاً زیرِ غور وبحث لائے گئے۔ الحمدللہ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی اس کمیٹی کے تمام معزز علماء کرام نے نصاب "مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" کی درسی کتب کے تمام حصّوں "اوّل تا ہفتم" پر باہمی غور وفکر اور گفت وشنید کے بعد مکمل اتفاق رائے قائم کیا۔ متفقہ طور پر منظور شدہ تمام نکات "دی علم فاؤنڈیشن" کے صاحبان نے انتہائی محنت، دیانت داری اور پوری ذمہ داری کے ساتھ مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب میں شامل کیے۔ بعد ازاں مطالعۂ قرآنِ حکیم کے ان تمام اصلاح شدہ حصّوں کی مذکورہ کمیٹی کے تمام معزز اراکین کی خدمت میں بھیج کر توثیق وتصدیق بھی کرائی گئی۔ اس عظیم کام میں مصروف تمام معزز علماء کرام، وفاقی وزارتِ تعلیم اور دی علم فاؤنڈیشن کے جملہ متعلقین کی پُرخلوص کاوشیں، محنتیں اور معاونتیں انتہائی قابل قدر ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ خدمتِ قرآن کے حوالہ سے تمام حضرات کی جملہ کاوشیں قبول فرما کر ان کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے اور اس عظیم کام میں مصروف تمام احباب کو اپنی اعلیٰ شان کے مطابق بہترین اَجر اور فلاحِ دارین عطا فرمائے۔ آمین

(جاری ہے)۔۔۔۔

# وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کردہ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کا دی علم فاؤنڈیشن کے نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کا تصدیق نامہ

اس نصاب پر نظر ثانی، غور وخوض اور گفت وشنید کے دوران علماء کرام نے جن نکات اور پہلوؤں کو بحیثیتِ مجموعی مد نظر رکھا ان میں سے چند نمایاں یہ ہیں:

۱۔ مسلماتِ دین کا لحاظ رکھنا، شعائر اسلام اور عقائد اسلام کے حوالہ سے کوئی خلافِ واقعہ بات نصاب میں شامل نہ ہونا۔

۲۔ متفقہ امور کا بیان ملحوظ خاطر رکھنا اور کسی بھی مکتبہ فکر کی دل آزاری والے پہلوؤں سے مکمل اجتناب کرنا۔

۳۔ اللہ ﷻ کی محبت و خشیت اور اطاعت و فرماں برداری کی طرف راغب کرنا، تمام انبیاء کرام علیہم السلام، بالخصوص نبی اکرم ﷺ کی محبت، ادب واحترام، اطاعت اور اتباع کے جذبہ کو اُجاگر کرنا اور ان کی شان وصفات کا جامع تذکرہ کرنا، نیز اہل بیتِ اطہار وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین کے ادب واحترام اور اُن کے اعلیٰ مقام ومرتبہ کو پیش نظر رکھنا۔

۴۔ تمام مکاتبِ فکر کی متفقہ رائے حاصل کرنے کے لئے وسعتِ نظری اور وسعتِ قلبی کا اہتمام کیا جانا۔

۵۔ ریاست کی سطح پر بالخصوص اور امتِ مسلمہ کی سطح پر بالعموم وحدت ویگانگت اور باہمی ایثار واُخوّت کی فضا پیدا کرنے کے لئے نصاب کی جامعیت اور قابل قبول ہونے کا خاص خیال رکھنا اور اس بات کا خیال رکھنا کہ تمام مکاتبِ فکر کے طلبہ وطالبات اس سے یکساں مستفید ہوں۔

۶۔ ترجمہ قرآنِ حکیم میں الفاظِ قرآنی، عربی زبان وادب اور لغت کی حتی الوسع رعایت رکھنا۔

۷۔ احادیث اور تاریخی واقعات کے بیان میں حتی الامکان معتبر مواد استعمال کرنا۔

۸۔ زبان وادب کی شائستگی کا خیال رکھتے ہوئے محتاط الفاظ اور تراکیب کا استعمال کرنا۔

۹۔ معروف ومستند تراجم اور تفاسیر کی روشنی میں ترجمہ اور تشریحات کا جائزہ لینا۔

۱۰۔ تمام مکاتبِ فکر کی مفید آراء وتجاویز شامل کرکے بین المسالک ہم آہنگی کو فروغ دینا اور امتِ مسلمہ کی وحدت کا تصور اُجاگر کرنا۔

وفاقی وزارتِ تعلیم اس نصاب پر اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے نمائندہ تمام معزز علماء کرام کے اتفاق رائے کی روشنی میں دی علم فاؤنڈیشن کراچی کے مرتب کردہ نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کو ملک بھر کے تعلیمی اداروں میں تدریس کے لئے منظور کرتی ہے اور اس بات کی بھرپور سفارش کرتی ہے کہ اسے ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے نصاب میں شامل کیا جائے۔ مزید یہ کہ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان تمام معزز اراکین کو اس بات کی یقین دہانی کراتی ہے کہ:

۱۔ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کے معزز اراکین کی طرف سے مطالعۂ قرآنِ حکیم کے ان تصدیق شدہ حصّوں میں آئندہ کسی بھی قسم کا اضافہ، ترمیم یا ترتیب میں کوئی تبدیلی اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کے مجوزہ علماء کرام سے مشاورت کے ذریعہ ہی عمل میں لائی جائے گی۔

۲۔ مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات کے نصاب کا دیگر زبانوں میں ترجمہ اصلاح شدہ ایڈیشن کے مطابق کیا جائے گا۔

(جاری ہے)۔۔۔۔۔

اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کے جملہ اراکین بھی درج بالا تفصیلات سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے دی علم فاؤنڈیشن کے تیار کردہ نصاب "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی مکمل تائید، توثیق اور تصدیق کرتے ہوئے تمام اسکولوں میں ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے تدریس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

## اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کے معزز نمائندگان:

۱۔ علامہ سید ارشد سعید کاظمی ———— دستخط ———— مہر ————

(سینئر نائب صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان، جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان)

۲۔ مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل ———— دستخط ———— مہر ————

(نمائندہ وفاق المدارس عربیہ پاکستان، جامعہ صدیقیہ کراچی)

۳۔ مولانا نجیب اللہ طارق ———— دستخط ———— مہر ————

(نمائندہ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

۴۔ علامہ شیخ محمد شفا نجفی ———— دستخط ———— مہر ————

(نمائندہ وفاق المدارس شیعہ پاکستان، جامعہ امام جعفر صادق اسلام آباد)

۵۔ مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان ———— دستخط ———— مہر ————

(ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان، جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن مردان)

۶۔ مولانا غلام محمد سیالوی ———— دستخط ———— مہر ————

MULANA GHULAM MUHAMMAD SIALVI
Chairman Punjab Quran Board
Govt of the Punjab

(چیئرمین قرآن بورڈ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف قرآن اینڈ سیرت اسٹڈیز۔لاہور)

## نمائندہ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان:

ڈاکٹر داؤد شاہ ———— دستخط ———— مہر ————

DR. DAWOOD SHAH
Director General
Academy of Education Planning and Management
Ministry of Federal Education and Professional Training
Islamabad

(ڈائریکٹر جنرل۔اکیڈمی آف ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ مینجمنٹ وفاقی وزارتِ تعلیم اسلام آباد)

## نمائندہ دی علم فاؤنڈیشن کراچی:

شجاع الدین شیخ ———— دستخط ———— مہر ————

Shujauddin Shaikh
Programs Director
The ILM Foundation

28/01/2020

(پروگرامز ڈائریکٹر۔دی علم فاؤنڈیشن کراچی پاکستان)

## نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم" کے بارے میں چند معروف علماء کرام اور ماہرین تعلیم کے تاثرات سے اقتباسات

### مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی، چیئرمین شریعہ کونسل بحرین)

اس کتاب کا مقصد اسکول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا کرنا اور اس کی بنیادی تعلیمات اور واقعات آسان زبان اور اسلوب میں پیش کرنا ہے، کتاب کی ورق گردانی سے اندازہ ہوا کہ بحیثیتِ مجموعی یہ کتاب اس مقصد میں کامیاب ہے، اور بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں مفید معلومات آسانی کے ساتھ فراہم کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بچوں کیلئے نافع بنائے۔

### مفتی منیب الرحمٰن صاحب (صدر تنظیم المدارس، مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

ایک ایسا ترجمہ قرآن مجید جو پاکستان میں تمام مسالک کے درمیان متفق علیہ ہو، ہمیشہ سے ملت کی خواہش رہی ہے۔ لیکن ماضی میں اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے نہ کوئی موقع پیدا ہوا اور نہ کوئی پیش رفت ہو سکی۔ "دی علم فاؤنڈیشن" نے اسکولوں کے طلبہ وطالبات کے لیے اپنی کوششوں سے "مطالعۂ قرآنِ حکیم" کے عنوان سے ایک نصاب مرتب کیا۔ یہ اہل دین اور اہل پاکستان کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، یہ سعادت توفیقات الٰہی کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتی تھی۔ ہماری مخلصانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کی علمی کاوش، مساعیِ جمیلہ اور جُہدِ مسلسل کو اپنی بارگاہ میں مشکور وماجور فرمائے اور حکومت وقت کو اسے تعلیمی اداروں میں نافذ کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

### مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، شیخ الحدیث ورئیس جامعہ خیر المدارس ملتان)

قرآن کریم کے ترجمہ وتشریحات پر مشتمل آسان اور عام فہم نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلبہ وطالبات" (ساتھ حصے مع رہنمائے اساتذہ) قرآن کریم کی خدمت اور علوم قرآنی کے فہم اور ترویج میں ان شاء اللہ ایک نیاباب ثابت ہوگا۔ قرآن کریم کی ابدی تعلیمات سے مزین یہ نصاب ان شاء اللہ العزیز طلبہ و طالبات کی کردار سازی، اخلاق کی اصلاح اور قوم وملت کے لیے انہیں نافع بنانے میں مؤثر کردار ادا کرے گا اور قرآن فہمی میں ان نونہالوں کے لئے سنگ میل ثابت ہوگا۔ امید واثق ہے کہ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی تائید، توثیق اور تصدیق کے بعد یہ متفقہ نصاب مطالعۂ قرآن انشاء اللہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی میں مدد معاون ثابت ہوگا اور اس کی مؤثر تشہیر کا ذریعہ بھی بنے گا۔ دعا ہے کہ "دی علم فاؤنڈیشن" کی محنتوں اور کاوشوں کو اللہ جل شانہ اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائیں، اس نصاب کو قبول عام عطا فرمائیں اور اسے آپ سب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

### مولانا محمد یاسین ظفر صاحب (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان، مہتمم جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

پاکستان میں تمام مسالک کا متفق علیہ ترجمہ قرآن حکیم دستیاب ہو گیا ہے۔ جس پر ممتاز مفسرین علماء کرام نے نہ صرف اتفاق کیا بلکہ اپنے تاثرات اور دستخط ثبت کیے ہیں۔ یہ عظیم کارنامہ اتحاد تنظیمات مدارس کے نمائندگان علماء ومشائخ کی دن رات محنت اور لگن سے پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس میں وفاق المدارس السّلفیہ کے نمائندے پروفیسر نجیب اللہ طارق صاحب اول سے آخر تک شریک رہے۔

قرآن مجید کا یہ ترجمہ عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ مختصر تفسیر پر مشتمل ہے۔ اور اساتذہ کرام کے لیے الگ سے تدریسی رہنمائی موجود ہے۔ اردو زبان سے واقف ہر شخص اس سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے ہم علم فاؤنڈیشن کراچی کے بے حد شکر گزار ہیں۔ جن کی شبانہ روز محنت سے یہ کام ممکن ہوا۔ ہماری تمام اہل اسلام سے اپیل ہے کہ وہ اس ترجمہ قرآن حکیم کو بلا خوف وخطر اور شک وشبہ سے بالاتر ہو کر پڑھیں۔ دین اسلام کے اصل پیغام اور اس کی روح کو حرز جان بنائیں۔ اور اپنے تعلیمی اداروں کے نصاب میں شامل کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو پوری انسانیت کے لیے نافع، اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

### مولانا محسن علی نجفی صاحب (سرپرست اعلیٰ، جامعۃ الکوثر اسلام آباد و مدارس اہل بیت پاکستان)

قرآن کریم جو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے ہمارے لیے مایہ افتخار ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ سالم ہمارے ہاتھوں میں محفوظ ہے۔ اس عظیم معجزے کو ہر قسم کے اختلافات اگرچہ ترجمہ ہی کیوں نہ ہوں سے دور کر کے ایک متفقہ ترجمہ تیار کرنے کی جو آپ کو توفیق حاصل ہوئی ہے وہ قابل رشک ہے، آپ کو معلوم ہے کہ توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا کرتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے وہ اندھی بانٹ نہیں ہوتی، اہل کو ملتی ہے، اس اعتبار سے آپ مبارکبادی کے مستحق ہیں۔ امید ہے کہ آپ کی مبارک کاوش کے نتیجے میں امت ایک ترجمہ پر اتفاق کرے گی اور آئندہ کے لیے یہ ترجمہ ایک معتبر سند کے طور پر ہمارے درمیان رائج رہے گا۔ ان شاء اللہ

### مولاناڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب (چیئرمین متحدہ علماء بورڈ و چیف خطیب، نائب امیر جماعت اسلامی خیبر پختونخوا)

عموماً قرآن کا ترجمہ، تفسیر لکھنا یا بیان کرنا اپنی حساسیت (Sensitivity) کے باوجود نسبتاً آسان کام ہے، لیکن اس سے کورس کی کتاب بنانا اور ٹیکسٹ بک کی شکل دینا بڑا دل گردے کا اور کٹھن کام ہے اور یہی مشکل کام دی علم فاؤنڈیشن کراچی نے انجام دیا ہے کہ پورے قرآن کو مختلف سیریز میں تقسیم کر کے طلبہ کی صلاحیتوں کے مطابق اسے مرتب کیا ہے اور پھر اسے نصاب کی کتاب بنا کر اسکولوں کے طلبہ کے لئے انتہائی آسان کر دیا گیا ہے۔

اس لئے بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ نصاب اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بات انتہائی اطمینان کا باعث ہے کہ اس کے تیار کرنے میں تمام مکاتبِ فکر کے جیّد علماء اور مفسرین کرام کی کاوشوں سے بھرپور مدد لی گئی ہے اور یوں اسے تمام مکاتبِ فکر کے لئے قابل قبول بنا دیا گیا ہے۔ اس نصاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کہیں بھی فرقہ واریت یا کسی قسم کی عصبیت کی بُوتک نہیں پائی جاتی بلکہ قرآن کی آفاقی دعوت کو محور بنایا گیا ہے۔ اس سے یہ اُمید پیدا ہوگئی ہے کہ ہمارے بچے اور بچیاں اس نصاب کو پڑھ کر ہر قسم کے لسانی، گروہی، نسلی، قومی، علاقائی اور مذہبی فرقہ بندیوں سے آزاد ہو کر خالص قرآن و سنت کے ذریعہ اپنے آفاقی دین "اسلام" کا فہم حاصل کر سکیں گے۔ گویا یہ نصاب فرقوں اور گروہوں میں تقسیم اس اُمت کو ایک بار پھر واحد بنانے کے لئے واحد اُمید کی حیثیت رکھتا ہے۔

### مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب (مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، سابقہ چیئرمین متحدہ علماء بورڈ، پنجاب)

اللہ رب العزت نے اس کی حفاظت کے لیے بھی انسانوں کے گروہوں کو ہی چنا ہے۔ حفظ قرآن کی صورت میں الفاظ کی حفاظت ہو رہی ہے تفسیر و تشریح کی صورت میں معانی کی حفاظت ہو رہی ہے۔ خوش نصیب وہ لوگ ہیں جو اس کی حفاظت کے لیے بطور سبب کے استعمال ہو رہے ہیں اور اس پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی "علم فاؤنڈیشن" کا مطالعہ قرآن حکیم ہے۔ جنہوں نے تفہیم قرآن کریم کے لیے انتہائی مؤثر خدمت سرانجام دی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر جس چیز نے متاثر کیا ہے وہ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے جید اور نمائندہ علماء کی شرکت اور پسندیدگی ہے۔

بہت عرصے سے پاکستانی نونہالان کے لیے تفہیم قرآن کریم کی کاوش کی ضرورت اشد محسوس کی جارہی تھی جسے "علم فاؤنڈیشن" نے احسن طریقے سے پورا کیا ہے۔ پورا نصاب ظاہری و باطنی حسن سے معمور ہے۔ مجھے بہت امید ہے کہ یہ نصاب فہم قرآن کے لیے انتہائی مؤثر کردار ادا کرے گا اور ہماری نسل نو کو قرآن کریم کی طرف متوجہ کرنے کے لیے عمدہ کاوش ثابت ہوگی۔

### مولانا محمد مظفر شیرازی صاحب (فاضل اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ، وائس چانسلر جامعہ عمر بن عبدالعزیز الاسلامیہ سیالکوٹ)

یہ نصاب سلیس اور سہل ہے۔ چھوٹی عمر کے طلبہ کے لئے نہایت مفید اور آسان ہے۔ بعض آیات کے ساتھ دیئے ہوئے نقشہ جات کی وجہ سے طلبہ کے لئے انتہائی دلچسپ ہے۔ طلبہ کی ذہنی استعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے۔ اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ ہستی پاک قرآنِ کریم کے لئے آپ کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کی اس عمدہ کاوش کو دنیا میں باعث برکت اور آخرت میں باعث نجات بنائے۔ آمین

### ڈاکٹر محمد محسن نقوی صاحب (ماہر تعلیم)

الحمد للہ! زیر نظر سلسلۂ کتب ہمارے برادرانِ دینی علماء و فضلاء نے ترتیب دیا ہے۔ جدید اسلوب کے ذریعہ قرآنِ مجید کے مختلف مقامات کا مطالعہ، اس کی زبان و بیان کی تشریح، حلّ مطالب، تمرینات، شگفتہ بیانی نیز تعقید سے پاک اسلوب اس کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سلسلۂ کتب کے مصنفین، مرتبین، حسن افزائی کے ذمہ دار حضرات اور ناشرین کی مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے اور طالبانِ قرآن کو اس سلسلۂ کتب سے بھرپور استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

### مولانا حکیم محمد مظہر صاحب (مہتمم جامعہ اشرف المدارس کراچی)

اس کتاب میں بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے قرآنی آیات کا ترجمہ عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے، مجموعی لحاظ سے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ اس کتاب کا مقصد اسکول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا کرنا اور اس کی بنیادی تعلیم سے آگاہ کرنا ہے۔ یہ اپنے مقصد میں کامیاب ثابت ہوگی ان شاء اللہ۔

### مولانا عطاء الرحمٰن صاحب (شیخ الحدیث، مہتمم جامعہ مدنیہ بہاولپور)

قرآنِ کریم ہی مسلمانوں کی دنیاوی اور اخروی فلاح و بہبود کا واحد ضامن ہے۔ افسوسناک صورتِ حال یہ ہے کہ جس قوم کو یہ کتاب عطا کی گئی وہی آج اس کتاب سے بیگانہ اور انجان نظر آتے ہیں۔ دین بیزاری اور مغربیت کی چکا چوند کے اس دور میں بعض اہلِ دل ایسے بھی ہیں جو قرآنِ کریم کی تعلیمات کو سہل سے سہل انداز میں ڈھال کر گھر گھر پہنچانے کی سعی کر رہے ہیں۔ انہی باہمت لوگوں میں دی علم فاؤنڈیشن کے اصحاب بھی ہیں۔ جنہوں نے ماشاء اللہ علماء کرام کی زیر نگرانی اسکول کالج کی درس گاہوں کے لئے انتہائی آسان اور جدید طرزِ تدریس سے ہم آہنگ مطالعۂ قرآنِ حکیم کا نصاب تشکیل دیا ہے۔ مجموعی طور پر نصاب اپنی ترتیب اور انتخابِ مضامین کے لحاظ سے بہترین ہے۔ دی علم فاؤنڈیشن کے تمام رفقاء کار اس خدمت کے لئے مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ ﷻ ان حضرات کی مساعی کو قبولیت سے نوازے اور امت کو تا دیر ان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

### مولانا ڈاکٹر قاری محمد ضیاء الرحمٰن صاحب (چیئرمین القرآن ایجوکیشن ٹرسٹ، انچارج فیصل مسجد اسلامک سینٹر بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد)

دی علم فاؤنڈیشن کا مرتب کردہ نصاب مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء و طالبات پاکستان کے لاکھوں عصری و دینی تعلیمی اداروں کے طلبہ کے علم و عمل، کردار و اخلاق اور فکری نشو نما کے لئے سنگ میل کا کام دے گا۔ جس کے ذریعہ ہم نہ صرف اپنی کھوئی ہوئی اخلاقی قدروں اور گم کردہ قائدانہ مقام سے آشنا ہوں گے بلکہ پورے عالم انسانیت کے لئے مؤثر اور مفید ثابت ہونگے، مطالعۂ قرآن حکیم کورس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ہر طرح کی فرقہ ورانہ سوچ سے بلند تر اور اتحاد امت کا ترجمان ہے۔

### مولانا محمد سیف البر سکر گاہی صاحب (فاضل وفاق المدارس العربیہ، مرکزی ناظم اعلیٰ ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن)

دی علم فاؤنڈیشن نے اکابرین کی تفاسیر و تراجم کو سامنے رکھتے ہوئے خاص طور پر اسکولز کے طلبہ کیلئے جو نصاب ترتیب دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اسباق کا حاصل تمارین اور گھریلو سرگرمیاں وغیرہ متعلمین و متعلمات کیلئے انتہائی مفید ثابت ہونگی ان شاء اللہ۔ امید واثق ہے کہ یہ نصاب فہمِ قرآن حکیم کیلئے انتہائی مؤثر کردار ادا کریگا۔ اس میں سب سے زیادہ خاص بات یہ ہے کہ جملہ نصاب میں ان اُمور اور تشریحات کو بیان کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے جس میں عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔ جس سے بچوں کا یہ ذہن بنے گا کہ ہمارا دین اختلافات کا مجموعہ نہیں ہے اس طرح قربتوں کو فروغ ملے گا اور جو فاصلے بلکہ خلیجیں مسلمانوں کے درمیان پیدا ہوگئی ہیں وہ رفتہ رفتہ کم ہو جائیں گی (ان شاء اللہ تعالیٰ) دل و جان سے دعا ہے کہ اللہ ﷻ دی علم فاؤنڈیشن کے جملہ ذمہ داران کی خدمات اور کاوشوں کو قبول فرمائے اور دنیا اور آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے اور ادارے کو خوب ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

### دی سیٹیزن فاؤنڈیشن (شعبۂ نصاب)

مختلف رنگوں کا استعمال بچوں کے لئے بہت interactive ہے اور قرآن فہمی میں معاون ہے۔ اس کتاب کی مشقیں بہت اچھی ہیں۔ اس نصاب میں کوئی ایسا مواد نہیں جس سے طلباء و طالبات میں انتہا پسندی پیدا ہو رہی ہو۔ نصابِ قرآن بچوں کی اخلاقی تربیت میں بھی بہت معاون ہے۔ بحیثیت مجموعی بہت اچھی کاوش ہے یقیناً اس کے اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔

### Prof. Dr. Masoom Yasinzai (Rector International Islamic University-Islamabad)

Its very impressive work on Quranic teachings 'Mutalae Quran-e- Hakeem'.I am greatly impressed by the IlM Foundation approach for introducing Quranic teaching with the help of stories of Prophets and from the grass root level. Surely, The ILM Foundation work will make a sustainable impact on the lives of future generations in their personal lives as practicing Muslims and in the society at large.

### Pir Noor Ul Haq Qadri Sahib (Federal Minister for Religious Affairs & Interfaith Harmony)

I have gone through the work of The ILM Foundation regarding development of comprehensive syllabus of the Holy Quran for the students in Urdu. I really appreciate the work of The ILM Foundation. This will surely be helpful in propagating the true teaching of Islam as enshrined in The Holy Quran.

**نوٹ:** الحمد للہ مذکورہ بالا علماء کرام اور معزز شخصیات کے علاوہ بھی دیگر تعلیمی اداروں کے سربراہان، علماء کرام اور ماہرین تعلیم نے اپنے قیمتی تاثرات سے نوازا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## فہرست مضامین

## تلاوت اور ترجمۂ قرآن کے چند آداب

۱۔ پاک صاف اور باوضو ہو کر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنی چاہیئے۔

۲۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تَعَوُّذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ) اور تَسْمِیَہ (بِسْمِ اللّٰہِ) پڑھنی چاہیئے۔

۳۔ تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۴۔ تلاوت کرتے ہوئے رب العالمین اور اس کے کلام کی عظمت بھی دل میں موجود ہونی چاہیئے۔

۵۔ تلاوت آہستہ اور بلند آواز سے کی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بلند آواز تلاوت سے کسی کے کام یا آرام میں خلل نہ ہو۔

۶۔ سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ ادا کرنا چاہیئے۔

۷۔ جب کوئی دوسرا تلاوت کر رہا ہو تو اسے خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیئے۔

۸۔ ترجمہ اور تشریحات کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیئے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

۹۔ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت واطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکام دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآنِ حکیم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کی عظمت و رفعت اور جنت و خوشخبری والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اظہار خوشی اور شکر کے ساتھ اللہ ﷻ سے جنت کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۱۔ اللہ ﷻ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اللہ ﷻ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب سے نجات کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۲۔ تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ، مرحومین اور پوری اُمت مسلمہ کی سلامتی، بھلائی اور مغفرت کے لئے دعا مانگنی چاہیئے۔

## طلبہ کے لئے اہم ہدایات

تمام طلباء وطالبات اس نصاب کے مطالعہ کے دوران درج ذیل باتوں کو خاص طور پر ذہن نشین رکھیں۔

۱۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم کی کتاب کے ادب اور حفاظت کا بھرپور انتظام کریں اور اس کی جلد بندی بھی کروائیں یہ خیال کرتے ہوئے کہ آپ آئندہ بھی اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔

۲۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم میں پیش کیئے گئے ترجمہ کا انتخاب بہت سے علماء کرام اور بزرگانِ دین کے معروف تراجم سے کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے ان معزز شخصیات کی عظیم جدوجہد اور بے لوث خدمات کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے اور انہیں اپنا محسن سمجھنا چاہیئے اور ان حضرات کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہیئے جنھوں نے اس نصاب کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے محض اخلاص کی بنیاد پر یہ کام کیا۔

۳۔ اس نصاب میں قرآنِ حکیم کے ترجمہ اور اس کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دینی مسائل اور قرآنِ حکیم کے احکامات کی تفصیل جاننے کے لئے علماء کرام سے رجوع کرنا چاہیئے۔

۴۔ اس نصاب کا ایک اہم مقصد قرآنِ حکیم کے بنیادی پیغام اور ہدایات سے طلبہ کو واقف کرانا ہے۔ البتہ اس مطالعہ کے نتیجہ میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھنا کہ ہم خود قرآنِ حکیم سے مسائل اور احکامات اخذ کرسکتے ہیں اور ہمیں اہل علم سے کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں، ہرگز صحیح نہیں ہے۔

۵۔ قرآنِ حکیم کے مطالعہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ قرآنی احکامات اور تعلیمات کی وضاحت آپ ﷺ نے اپنے قول اور عمل کے ذریعہ فرمائی۔ گویا قرآنِ حکیم کی عملی وضاحت آپ ﷺ کے اُسوۂ حسنہ سے میسر آئے گی۔ اس سلسلہ میں اپنے اساتذہ کرام اور اہل علم سے رہنمائی لیتے رہیں۔

# قرآن اور صاحبِ قرآن

## قرآن حکیم۔۔۔ تلاوت، تجوید، فہم قرآن کی اہمیت:

قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وہ عظیم اور آخری کتاب ہے جو انسانوں کی ہدایت کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے لوحِ محفوظ سے اپنے آخری رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر وحی کی صورت میں حضرت جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ ۲۳ سال کے عرصہ میں نازل فرمائی۔

## تلاوتِ قرآن کی اہمیت و فضیلت

قرآنِ حکیم کی تلاوت ایک بڑی عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ ایمان کو تروتازہ رکھنے کا بھی موثر ترین ذریعہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے قرآنِ حکیم کی تلاوت پر بہت اجر و ثواب اور فضیلت کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں چند فضائل یہ ہیں:

**فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم:** ۱۔"جس شخص نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کتاب (قرآنِ حکیم) میں سے ایک حرف بھی پڑھا اس کے بدلہ اُسے ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی کا ثواب دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے۔" (جامع ترمذی)

۲۔"جو قرآن کا ماہر ہو وہ معزز ترین فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ جو شخص (کسی معذوری کی وجہ سے) قرآن کو اٹک کر پڑھتا ہے اور اس میں مشقت اُٹھاتا ہے تو اس کا اجر دُگنا ہوگا"۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

## قرآنِ حکیم کے بارے میں بنیادی معلومات

| کل آیات | کل سورتیں | کل منزلیں | کل رکوع | کل پارے |
|---|---|---|---|---|
| ۶۲۳۶ | ۱۱۴ | ۷ | ۵۵۸ | ۳۰ |

## تجوید کی تعریف اور اہمیت

تجوید وہ علم ہے جس سے قرآنِ حکیم کے ہر حرف کو اس کے صحیح مخارج وصفات کے ساتھ ادا کرنے، آیتوں اور مناسب جگہ پر وقف کرنے کا طریقہ آسکے۔ تجوید کا حکم یہ ہے کہ اس کا اتنا علم سیکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے جس سے تلاوت کے دوران غلطیوں سے بچا جاسکے تاکہ انسان گناہ گار ہونے سے بچ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ تجوید کا علم سیکھنے سے تلاوت کے دوران غلطیوں سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

قرآنِ حکیم اور احادیثِ مبارکہ میں بھی تجوید کے ساتھ تلاوتِ قرآن کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے "اور خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھا کیجیے"۔ (سورۃ المزمل ۷۳، آیت:۴) یعنی ہر ہر حرف صاف صاف اور صحیح ادا ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنی تلاوت میں اسی بات کا خیال فرماتے تھے۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے بعض لوگوں نے رات کی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تلاوتِ قرآن کی کیفیت معلوم کی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ "حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تلاوت اس طرح فرماتے تھے کہ ہر ہر حرف واضح ادا ہوتا تھا"۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی)

**فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم:** "قیامت کے دن حافظِ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، لہٰذا تیرا مقام اس آخری آیت پر ہوگا جسے تو پڑھے گا۔" (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی)

قرآنِ حکیم کی تلاوت کرتے وقت انسان بعض اوقات ایسی غلطی کر دیتا ہے جس سے معنی بدل جاتے ہیں یا قرآنِ حکیم کو پڑھنے کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے۔ تجوید کی اصطلاح میں غلطی کو "لحن" کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں "لحن جلی" اور "لحن خفی" ہیں۔

## ۱ لحن جلی (اس سے مراد ہے: بڑی، نمایاں، واضح یا کھلی غلطی)

لحن جلی کی چار صورتیں ہیں:

۱ ایک حرف کے بدلے دوسرا حرف پڑھ دینا۔ جیسے قُلْ (کہہ دیجئے) کی جگہ کُلْ (کھایئے)، قَلْبٌ (دل) کی جگہ کَلْبٌ (کتا)، ذَلَّ (وہ ذلیل ہوا) کی جگہ زَلَّ (وہ پھسلا)، عَلِيْمٌ (جاننے والا) کی جگہ اَلِيْمٌ (دردناک) اور اِسْمٌ (نام) کی جگہ اِثْمٌ (گناہ) پڑھ دینا۔

۲ حرف کو گھٹا دینا یا بڑھا دینا۔ جیسے خَلَقْنَا (ہم نے پیدا کیا) کی جگہ خَلَقْنَ (ان سب عورتوں نے پیدا کیا)، قَالَ (اس ایک نے کہا) کی جگہ، قَالَا (ان دو نے کہا) پڑھ دینا۔

۳ ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر دینا۔ جیسے جَعَلْنَا (ہم نے بنایا) کو جَعَلَنَا (اس نے ہمیں بنایا) اور جَعَلَنَا کو جَعَلْنَا پڑھ دینا۔

۴ حرکات وسکنات میں غلطی کرنا یعنی زبر کے بجائے زیر یا پیش پڑھنا یعنی زبر، زیر، پیش، جزم یا تشدید وغیرہ کو بدل دینا۔ جیسے اَنْعَمْتَ (تو نے انعام کیا) کی جگہ اَنْعَمْتُ (میں نے انعام کیا)، قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (داؤد نے جالوت کو قتل کیا) کی جگہ قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ (جالوت نے داؤد کو قتل کیا)۔ مَعَاذَ اللّٰہ، اسی طرح مُنْذِرِيْنَ (ڈرانے والا) کی جگہ مُنْذَرِيْنَ (ڈرایا گیا) پڑھ دینا۔

لحن جلی سے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ایسی غلطی کرنا بہت سنگین ہے اور جان بوجھ کر ایسے کرنے والا گناہگار ہوگا۔ لحن جلی کی غلطیوں سے لازماً بچنے کی کوشش کرنی چاہیے اور درست طریقہ پر تلاوت سیکھنا چاہیے۔

## ۲ لحن خفی (اس سے مراد ہے: چھوٹی، باریک، ہلکی یا پوشیدہ غلطی)

صفات عارضہ کی غلطیوں کو لحن خفی کہتے ہیں۔ جیسے "را" پر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھنا چاہیئے لیکن کوئی باریک پڑھے وغیرہ۔ لحن خفی سے حرفوں کا حسن و زینت ختم ہو جاتا ہے اس قسم کی غلطیوں سے بچنے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ عمدہ طریقہ سے قرآنِ حکیم کی تلاوت ہو سکے۔

## فہمِ قرآن کی اہمیت

جس طرح تجوید کے ساتھ قرآنِ حکیم کی تلاوت ضروری ہے اسی طرح قرآنِ حکیم سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے اس کو سمجھنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ اللہ ﷻ ہم سے کیا چاہتا ہے، ہمیں زندگی گزارنے کے لئے کیا ہدایات عطا کی گئی ہیں تاکہ ہم ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔

قرآنِ حکیم میں ایک جگہ ارشاد ہے "(یہ) کتاب جو ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے بہت بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔" (سورۃ ص ۳۸، آیت: ۲۹)

**فرمانِ نبوی ﷺ:** "اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ اور سہارا نہ بناؤ بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا اس کا حق ہے، اور اس کو پھیلاؤ، اور اس کو دلچسپی سے، خوش آوازی سے پڑھا کرو، اور اس میں غور کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ، اور اس کا جلد اجر لینے کی فکر نہ کرو۔ بے شک (اللہ ﷻ کی طرف سے) اس کا اجر و ثواب (اپنے وقت پر ملنے والا) ہے"۔ (بیہقی)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "قرآنِ حکیم کا تدبر یہ نہیں کہ اس کے حروف تو حفظ کر لیے جائیں اور اس کی ہدایت کو چھوڑ دیا جائے (جس کا نتیجہ یہ ہو کہ) ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے پورا قرآنِ حکیم پڑھ لیا لیکن اس کے اخلاق اور اعمال پر اس کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔" (تفسیر ابن کثیر)

معلوم ہوا کہ اس کتابِ عظیم کو نازل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس میں غور و فکر کیا جائے، اس کے مضامین سے آگاہی حاصل کی جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

# صاحبِ قرآن۔۔۔حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے محبوب ترین بندے اور آخری رسول ہیں جن پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی مکمل اور آخری کتاب قرآنِ حکیم نازل فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محض ۲۱ سال کی جدوجہد کے بعد اسلام کو عالمِ عرب پر غالب فرما دیا اور انسانیت کو انفرادی و اجتماعی زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ سکھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام انسانیت کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو تمام انسانوں کے لئے بہترین اُسوہ قرار دیا ہے۔



## شانِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ قرآنِ حکیم

### ۱ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کی بلندی

"اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خاطر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر بلند فرما دیا ہے۔" (سورۃ الانشراح ۹۴، آیت:۴)

### ۲ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بے پناہ عنایات سے راضی ہو جانا

"اور عنقریب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو آپ کا رب (اتنا) عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔" (سورۃ الضحیٰ ۹۳، آیت:۵)

### ۳ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ

"یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ) میں بہترین نمونہ ہے۔" (سورۃ الاحزاب ۳۳، آیت:۲۱)

### ۴ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعلیٰ اخلاق و کردار

"یقیناً آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔" (سورۃ القلم ۶۸، آیت:۴)

## ۵ آپ ﷺ کی اتباع محبت الٰہی کے حصول اور مغفرت کا ذریعہ

”(اے نبی ﷺ!) فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو اللہ (بھی) تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔“ (سورۃ آل عمران ۳، آیت:۳۱)

## ۶ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت اور سب لوگوں کے لئے رسول

”ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“ (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیت: ۱۰۷)

”ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر۔“ (سورۃ سبا ۳۴، آیت:۲۸)

## ۷ آپ ﷺ قرآنِ حکیم کی تشریح فرمانے والے

”ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کے لئے واضح کر دیں جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے۔“ (سورۃ النحل ۱۶، آیت:۴۴)

## ۸ آپ ﷺ پر درود اور سلام پڑھنے کا حکم

”بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی (کریم ﷺ) پر دُرود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔“

(سورۃ الاحزاب ۳۳، آیت:۵۶)

## ۹ آپ ﷺ کی مختلف شانیں

”اے نبی (ﷺ)! بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے اور خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے دعوت دینے والا اور روشن چراغ (بنا کر بھیجا ہے)“ (سورۃ الاحزاب ۳۳، آیات:۴۵، ۴۶)

## ۱۰ آپ ﷺ کا فرمان وحی کے مطابق

”اور وہ (رسول ﷺ) اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے، ان کا ارشاد تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے۔“

(سورۃ النجم ۵۳، آیات:۳، ۴)

## ۱۱ آپ ﷺ خاتم الانبیاء

”نہیں ہیں محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔“

(سورۃ الاحزاب ۳۳، آیت:۴۰)

# نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک نظر میں

## ولادتِ مبارکہ سے آغازِ وحی تک

۱ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے سب سے پہلے نورِ محمد (روحِ محمد ﷺ) کو پیدا فرمایا۔

۲ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت بروز پیر ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔

۳ آپ ﷺ کا نام مبارک محمد و احمد (ﷺ) ہے اور کنیت ابوالقاسم تھی۔

۴ آپ ﷺ کے والد کا نام حضرت عبد اللہ اور دادا کا نام حضرت عبد المطلب ہے۔

۵ آپ ﷺ کی والدہ کا نام حضرت آمنہ بنت وہب ہے۔

۶ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت ظاہر ہونے والے نور سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے۔

۷ آپ ﷺ کو دودھ پلانے والی عورتوں میں حضرت آمنہ، حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ثُوَیبہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں۔

۸ آپ ﷺ کے شقِ صدر مبارک کا واقعہ پہلی مرتبہ بچپن میں پیش آیا۔

۹ آپ ﷺ کی عمر مبارک چھ برس ہوئی تو والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کا وصال ہو گیا۔ جبکہ آپ کے والد گرامی حضرت عبد اللہ کا انتقال آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے ہو چکا تھا۔

۱۰ آپ ﷺ کی عمر مبارک جب آٹھ برس ہوئی تو آپ ﷺ کے دادا حضرت عبد المطلب وفات پا گئے۔

۱۱ آپ ﷺ نے بارہ سال کی عمر میں جناب ابو طالب کے ساتھ ملک شام کی طرف سفر تجارت فرمایا۔

۱۲ آپ ﷺ نے پچیس سال کی عمر میں اُم المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

۱۳ آپ ﷺ کی اولاد پاک تین صاحبزادے (حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ) ہوئے جو سب بچپن میں ہی وصال کر گئے اور چار صاحبزادیاں تھیں (حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا)۔

۱۴ آپ ﷺ کو اعلان نبوت سے پہلے بھی صادق اور امین کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

۱۵ آپ ﷺ کی عمر مبارک ۴۰ برس ہوئی تو نزول وحی کا آغاز ہوا۔

## وحی کے آغاز سے ہجرتِ مدینہ تک (مکی دور)

۱ آپ ﷺ پر نزول وحی کے بعد اُم المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

۲ آپ ﷺ نے نزولِ وحی کے بعد ابتداءً ۳ سال تک غیر اعلانیہ طور پر تبلیغِ اسلام کا آغاز فرمایا۔

۳ آپ ﷺ کی عمر مبارک تقریباً ۴۳ برس تھی جب آپ ﷺ نے اعلانیہ تبلیغِ دین کا آغاز فرمایا۔

۴ آپ ﷺ کی ظہورِ نبوت کے پانچویں سال پہلی ہجرتِ حبشہ ہوئی۔

۵ آپ ﷺ کی ظہورِ نبوت کے چھٹے سال حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

۶ آپ ﷺ کے قبیلہ سے قریش نے مکمل طور پر تعلقات ختم کر دیئے اور تین سال کے لئے انہیں شعبِ ابی طالب میں محصور رکھا۔

۷ آپ ﷺ کی ظہورِ نبوت کے دسویں سال جنابِ ابو طالب اور سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔ اس سال کو عام الحزن (غم کا سال) کہتے ہیں۔

۸ آپ ﷺ نے ظہورِ نبوت کے دسویں سال طائف کا سفر کیا اور اسی سال آپ ﷺ کی بارگاہ میں جنات نے حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

۹ آپ ﷺ کی مکی زندگی کے آخری دور میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو معجزۂ معراج عطا فرمایا جس میں آپ ﷺ کو ربِ کائنات سے ملاقات اور ہم کلام ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

۱۰ آپ ﷺ نے ظہورِ نبوت کے تیرہویں سال ہجرت فرمائی۔

## ہجرتِ مدینہ سے وصال تک (مدنی دور)

۱ آپ ﷺ نے مسجد قبا اور مسجد نبوی شریف کا سنگِ بنیاد سن ایک ہجری میں رکھا جو مسلمانوں کے لئے مرکز قرار پائی۔

۲ انصار (مدینہ منورہ کے رہنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اور مہاجرین (مکہ مکرمہ سے آئے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے درمیان مُواخات (بھائی چارہ) کا قیام سن ایک ہجری میں ہوا۔

۳ مدینہ منورہ کے قریب آباد یہود قبائل سے سن ۱ ہجری میں (سیاسی اور دفاعی) معاہدہ ہوا جسے "میثاقِ مدینہ" کہتے ہیں۔

۴ غزوۂ بدر (مسلمانوں کی شاندار فتح)، تحویلِ قبلہ، روزہ کی فرضیت، صدقۂ فطر اور نمازِ عید الفطر کا حکم سن ۲ ہجری میں ہوا۔

۵ غزوۂ اُحد سن ۳ ہجری میں ہوا۔

۶ غزوۂ احزاب (کفار کی شرمناک شکست) سن ۵ ہجری میں ہوا۔

۷ صلح حدیبیہ (مسلمانوں کی کھلی فتح) سن ۶ ہجری میں ہوئی۔

۸ فتح خیبر (یہود کی شکست) سن ۷ ہجری میں ہوئی۔

۹ فتح مکہ (کعبۃ اللہ کا ۳۶۰ بتوں سے پاک ہونا اور سرزمینِ عرب میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کا غلبہ) سن ۸ ہجری میں ہوا۔

۱۰ غزوۂ تبوک (سلطنتِ روم کے خلاف) سن ۹ ہجری میں ہوا۔

۱۱ اسلام کا لبادہ اوڑھنے والے منافقین نے مسجد ضرار تعمیر کی جسے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک سے واپسی پر گرانے اور جلانے کا حکم فرمایا۔

۱۲ حجۃ الوداع سن ۱۰ ہجری میں ہوا۔

۱۳ آپ ﷺ کا وصال مبارک ماہ ربیع الاول بروز پیر سن ۱۱ ہجری میں ہوا۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا امت کے ساتھ تعلق

### (سورۃ البقرہ ۲، آیت: ۱۵۱ کی روشنی میں)

(ارشاد باری تعالیٰ ہے اے ایمان والو!)

۱ ہم نے تم میں ایک عظمت والا رسول بھیجا۔

۲ وہ تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور تمہیں پاک وصاف کرتا ہے۔

۳ وہ تمہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔

۴ تمہیں وہ چیزیں بتلاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے امتی ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داریاں

### (سورۃ الاعراف ۷، آیت: ۱۵۷ کی روشنی میں)

۱ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر ایمان لائیں۔

۲ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے محبت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی تعظیم وتوقیر بجالائیں۔

۳ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دین کی مدد کریں۔

۴ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر نازل ہونے والے نور قرآنِ حکیم کی اتباع کریں اور اس پر ثابت قدم رہیں۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی انفرادیت بزبانِ رسالت

۱ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا میں اپنی ذات اور گھرانے کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہوں۔

۲ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔

۳ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا روز قیامت میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔

۴ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا جب تک میں تمہیں تمہارے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں تم مومن نہیں ہو سکتے۔

۵ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مجھے عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

۶ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا میں تمام رسولوں کا قائد ہوں۔

۷ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں ہماری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی اور میں اِس وقت بھی یہاں سے اپنے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔

۸ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے امتی تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام کے امتیوں سے زیادہ ہوں گے۔
۹ آپ ﷺ نے فرمایا میں تب بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔
۱۰ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف متوجہ ہوں گے۔
۱۱ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔

## ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں
### آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی رسول ہو سکتا ہے نہ کوئی نبی

۱ آپ ﷺ نے فرمایا۔۔میری اُمت میں ۳۰ کذّاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
۲ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔
۳ آپ ﷺ نے ایک خطبہ کے دوران فرمایا۔ میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں آخری نبی ہوں اور تم تمام امتوں میں آخری اُمت ہو۔

**عملی بات**

اگر ہم دنیا و آخرت میں فلاح و نجات چاہتے ہیں تو رسول ﷺ کی محبت و اتباع کے جذبہ سے سرشار ہو کر آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر بجالائیں اور قرآن و سنت پر عمل کریں اور اس پر ثابت قدم رہیں۔

## نبی کریم ﷺ کی شخصیت کے چند پہلو

۱ آپ ﷺ اُٹھتے بیٹھتے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔
۲ آپ ﷺ نے کبھی کسی سے اپنی ذات کے لئے انتقام نہیں لیا سوائے اس کے کہ جب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے احکامات توڑے جاتے تھے۔
۳ آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔
۴ آپ ﷺ ہمیشہ مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے سب سے پہل کرتے اور ثابت قدمی کا مظاہرہ فرماتے۔
۵ آپ ﷺ ہمیشہ تکبر اور فخر سے دور رہتے تھے۔
۶ آپ ﷺ قرابت داروں کا حق ادا کرتے اور بے سہاروں کا بوجھ اٹھاتے تھے۔
۷ آپ ﷺ مہمانوں کی میزبانی کرتے تھے اور راہ حق میں پیش آنے والی مشکلات پر لوگوں کی مدد فرمایا کرتے تھے۔
۸ آپ ﷺ سید المرسلین ہونے کے باوجود اپنے لباس کی دیکھ بھال اور گھریلو کام کاج خود بھی کر لیا کرتے تھے۔

۹ آپ ﷺ ضرورت کے مطابق گفتگو فرمایا کرتے تھے۔
۱۰ آپ ﷺ ہمیشہ وہی بات فرماتے جس پر اجر و ثواب کی امید ہوتی۔
۱۱ آپ ﷺ اکثر تبسم فرماتے اور مسکراتے رہتے تھے۔
۱۲ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ انتہائی میل جول و ملن ساری کے ساتھ رہا کرتے تھے۔
۱۳ آپ ﷺ کسی کی جائز درخواست کو رد نہ فرماتے۔
۱۴ آپ ﷺ کی نگاہ میں کسی کی اہمیت اور مرتبہ اس کے حسنِ معاملہ خاص کر لوگوں کی خیر خواہی اور ہمدردی کی بنیاد پر ہوتا تھا۔
۱۵ آپ ﷺ نہ سخت مزاج تھے اور نہ ہی تیز مزاج بلکہ انتہائی شفقت فرمانے والے اور رحمت فرمانے والے تھے۔
۱۶ آپ ﷺ لوگوں کی کوتاہیوں اور بُرائیوں کی تلاش میں نہیں رہتے تھے۔
۱۷ آپ ﷺ مزاح یعنی مذاق میں بھی ہمیشہ سچ ہی بولا کرتے تھے۔
۱۸ آپ ﷺ کبھی کھانے میں خامی نہ نکالا کرتے تھے اگر خواہش ہوتی تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔
۱۹ آپ ﷺ کا ہر فرمان حکمت اور دانائی سے بھرپور ہوا کرتا تھا۔

## عورتوں کے حقوق سے متعلق چند فرامین نبوی ﷺ

۱ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔۔۔لوگو! تم عورتوں کے بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ تم نے ان کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی امان کے ساتھ لیا ہے اور تم نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے ان کو اپنے اوپر حلال کر لیا ہے تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی شخص کو نہ آنے دیں، کہ اس کا آنا تمہیں ناگوار ہو اور اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر سزا دو جس سے چوٹ نہ لگے اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کو خوراک اور لباس فراہم کرو۔
۲ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔
۳ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق بہت اچھے ہوں اور وہ (خاص کر) اپنی بیوی کے ساتھ سب سے زیادہ نرمی کرنے والا ہو۔
۴ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دو لڑکیوں کی (اچھی) پرورش کی حتیٰ کہ وہ دونوں بالغ ہو گئیں، آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر (اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح (یعنی ایک ساتھ) ہوں گے۔

## نبی اکرم ﷺ کی تعظیم وتوقیر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ

۱ آپ ﷺ کے ارد گرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے ادب سے بیٹھتے تھے معلوم ہوتا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

۲ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ادب و تعظیم کو اس طرح بیان کیا ہے کہ جب آپ ﷺ وضو فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پانی کو حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کیا کرتے تھے۔

۳ جب آپ ﷺ کلام فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آوازیں پست کر دیتے اور تعظیماً آپ ﷺ کی طرف اپنی نگاہیں جھکائے رکھتے۔

۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آپ ﷺ سے زیادہ حسین کسی کو نہ دیکھا (آپ ﷺ کا چہرہ اتنا نورانی تھا) کہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور سورج کی طرح روشن دکھائی دیتا اور جب آپ ﷺ مسکراتے تو (بعض اوقات) دیواریں جگمگا اُٹھتی تھیں۔

۵ جب آپ ﷺ بال ترشوایا کرتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے مبارک بالوں کو اپنے ہاتھوں میں (بطور تبرک) لے لیا کرتے تھے۔

### حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات میں سے چند باتیں

| | |
|---|---|
| ۱۔ نماز: | "اعمال میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل وقت پر نماز ادا کرنا ہے۔" (صحیح بخاری) |
| ۲۔ علم: | "جو شخص علم کی تلاش کے لئے نکلتا ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے راستہ میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ لوٹ نہ آئے۔" (جامع ترمذی) |
| ۳۔ وقت: | "پانچ باتوں کو پانچ باتوں سے پہلے غنیمت سمجھو (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) صحت کو بیماری سے پہلے (۳) خوشحالی کو تنگ دستی سے پہلے (۴) فراغت کو مصروفیت سے پہلے (۵) زندگی کو موت سے پہلے۔" (جامع ترمذی) |
| ۴۔ والدین: | "وہ شخص رسوا ہو جائے، وہ شخص ذلیل ہو جائے، وہ شخص خوار ہو جائے جو اپنے والدین کو بڑھاپے میں پائے اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکے۔" (صحیح مسلم) |
| ۵۔ دوست: | "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ دیکھے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔" (جامع ترمذی) |
| ۶۔ اتحاد: | "مسلمان رحم دلی اور باہمی محبت و الفت میں ایک جسم کی طرح ہیں۔ جب جسم کا ایک حصّہ تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم اُس کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔" (صحیح بخاری) |
| ۷۔ سلام: | "اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے یقیناً وہ شخص قریب ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔" (سنن ابی داوٗد) |
| ۸۔ ادب: | "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا ادب نہیں کرتا۔" (جامع ترمذی) |
| ۹۔ شکر: | "جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بھی شکر نہیں کرتا۔" (جامع ترمذی) |
| ۱۰۔ رحم دلی: | "اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔" (صحیح بخاری) |

# علم و عمل کی باتیں

۱- رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے ہمیں اپنے روزمرہ کے معمولات میں رسول اللہ ﷺ کے اُسوۂ مبارکہ کو مشعلِ راہ بنانا چاہیئے۔

۲- رسول اللہ ﷺ کی اتباع اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی محبت اور مغفرت کے حصول کا ذریعہ ہے لہٰذا ہمیں آپ ﷺ کی کامل اتباع کرنی چاہیئے۔

۳- نبی کریم ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے ہمیں اچھے اخلاق کو سیکھنا اور اپنانا چاہیئے۔

۴- نبی کریم ﷺ پر ہمیں کثرت سے دُرود و سلام بھیجنا چاہیئے۔

۵- ہمیں اس پر مکمل یقین رکھنا چاہیئے کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔

۶- وقت پر نماز ادا کرنا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل ہے لہٰذا ہمیں باقاعدگی سے وقت پر نماز ادا کرنی چاہیئے۔

۷- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رحمت کے حصول کا ایک ذریعہ لوگوں پر رحم کرنا ہے۔

۸- بیٹیوں کی اچھی تربیت کرنے والا قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوگا۔

۹- لوگوں سے شفقت اور حسنِ سلوک سے پیش آنا رسول اللہ ﷺ کی مبارک سنت ہے۔

۱۰- رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے وسائل اور سہولت ہونے کے باوجود ہمیں اپنے لباس کی دیکھ بھال خود بھی کرنی چاہیئے اور گھریلو کام کاج میں حصہ لینا چاہیئے۔

## سمجھیں اور حل کریں

### ۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجئے:

۱- آپ ﷺ، آپ ﷺ کے والد گرامی اور والدہ ماجدہ کا نام مبارک لکھیں؟

______________________________

______________________________

۲- آپ ﷺ کے کل کتنے بیٹے اور بیٹیاں ہیں ان میں سے کوئی تین کے نام تحریر کریں؟

______________________________

______________________________

۳- آپ ﷺ کو اعلانِ نبوت سے پہلے کن کن القاب سے یاد کیا جاتا تھا؟

______________________________

۴- آپ ﷺ پر نزولِ وحی کے بعد سب سے پہلے کون سے چار افراد ایمان لائے؟

________________________________________

________________________________________

۵- آپ ﷺ کو مکی زندگی کے آخری دور میں کون سا معجزہ عطا ہوا؟

________________________________________

________________________________________

## ۲ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) ” اے نبی ﷺ! بے شک ہم نے آپ کو ______ دینے، ______ سنانے اور عذاب سے ______ والا بنا کر بھیجا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن ______ (بنا کر بھیجا)۔“

(۲) آپ ﷺ نے فرمایا جب تک میں تمہیں تمہارے ______ اور تمام لوگوں سے زیادہ ______ نہ ہو جاؤں تم ______ نہیں ہو سکتے۔

(۳) آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے میں ______ کروں گا اور سب سے پہلے میری ______ قبول کی جائے گی۔

(۴) آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے ______ والوں کے لئے اچھا ہو اور میں اپنے ______ والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔

(۵) آپ ﷺ جب ______ فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آواز ______ کر دیتے اور تعظیماً آپ ﷺ کے سامنے اپنی نگاہیں ______ رکھتے۔

(۶) آپ ﷺ ہمیشہ ______ کا سامنا کرنے کے لئے سب سے ______ کرتے اور ______ کا مظاہرہ فرماتے۔

## گھریلو سرگرمی

❁ ہفتہ وار ایک دن مقرر کر کے تمام گھر والے مل کر حضور نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کے کسی ایک پہلو پر مذاکرہ کا اہتمام کریں اور ایک منتخب شدہ موضوع پر گھر کے افراد آپس میں تبادلہ خیال کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین مع تاریخ: ______________

# سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ

## تعارف

سورۃ الفاتحہ قرآنِ حکیم کی پہلی سورت ہے۔ اس سورت کے کئی نام ہیں۔ اس کا مشہور نام سورۃ الفاتحہ ہے کیوں کہ یہ قرآنِ حکیم کی افتتاحی سورت ہے۔ اس کی تلاوت ہر نماز میں کی جاتی ہے اس لئے اس کو "سورۃ الصلوٰۃ" بھی کہتے ہیں۔ اس کا نام "سورۃ المناجات" بھی ہے کیوں کہ اس سورت میں دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ اس سورت میں بندہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی تعریف و شکر ادا کرتا ہے، اپنی بندگی کا اظہار کرتا ہے اور پھر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے ہدایت پر استقامت کی دعا مانگتا ہے۔ سورۃ الفاتحہ دعا ہے اور پورا قرآنِ حکیم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے اس دعا کا جواب ہے۔ سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے اختتام پر "آمِین" کہنا مسنون ہے جس کا مطلب ہے "اے اللہ ایسا ہی ہو، اے اللہ قبول فرما"۔

احادیث مبارکہ میں سورۃ الفاتحہ کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اس (سورۃ الفاتحہ) جیسی (کوئی دوسری سورت) نہ تورات میں، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اُتری" (جامع ترمذی)۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہیں قرآن کی سورتوں میں سے ایک عظیم ترین سورت نہ سکھاؤں؟ (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا (وہ سورت یعنی) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہی "السَّبْعُ الْمَثَانِي" ہے (جو سات دہرائی جانے والی آیتیں ہیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں) اور یہی "اَلْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ" ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا ہے۔" (صحیح بخاری)۔ "نبی کریم ﷺ کو دو ایسے نور دیئے گئے جو آپ ﷺ سے پہلے کسی کو نہیں دیئے گئے یعنی سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات"۔ (صحیح مسلم)

> **فرمانِ نبوی ﷺ**
> "قرآن حکیم سیدھا راستہ ہے"
> (ترمذی) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق تو قرآن حکیم ہیں۔ (مسند احمد)

## تعوّذ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" کی فضیلت

قرآنِ حکیم کی تلاوت سے پہلے تعوّذ پڑھنا اس لئے ضروری ہے کہ شیطان کی سب سے بڑی چال یہ ہوتی ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں تک نہ پہنچے۔ تعوذ پڑھ لینے سے آدمی شیطان مردود کے شر سے نکل کر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں آجاتا ہے اور شیطانی وسوسوں سے دور ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "جب تم قرآن کی تلاوت کرو تو شیطان مردود (کے شر) سے بچنے کے لئے اللہ سے پناہ طلب کر لیا کرو۔" (سورۃ النحل ۱۶، آیت:۹۸) البتہ یہ خاص طور پر یاد رہے کہ تعوّذ قرآنِ حکیم کا حصّہ نہیں ہے۔

> **عملی بات**
> جس طرح سورۃ الفاتحہ میں ہم اپنے ساتھ پوری امّت مسلمہ کے لئے دعا مانگتے ہیں اسی طرح ہمیں اپنی تمام دعاؤں میں بھی پوری امّت کو شامل رکھنا چاہیئے۔

## تسمیہ "بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ" کی فضیلت

کسی بھی جائز عمل سے پہلے تسمیہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ عمل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نام سے شروع کیا جارہا ہے اوراسی کی رضا کے لئے کیا جارہا ہے۔جو عمل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نام سے شروع کیا جاتا ہے اس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی برکت اور مدد شامل ہوجاتی ہے۔سب سے پہلی وحی میں بھی رب کے نام سے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔(سورۃ العلق ۹۶، آیت:۱) ایک حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو (جائز) کام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نام (بسم اللہ) سے شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل اور بے برکت رہتا ہے۔" (مسند احمد)

# سُوْرَةُ الْفَاتِحَة

سورۃ الفاتحہ ۱، کل آیات: ۷، کل رکوع:۱

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَعُوۡذُ | بِاللّٰهِ | مِنَ | الشَّيۡطٰنِ | الرَّجِيۡمِ |
| میں | اللہ کی پناہ میں | آتا ہوں | شیطان | مردود سے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| بِسۡمِ | اللّٰهِ | الرَّحۡمٰنِ | الرَّحِيۡمِ ۱ |
| اللہ کے نام سے شروع | | جو بڑا مہربان | نہایت رحم فرمانے والا ہے |

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ۲ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ۳

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ۴ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ۵

جو بدلہ کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ۶ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ

ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔

غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۷

نہ (وہ) جن پر غضب ہوا اور نہ (وہ) جو گمراہ ہوئے۔

### کیا آپ جانتے ہیں

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے انعام یافتہ لوگ انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔

(سورۃ النساء ۴، آیت:۶۹)

# اہم نکات

## علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ ﷻ تمام تعریفوں کا حق دار ہے کیونکہ وہ ہمارا خالق و مالک، رب اور محسن حقیقی ہے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۱)

۲۔ اللہ ﷻ تمام مخلوقات کا پالنے والا اور ان کی ضرورتیں پوری فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۱)

۳۔ اللہ ﷻ اپنی مخلوقات پر بہت مہربان ہے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۲)

۴۔ قیامت کا دن جزا اور سزا کا دن ہے۔ اس دن صرف اللہ ﷻ ہی کی بادشاہت ہوگی، کل اختیار بھی اسی کے پاس ہوگا اور شفاعت کا اختیار بھی اسی کی طرف سے ہوگا۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۳)

۵۔ اللہ ﷻ ہی کی ذات عبادت کے لائق ہے۔ ہمیں اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۴)

۶۔ ہمیں اللہ ﷻ سے مدد مانگنی چاہیے کیوں کہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مدد فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۴)

۷۔ اللہ ﷻ کا بتایا ہوا راستہ ہی ہدایت اور کامیابی کا راستہ ہے۔ ہم ہر وقت ہدایت کے محتاج ہیں۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۵)

۸۔ ہمیں اللہ ﷻ کے انعام یافتہ بندوں کی پیروی کرنی چاہیے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۶)

۹۔ اللہ ﷻ نافرمانی کرنے والوں سے ناراض ہو جاتا ہے۔ ہمیں اُس کی نافرمانی سے بچنا چاہیے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۷)

۱۰۔ جو لوگ اللہ ﷻ کے انعام یافتہ بندوں کی پیروی نہیں کرتے وہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۷)

## سمجھیں اور حل کریں

### ۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) تمام ______ کا حق دار اللہ ﷻ ہے۔

(۲) ہم ہر وقت ______ کے محتاج ہیں۔

(۳) قیامت کا دن ______ اور سزا کا دن ہے۔

(۴) اللہ ﷻ کے انعام یافتہ بندوں کی پیروی نہ کرنے والے ______ ہو جاتے ہیں۔

(۵) سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے آخر میں ______ کہنا چاہیے۔

**معلوم کیجیے**

رب، رحمٰن، رحیم، عبادت اور ہدایت کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

## ۲ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی تمام تعریفوں کا حق دار کیوں ہے؟

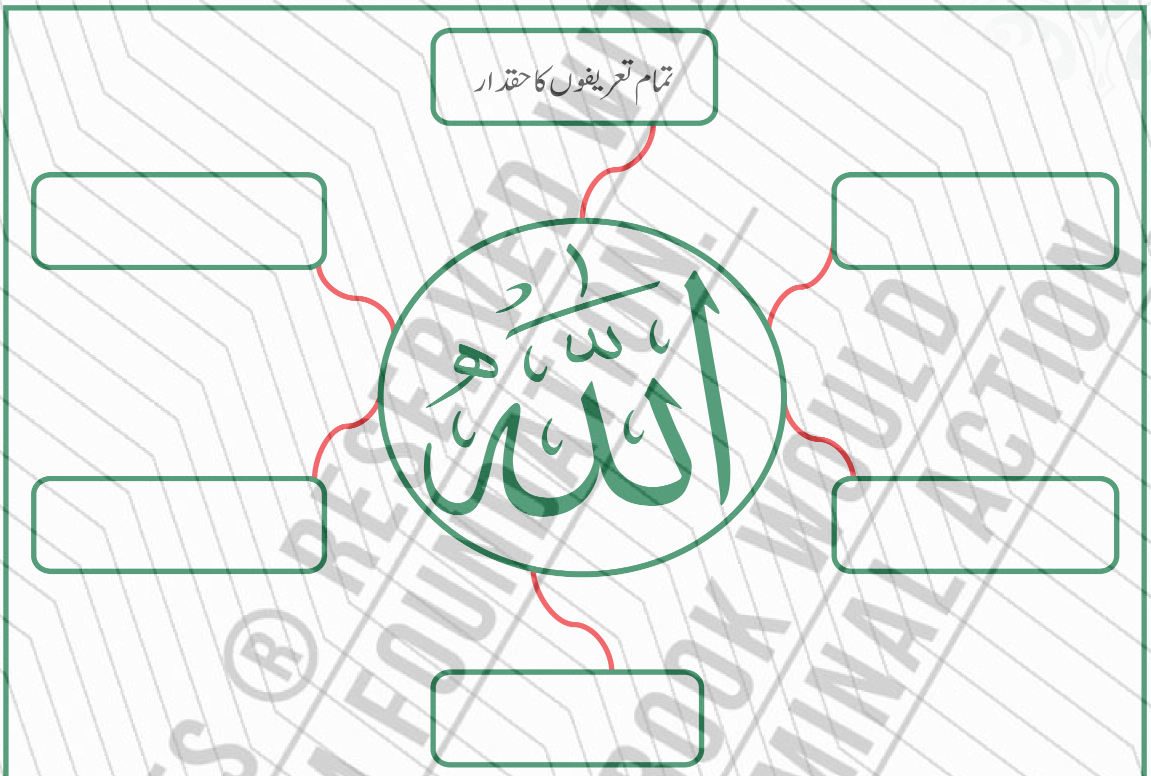
۲- حدیث شریف کے مطابق صراطِ مستقیم سے کیا مراد ہے؟

۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے انعام یافتہ بندے کون ہیں؟

## ۳ نیچے دیئے گئے پہلے کالم کے الفاظ کو دوسرے کالم کے متعلقہ الفاظ سے ملا کر ایک جیسا رنگ بھریں:

| | |
|---|---|
| سورۃ الفاتحہ | افتتاحی سورت |
| سورۃ المناجات | نماز میں پڑھنا |
| الصراط المستقیم | دعا مانگنے کا طریقہ |
| اللہ | انعام یافتہ بندوں کا راستہ |
| سورۃ الصلوٰۃ | رب العالمین |

۴ "علم و عمل" کی باتوں کی مدد سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات تحریر کیجیے:




سوچیے!!!

آپ نماز ادا کرنے کے لئے مسجد جا رہے تھے کہ آپ کے کسی دوست نے ساتھ کھیلنے کا مشورہ دیا تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- سورۃ الفاتحہ ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیے۔
- سورۃ الفاتحہ کے تعارف میں دیئے گئے سورۃ الفاتحہ کے ناموں کے علاوہ کوئی چار نام لکھیں۔
- قرآنِ حکیم کی کس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بہت سے اسماء الحسنیٰ ایک ساتھ آئے ہیں؟ ان میں سے کوئی دس نام خوبصورتی سے ایک چارٹ پر لکھیں اور اپنے کسی دوست کو تحفہ میں دیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

# ہاتھی والوں کا قصّہ

## اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا گھر خانہ کعبہ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کے لئے جو سب سے پہلا گھر بنایا گیا وہ خانہ کعبہ ہے جو مکّہ مکرمہ میں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے یہ گھر عبادت اور عزت و احترام کا مرکز رہا ہے۔ مسلمان کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور اس کا طواف کرتے ہیں۔ خانہ کعبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر آنے والے طوفان کی وجہ سے خانہ کعبہ کی دیواریں گر گئی تھیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کی نشاندہی کر دی۔ چنانچہ ان ہی بنیادوں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی دیواریں بلند کیں۔

## ابرہہ کا گرجا گھر

حبشہ کے بادشاہ نے ابرہہ الاَشرَم کو یمن کا گورنر مقرر کیا۔ اَبرہہ نے یمن کے علاقہ "صَنعاء" میں ایک نہایت خوب صورت اور بڑا گرجا گھر بنایا جس کو بنانے کا مقصد یہ تھا کہ لوگ خانہ کعبہ کے بجائے اس کے گرجا گھر میں عبادت کے لئے آیا کریں۔ یہ بات اہل مکّہ اور دیگر عرب قبائل کو بالکل پسند نہیں تھی۔ لہٰذا ان ہی لوگوں میں سے ایک شخص نے ابرہہ کے گرجا گھر میں گندگی پھیلا دی۔ اَبرہہ کو بہت غصّہ آیا۔ اس نے سوچا کہ جب تک خانہ کعبہ موجود ہے لوگ اس کے گرجا گھر میں عبادت کے لئے نہیں آئیں گے۔

## ہاتھی والوں کی فوج

اَبرہہ نے ایک بڑی فوج جمع کی اور چند لمبے چوڑے طاقتور ہاتھی بھی اپنے ساتھ لیئے اسی وجہ سے اس واقعہ کو "اصحاب الفیل" (ہاتھی والے) کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ اَبرہہ اپنے اس لشکر کو لے کر مکّہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس کا ارادہ (معاذاللہ) خانہ کعبہ کو ڈھانے کا تھا۔ مکّہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے اَبرہہ نے اہلِ مکّہ کے پاس پیغام بھجوایا کہ اس کا ارادہ صرف خانہ کعبہ کو ڈھانے کا ہے اور وہ اہل مکّہ سے جنگ نہیں کرنا چاہتا لیکن اگر انہوں نے اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی تو وہ ان سب کو برباد کر دے گا۔

## اہل مکہ کے اونٹ

مکّہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر اَبرہہ کے سپاہیوں نے اہلِ مکّہ کے کئی اُونٹ اور مویشی پکڑ لیئے۔ ان میں دو سو (۲۰۰) اُونٹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبد المطلب کے بھی تھے۔ حضرت عبد المطلب قریش کے سب سے بڑے سردار تھے۔ وہ اَبرہہ سے ملاقات کرنے اس کے پاس پہنچ گئے۔ اَبرہہ انہیں دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ وہ اُونچے قد، نہایت خوب صورت اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ حضرت عبد المطلب نے اَبرہہ سے کہا کہ تم نے جو دو سو (۲۰۰) اُونٹ پکڑے ہیں، وہ واپس کر دو۔ اَبرہہ نے ان کی اس بات پر حیران ہوتے ہوئے کہا کہ میں تو سمجھا تھا آپ مجھ سے خانہ کعبہ کو نہ گرانے کی بات کریں گے جب کہ آپ نے صرف اُونٹوں کی بات کر کے مجھے مایوس کیا ہے۔ حضرت عبد المطلب نے جواب دیا کہ اُونٹ میرے ہیں اس لئے میں نے تم سے اپنے اُونٹوں کی بات کی ہے۔ خانہ کعبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا گھر ہے اور وہ خود ہی

اپنے گھر کی حفاظت فرمائے گا۔ پھر ابرہہ نے ان کے اُونٹ واپس کر دیئے۔

## حضرت عبد المطلب کی دعا

ابرہہ سے ملنے کے بعد واپس آکر حضرت عبد المطلب نے اہلِ مکّہ کو پہاڑوں پر چلے جانے اور شہر مکّہ کو خالی کر دینے کا حکم دیا۔ وہ خود خانہ کعبہ کے دروازہ کا کنڈا پکڑ کر اللہ سُبحانَهُ وَتَعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ "اے اللہ! اپنے گھر کی حفاظت فرما، ابرہہ اور اس کے لشکر سے اپنے عزّت والے گھر کو بچالے"۔ دعا کے بعد حضرت عبد المطلب اپنے ساتھیوں کو لے کر آس پاس کے پہاڑوں پر چڑھ گئے۔

## ہاتھی والوں کا خانہ کعبہ پر حملہ

اَبرہہ نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے ایک بڑا لشکر تیار کیا جس میں ہزاروں سپاہی اور کئی ہاتھی بھی تھے۔ وہ خود بھی ایک بڑے طاقتور ہاتھی پر سوار ہوا اور لشکر لے کر مکّہ کی طرف چلا۔ لشکر جب وادی مُحسّر میں پہنچا تو ابرہہ کا ہاتھی زمین پر بیٹھ گیا اور آگے نہ بڑھا۔ ہاتھی کو اُٹھانے کی بہت کوششیں کی گئیں مگر وہ آگے نہ بڑھتا لیکن جب مکّہ کے علاوہ کسی اور طرف اس کا رُخ موڑا جاتا تو وہ تیزی سے بھاگنا شروع کر دیتا۔

## ہاتھی والوں کا انجام

اسی دوران دیکھتے ہی دیکھتے فضا میں سمندر کی جانب سے پرندوں کا جُھنڈ بر آمد ہوا اور سارے لشکر پر چھا گیا۔ یہ چھوٹے چھوٹے پرندے تھے جنہوں نے اپنی چونچوں اور پنجوں میں کنکریاں اٹھا رکھی تھیں۔ ان پرندوں نے اللہ سُبحانَهُ وَتَعالیٰ کے حکم سے یہ کنکریاں اَبرہہ کے لشکر پر پھینکنا شروع کر دیں۔ جس کسی کو بھی کنکری لگتی وہ پگھل جاتا، اس کا گوشت جَھڑ جاتا اور بالآخر وہ مر جاتا۔ پورے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی اور سب کافر ہلاک ہو گئے۔ خود اَبرہہ کا بھی بُرا انجام ہوا۔ اس کی انگلیوں کے پور جھڑ گئے اور صنعاء پہنچتے پہنچتے اس کی حالت بگڑ گئی۔ پھر اس کا سینہ پھٹ گیا، دل باہر نکل آیا اور وہ مر گیا۔ باقی لوگوں کے بھی جسم کے اجزاء اس طرح بکھر گئے جیسے کھایا ہوا بُھوسہ ہو۔ اہلِ مکّہ نے سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور یاد رکھا۔ اس واقعہ کی وجہ سے اس سال کو "عام الفیل" (ہاتھیوں کا سال) بھی کہا جاتا ہے۔ اسی سال ساری کائنات کو توحید کے نور سے منور کرنے والے ہمارے پیارے نبی خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

## اس قصہ سے حاصل ہونے والا سبق

اس سے ہمیں یہ سبق ملا کہ جس طرح اس واقعہ میں اللہ سُبحانَهُ وَتَعالیٰ نے خود اپنے گھر کی معجزانہ طریقہ سے حفاظت فرمائی وہ آئندہ بھی اپنے گھر کی حفاظت فرماتا رہے گا۔ جو لوگ اللہ سُبحانَهُ وَتَعالیٰ کے گھر اور دین کو معاذاللہ مٹانے کی سازشیں کر رہے ہیں وہ کبھی اپنے بُرے مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ اللہ سُبحانَهُ وَتَعالیٰ انہیں ناکام اور تباہ کر دے گا۔ یوں دین کے دشمنوں کو اللہ سُبحانَهُ وَتَعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا بھی گیا ہے۔

## کیا آپ جانتے ہیں

وادیٔ مُحسّر منیٰ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے۔ اللہ سُبحانَهُ وَتَعالیٰ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کا ایسی جگہوں سے تیزی سے گزرنے کا معمول تھا جہاں اللہ سُبحانَهُ وَتَعالیٰ کا عذاب نازل ہوا ہو۔ چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم وادیٔ مُحسّر سے بھی تیزی سے گزرتے تھے۔

## آخری دس سورتوں کا سیرت النبی ﷺ سے تعلق

| | |
|---|---|
| سورۃ الفیل | اس سورت میں جس واقعہ فیل کا ذکر ہے یہ اسی سال پیش آیا جس سال آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ |
| سورۃ قریش | اس سورت میں آپ ﷺ کے خاندان اور قبیلہ "قریش" کا ذکر ہے۔ |
| سورۃ الماعون | اس سورت میں آپ ﷺ کے دشمنوں کا کردار بیان ہوا ہے۔ |
| سورۃ الکوثر | اس سورت میں آپ ﷺ کی بلند شان اور آپ ﷺ پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے انعامات کا ذکر ہے۔ |
| سورۃ الکافرون | اس سورت میں آپ ﷺ کی دعوتِ توحید، مشرکانہ دین سے لاتعلقی اور دینِ حق پر ثابت قدمی کا ذکر ہے۔ |
| سورۃ النصر | اس سورت میں آپ ﷺ کی فتح اور دینِ حق کے غلبہ کا بیان ہے۔ |
| سورۃ اللھب | اس سورت میں آپ ﷺ کے دشمنوں کا انجام بتایا گیا ہے۔ |
| سورۃ الاخلاص | اس سورت میں آپ ﷺ کی دعوتِ حق یعنی توحید باری تعالیٰ کی طرف بلانے کا ذکر ہے۔ |
| سورۃ الفلق | اس سورت میں آپ ﷺ کے ذریعہ بیرونی شرور سے بچنے کے لئے دُعاؤں کی تلقین یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں آنے کا ذکر ہے۔ |
| سورۃ الناس | اس سورت میں آپ ﷺ کے ذریعہ اندرونی شرور سے بچنے کے لئے دُعاؤں کی تلقین یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں آنے کا ذکر ہے۔ |

### اہم نکات



# سُوۡرَۃُ الۡفِیۡل

سورۃ الفیل ۱۰۵، کل آیات:۵، کل رکوع:۱

**شانِ نزول اور تعارف:** قرآنِ حکیم کی بعض سورتیں اور بعض آیات خاص وجوہات اور حالات میں نازل ہوئی ہیں ان وجوہات اور حالات کو بیان کرنا اس سورت یا آیت کا شانِ نزول کہلاتا ہے۔ یہ سورت ابرہہ کے خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش مبارک سے پچاس (۵۰) دن پہلے پیش آیا تھا۔ سورۃ الفیل میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی قدرت سے ابرہہ اور اس کے لشکر کو ہلاک کر کے خانہ کعبہ اور قریش مکہ کی حفاظت فرمائی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابرہہ اور اس کے لشکر پر چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جنھوں نے کنکریاں پھینک کر پورے لشکر کو ہلاک کر دیا۔

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| أَعُوْذُ | بِاللّٰهِ | مِنَ | الشَّيْطٰنِ | الرَّجِيْمِ | | | |
| میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے | | | | | | | |
| بِسْمِ | اللّٰهِ | الرَّحْمٰنِ | الرَّحِيْمِ | | | | |
| اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے | | | | | | | |
| اَلَمْ | تَرَ | كَيْفَ | فَعَلَ | رَبُّكَ | بِاَصْحٰبِ | الْفِيْلِ ۟ؕ ① | |
| (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ | | | | | | | |
| اَلَمْ | يَجْعَلْ | كَيْدَهُمْ | فِيْ | تَضْلِيْلٍ ۟ۙ ② | وَّ اَرْسَلَ | عَلَيْهِمْ | طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۟ۙ ③ |
| کیا اُس نے اُن کی چال کو بے کار نہیں کر دیا۔ اور اُس نے اُن پر جُھنڈ کے جُھنڈ پرندے بھیجے۔ | | | | | | | |
| تَرْمِيْهِمْ | بِحِجَارَةٍ | مِّنْ | سِجِّيْلٍ ۟ۙ ④ | فَجَعَلَهُمْ | كَعَصْفٍ | مَّاْكُوْلٍ ۟ ⑤ | |
| جو اُن کو کھنگر کی پتھریاں مارتے تھے۔ تو (اللہ نے) اُنہیں کھائے ہوئے بھُوسہ کی طرح کر دیا۔ | | | | | | | |

**فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**

"میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بے حساب جنت میں داخل ہوں گے، ان کے اوصاف میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر توکل کرنے والے ہوں گے۔"
(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

# علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب سے زیادہ قوّت اور طاقت والا ہے۔ وہی اپنے گھر اور دین کی خود حفاظت فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الفیل، آیت:۱)

۲۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دین کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے۔ (سورۃ الفیل، آیت:۲)

۳۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے دین کے دشمنوں کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ (سورۃ الفیل، آیات:۵،۲)

۴۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ طاقت پر گھمنڈ کرنے والوں کو بظاہر کمزور مخلوق سے تباہ کر کے ان کا غرور خاک میں ملا دیتا ہے۔ (سورۃ الفیل، آیات:۳،۴)

۵۔ ہمیں دین کے دشمنوں کی طاقت سے مرعوب نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں سب سے بڑھ کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مدد فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الفیل، آیت:۵)

## سمجھیں اور حل کریں

**۱** کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| اصحاب الفیل سے مراد | آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کا سال ہے۔ |
| اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اصحاب الفیل پر | اصحاب الفیل کھائے ہوئے بھُوسہ کی مانند ہو گئے۔ |
| پرندوں نے اصحاب الفیل پر | ہاتھیوں والے ہیں۔ |
| پتّھروں کی بارش سے | پرندوں کے جُھنڈ کے جُھنڈ بھیجے۔ |
| عام الفیل | مٹی کے پتّھر کی کنکریاں گرائیں۔ |

**۲** درج ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

حضرت آدم علیہ السلام، یمن، گرجا گھر، قریش، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابرہہ، صنعاء، پچاس، عبادت، سردار

(۱) ہاتھی والوں کا واقعہ ______ کی پیدائش مبارک سے ______ دن پہلے پیش آیا۔

(۲) خانہ کعبہ پر ______ نے حملہ کیا جو ______ کا گورنر تھا۔

(۳) عیسائی گورنر اَبرہہ نے ______ میں ایک نہایت خوبصورت ______ بنایا۔

(۴) خانہ کعبہ ______ کے زمانے سے ______ اور عزت و احترام کا مرکز رہا ہے۔

(۵) حضرت عبد المطلب ______ کے سب سے بڑے ______ تھے۔

**عملی بات**

اللہ ﷻ کے لشکروں کو ذاتِ باری تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس سے کیا کام لے لے۔ اگرچہ وہ لشکر ظاہری طور پر کمزور ہی نظر آتے ہوں۔ ہمیں چاہیے کہ ہر حال میں اپنے خالق اور مالک کے سامنے عاجزی اور فرماں برداری سے جھکے رہیں۔

## ۳ درج ذیل جملوں پر صحیح ✓ یا غلط ✗ کا نشان لگائیں:

| نمبر شمار | جملے | صحیح | غلط |
|---|---|---|---|
| ۱ | گرجا گھر کی تعمیر پر اہلِ مکہ اور دیگر عرب قبائل بہت خوش تھے۔ | | |
| ۲ | عربوں میں سے ایک شخص نے ابرہہ کے گرجا گھر میں گندگی پھیلا دی۔ | | |
| ۳ | حضرت عبد المطلب سے ملاقات پر ابرہہ ان کو دیکھ کر بہت غصہ ہوا۔ | | |
| ۴ | ابرہہ نے ایک بڑی فوج جمع کی جس میں ہاتھی بھی تھے۔ | | |
| ۵ | اَبرہہ کا لشکر وادیٔ مُحسّر پہنچ کر آگے نہ بڑھ سکا۔ | | |

## ۴ سورۃ الفیل سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیے گئے خانوں میں لکھیے:

شاہینوں کا جھنڈ، وادیٔ مُحسّر سے آگے نہ بڑھنا، ہاتھی والوں کی ہلاکت، اونٹوں کا لشکر، یمن کا گورنر ابرہہ، گرجا گھر کی تعمیر، زلزلہ اور بارش، حضرت عبد المطلب کی دعا، وادی طویٰ میں قیام، خانہ کعبہ کو گرانے کا ارادہ، چھوٹے چھوٹے پرندوں کی آمد، کنکریوں سے مارا جانا



**معلوم کیجیے** ہاتھی والوں کی اصل چال، ابرہہ کے مقاصد اور ابابیل کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

## ۵ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

ا- ہاتھی والے مکّہ مکرّمہ کیوں آئے تھے؟

۲- ہاتھی کو اٹھانے کی کوشش پر کیا واقعہ پیش آتا تھا؟

______________________________________________

______________________________________________

۳- ہاتھی والوں کے قصّہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے کوئی ایک بات لکھیں؟

______________________________________________

۴- حضرت عبد المطلب نے خانہ کعبہ کا کنڈا پکڑ کر کیا دعا کی؟

______________________________________________

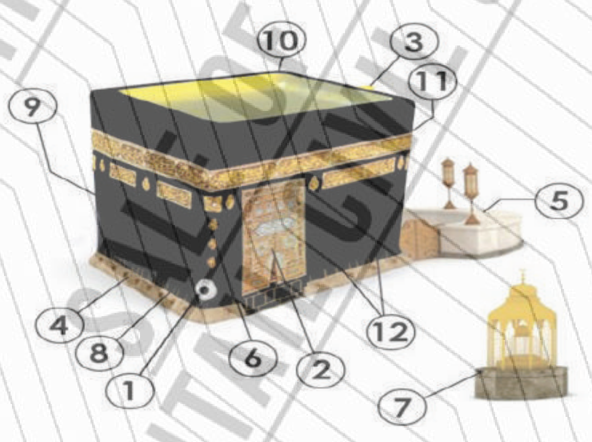
**سوچیے!!!**

تمام مساجد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے گھر ہیں۔ اگر آپ کوئی ایسی بات دیکھیں جو مسجد کے آداب کے خلاف ہو تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- خانہ کعبہ کی قدیم اور جدید تصاویر جمع کر کے چارٹ پر لگائیں۔
- اپنے گھر والوں کی مدد سے خانہ کعبہ کے مختلف حصوں کے ناموں کی درست نمبر کے ذریعے نشاندہی کریں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ☐ غلافِ کعبہ | ☐ کعبہ کا دروازہ | ☐ ملتزم | ☐ رُکنِ شامی |
| ☐ پانی کی نکاسی کی جگہ | ☐ حجرِ اسود | ☐ حطیم | ☐ رُکنِ حجرِ اسود |
| ☐ مقامِ ابراہیم علیہ السلام | ☐ رُکنِ عراقی | ☐ رُکنِ یمانی | ☐ پتھروں سے بنائی گئی کعبہ کی بنیادیں |




دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ______________

# سُوْرَةُ قُرَيْش

سورۃ قریش ۱۰۶، کل آیات: ۴، کل رکوع: ۱

**شانِ نزول اور تعارف:** یہ سورت قریش مکہ اور ان پر اللہ ﷻ کے احسانات کے بارے میں نازل ہوئی۔ قریش حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے قبیلہ کا نام ہے۔ قریش کے لوگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد تھے۔ اس تعلق اور بیت اللہ کے انتظامات سنبھالنے کی وجہ سے انہیں پورے عرب میں عزت اور امن حاصل تھا۔ ان کے تجارتی قافلے لُوٹ مار سے محفوظ رہتے تھے۔ اللہ ﷻ نے ایک بہت بڑے علاقہ کی تجارتی سرگرمیاں ان کے ہاتھ میں دے رکھی تھیں۔ یہ سردی کے موسم میں یمن کی طرف جاتے تھے جو ایک گرم علاقہ ہے اور گرمی کے موسم میں شام جاتے تھے جو ایک ٹھنڈا علاقہ ہے۔ ان عظیم نعمتوں پر اللہ ﷻ نے انہیں شکر کرنے، شرک سے بچنے اور اللہ ﷻ کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔

**فرمانِ نبوی ﷺ**

”اللہ ﷻ نے تمام اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا ہے۔“
(صحیح مسلم)

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اَعُوْذُ | بِاللّٰهِ | مِنَ | الشَّيْطٰنِ | الرَّجِيْمِ |
| میں | اللہ کی پناہ میں | آتا ہوں | شیطان | مردود سے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| بِسْمِ | اللّٰهِ | الرَّحْمٰنِ | الرَّحِيْمِ |

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| لِاِيْلٰفِ | قُرَيْشٍ ۝١ | اٖلٰفِهِمْ | رِحْلَةَ | الشِّتَآءِ | وَالصَّيْفِ ۝٢ |

چونکہ قریش کو رغبت دلائی۔ (یعنی) انہیں سردی اور گرمی کے (تجارتی) سفر سے مانوس کیا۔

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| فَلْيَعْبُدُوْا | رَبَّ | هٰذَا | الْبَيْتِ ۝٣ | الَّذِيْٓ | اَطْعَمَهُمْ | مِّنْ | جُوْعٍ |

تو اُنہیں چاہیئے کہ وہ (اس نعمت پر شکر ادا کرتے ہوئے) اِس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں۔ وہ جس نے اُنہیں بھوک میں کھانا کھلایا

| | | |
|---|---|---|
| وَّاٰمَنَهُمْ | مِّنْ | خَوْفٍ ۝٤ |
| اور | خوف | سے امن دیا۔ |

## کیا آپ جانتے ہیں

عرب کے قبائل میں قریش سب سے معزز قبیلہ تھا جس کے سردار حضرت عبد المطلب تھے۔ قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی۔ یہ خاندان بہت محترم سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عبد المطلب کے بیٹے حضرت عبد اللہ کے گھر اللہ ﷻ کے آخری رسول حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے خاندان کو بیت اللہ کے انتظام اور حاجیوں کی خدمت کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

## اہم نکات



**عملی بات**

ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل ہے اس لئے ہمیں ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احسانات کو یاد رکھنا چاہیئے اور اس کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیئے۔

## علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی نے اپنے بندوں کو روزی کمانے کے طریقوں سے مانوس کر کے الفت دی۔ (سورۃ قریش، آیت:۱)

۲۔ گرمیوں اور سردیوں کا تجارتی سفر بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا فضل ہے۔ (سورۃ قریش، آیت:۲)

۳۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا بھی عبادت ہے۔ (سورۃ قریش، آیت:۳)

۴۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی ہمارا رب ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ (سورۃ قریش، آیت:۳)

۵۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی ہمارا رازق اور محافظ ہے۔ (سورۃ قریش، آیت:۴)

## سمجھیں اور حل کریں

**۱** کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| قریش کے لوگ | بنو ہاشم تھی۔ |
| حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تعلق | تجارتی سفر کی الفت دی۔ |
| قریش موسم گرما اور سرما میں | مکّہ مکرمہ میں آباد تھے۔ |
| قبیلہ قریش کی ایک شاخ | تجارت کے لئے سفر کرتے تھے۔ |
| اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قریش کو | قبیلہ قریش سے تھا۔ |

**۲** خالی جگہ پُر کریں:

(۱) قریش کے لوگوں کو ______ کے انتظامات سنبھالنے کی وجہ سے عزت حاصل تھی۔

(۲) قریش کے لوگ ______ کی اولاد میں سے تھے۔

(۳) قریش کے قافلے ______ سے محفوظ رہتے تھے۔

(۴) قریش کے لوگ سردی کے موسم میں ______ جاتے تھے۔

(۵) قریش کے لوگ گرمی کے موسم میں ______ جاتے تھے۔

**معلوم کیجیے**

قریش کو سفر سے الفت دلانے، کھانا کھلانے اور امن دیئے جانے کا خصوصی ذکر کرنے کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

**۳** درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱۔ قریش پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے کوئی دو انعامات تحریر کریں۔

______

______

۲- عرب کے لوگ قبیلہ قریش کی کیوں عزت کرتے تھے؟

______________________________

______________________________

۳- اللہ ﷻ نے قریش کو کیا حکم دیا؟

______________________________

**سوچیے!!!**

کسی دن آپ کا کوئی ہم جماعت کھانے پینے کے لئے کچھ لا نہ سکا تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- قبیلہ قریش کے کسی پانچ خاندانوں کے نام کسی صاحب علم سے پوچھ کر لکھیں۔
- ہمیں سفر کے دوران جن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے ان میں رنگ بھریں۔

| | |
|---|---|
| دعا کرنا | تکلیف دِہ چیز ڈالنا |
| راستے کے بیچ میں چلنا | اللہ ﷻ کا ذکر کرنا |
| لوگوں کو تنگ کرنا | راستے میں کنارے پر چلنا |
| دوسروں کی مدد کرنا | کچرا پھینکنا |
| شور مچانا | چھوٹوں کے ساتھ شفقت کرنا |

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ______________

# سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡن

سورۃ الماعون ۱۰۷، کل آیات: ۷، کل رکوع: ۱

**شانِ نزول اور تعارف:** اس سورت میں آخرت کا انکار کرنے والوں کا بُرا کردار بیان کیا گیا ہے۔ آخرت کے انکار کی وجہ سے انسان کے کردار میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسے لوگ یتیموں پر ظلم کرتے ہیں اور غریبوں کی خود بھی مدد نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی توجہ نہیں دلاتے۔ ایسے لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت سے غافل رہتے ہیں۔ اگر کوئی نیکی مثلاً نماز ادا کرتے بھی ہیں تو لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ یہ لوگ اتنے خود غرض ہوتے ہیں کہ عام استعمال کی معمولی چیزیں لوگوں کے مانگنے پر بھی نہیں دیتے۔

**فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم**

"وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو خود تو خوب پیٹ بھر کر کھائے لیکن اس کے ساتھ میں رہنے والا پڑوسی بھوکا رہے۔" (بیہقی)

| | |
|---|---|
| اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ |
| میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے |

اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِ ؕ‏ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِىۡ يَدُعُّ الۡيَتِيۡمَ ۙ‏ ۝٢

(اے نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم!) کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جو بدلہ (کے دن) کو جھٹلاتا ہے۔ پھر (یہ) وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ؕ‏ ۝٣ فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ۙ‏ ۝٤ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۙ‏ ۝٥

اور مسکین کو کھانا کھلانے کی (دوسروں کو) ترغیب نہیں دیتا۔ تو (اُن) نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ وہ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔

الَّذِيۡنَ هُمۡ يُرَآءُوۡنَ ۙ‏ ۝٦ وَيَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ۝٧

وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور استعمال کی معمولی چیزیں (مانگنے پر بھی) نہیں دیتے۔

## کیا آپ جانتے ہیں

"ویل" کے معنی تباہی، بربادی اور ہلاکت کے ہیں۔ ویل جہنم کی ایک ہولناک اور گہری وادی کا نام بھی ہے جس میں طرح طرح کے عذاب ہوں گے۔ جس سے جہنم خود بھی پناہ مانگتی ہے۔

# اہم نکات



## علم و عمل کی باتیں

۱۔ آخرت پر ایمان جتنا کمزور ہو گا اتنا ہی انسان نیکیوں سے دور ہو گا۔ (سورۃ الماعون، آیات: ۱ تا ۴)

۲۔ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں دوسروں کو بھی شریک کرنا چاہیے۔ (سورۃ الماعون، آیات: ۲، ۳، ۷)

۳۔ ہمیں غریبوں اور کمزوروں سے ہمدردی اور اُن کی مدد کرنی چاہیے۔ (سورۃ الماعون، آیات: ۲، ۳)

۴۔ ہمیں نماز کے حوالہ سے غفلت سے بچنا چاہیے اور تمام نمازیں پورے آداب کے ساتھ وقت پر ادا کرنی چاہئیں۔ (سورۃ الماعون، آیات: ۴، ۵)

۵۔ دکھاوا کرنے سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ (سورۃ الماعون، آیت: ۶)

**عملی بات**

ہمیں وقت کی پابندی اور پورے آداب کے ساتھ تمام نمازوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ آداب میں طہارت کا خیال رکھنا، اچھی طرح وضو کرنا اور سکون اور اطمینان کے ساتھ نماز کے ارکان کو ادا کرنا بھی شامل ہے۔

## سمجھیں اور حل کریں

### ۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) آخرت کے انکار کی وجہ سے انسان کے ______ میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۲) آخرت پر ایمان انسان کو ______ پر آمادہ کرتا ہے۔

(۳) نمازوں سے غافل رہنے والوں کے لئے ______ ہے۔

(۴) ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی دی ہوئی ______ میں دوسروں کو بھی شریک کرنا چاہیے۔

(۵) دکھاوا کرنے سے نیکی ______ ہو جاتی ہے۔

### ۲ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱۔ اس سورت میں کن لوگوں کا بُرا کردار بیان کیا گیا ہے؟

______

______

۲۔ آخرت کو جھٹلانے والے کا یتیم اور مسکین سے کیا رویّہ ہوتا ہے؟

______

______

۳- کیسے نمازیوں کے لئے ہلاکت کی بُری خبر سنائی گئی ہے؟

______________________________

______________________________

۴- آخرت کو جھٹلانے والے کس ارادہ سے نیکی کرتے ہیں؟

______________________________

______________________________

۵- آخرت کا یقین نہ ہونے سے انسان کے کردار پر کیا اثرات پڑتے ہیں کوئی تین باتیں لکھیں؟

______________________________

______________________________

**معلوم کیجیے** یتیم کو دھکے دینے، مسکین کو کھانا نہ کھلانے، نمازوں سے غفلت برتنے کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

## ۳ سورۃ الماعون سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیے:

آخرت کا انکار، یتیموں سے محبت، دکھاوا، مسکین کو کھانا کھلانا، معمولی چیزیں نہ دینا، بُری صفات، خود غرض، عبادت سے غافل، یتیموں پر ظلم، باجماعت نماز پڑھنا، کردار میں خرابیاں

سُوْرَةُ الْمَاعُوْن

سوچیئے!!!

آپ نے اپنے کسی ساتھی کو جلدی جلدی نماز ادا کرتے دیکھا تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- عام استعمال کی کوئی سی دس (۱۰) چیزوں کے نام لکھیں جو ہمیں ایک دوسرے کو مانگنے پر استعمال کے لئے دینی چاہیئں۔
- اپنے گھر والوں کی مدد سے اپنے محلہ کی مسجد میں ہونے والی تمام فرض نمازوں کے اوقات تحریر کریں اور اِن اوقات کی پابندی کرتے ہوئے نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔

| نماز | جماعت کا وقت |
|---|---|
| فجر | |
| ظہر | |
| عصر | |
| مغرب | |
| عشاء | |
| جمعہ | |

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

# سُوْرَةُ الْكَوْثَر

سورۃ الکوثر ۱۰۸، کل آیات: ۳، کل رکوع: ۱

**شانِ نزول اور تعارف:** اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے آخری رسول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بیٹوں حضرت قاسم اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے انتقال پر کُفار نے خوشیاں منائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو بے نام و نشان ہونے کا طعنہ دیا۔ (معاذاللہ) اس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر خاص فضل اور انعامات کا بیان فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو کوثر یعنی "نہر کوثر" اور "خیر کثیر" یعنی نعمتوں کی کثرت، بے شمار فضائل اور برکات عطا فرمائے جانے کا ذکر ہے۔ اس سورت میں آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کے بے نام و نشان ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ ان عظیم نعمتوں پر آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ یہ قرآنِ حکیم کی سب سے چھوٹی سورت ہے جبکہ سورۃ البقرۃ سب سے بڑی سورت ہے۔

### فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

"بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر جاری ہو جس میں سے وہ روزانہ پانچ دفعہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کچھ بھی (میل کچیل) نہیں باقی رہے گا، آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا بالکل یہی مثال (پانچوں) نمازوں کی ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے ذریعہ سے خطاؤں کو دھوتا اور مٹاتا ہے۔" (صحیح بخاری، صحیح مسلم، نہج البلاغہ)

| اَعُوْذُ | بِاللّٰهِ | مِنَ | الشَّيْطٰنِ | الرَّجِيْمِ |
|---|---|---|---|---|
| میں | اللہ کی پناہ میں آتا ہوں | | شیطان | مردود سے |

| بِسْمِ | اللّٰهِ | الرَّحْمٰنِ | الرَّحِيْمِ |
|---|---|---|---|
| اللہ کے نام سے شروع | | جو بڑا مہربان | نہایت رحم فرمانے والا ہے |

| اِنَّآ | اَعْطَيْنٰكَ | الْكَوْثَرَ ۝۱ | فَصَلِّ | لِرَبِّكَ |
|---|---|---|---|---|
| (اے نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم!) بے شک ہم نے | آپ کو | کوثر عطا فرمائی۔ | تو آپ | اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں |

| وَانْحَرْ ۝۲ | اِنَّ | شَانِئَكَ | هُوَ | الْاَبْتَرُ ۝۳ |
|---|---|---|---|---|
| اور قربانی کریں۔ | بے شک | آپ کا دشمن | ہی | بے نسل (اور بے نام و نشان) رہے گا۔ |

### کیا آپ جانتے ہیں

"کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، جس کا پانی موتیوں اور یاقوت کی کنکریوں پر بہتا ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔" (مسند احمد)

# علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سب سے زیادہ انعامات آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر فرمائے۔ (سورۃ الکوثر، آیت:۱)

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خصوصی فضائل میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو کوثر عطا فرمانا بھی ہے۔ (سورۃ الکوثر، آیت:۱)

۳۔ ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الکوثر، آیت:۲)

۴۔ نماز اور قربانی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی شکر گزاری کا ذریعہ ہیں۔ (سورۃ الکوثر، آیت:۲)

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دشمن اور گستاخ دنیا و آخرت دونوں میں بے نام و نشان رہیں گے۔ (سورۃ الکوثر، آیت:۳)

## سمجھیں اور حل کریں

### ۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سب سے زیادہ انعامات ________ پر فرمائے۔

(۲) کوثر سے مراد جنت کی نہر بھی ہے اور ________ بھی ہے۔

(۳) نماز اور قربانی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ________ کا ذریعہ ہیں۔

(۴) ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ________ پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

(۵) قرآن حکیم کی سب سے بڑی سورت ________ ہے۔

**معلوم کیجیے**

کوثر، قربانی کی حقیقت اور نماز کی اہمیت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

### ۲ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بیٹوں کے انتقال پر | آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو نماز اور قربانی کا حکم دیا گیا ہے۔ |
| کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو | سب سے چھوٹی سورت ہے۔ |
| سورۃ الکوثر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر | کفار نے خوشیاں منائیں۔ (معاذ اللہ) |
| سورۃ الکوثر میں | اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے فضل و انعامات کا بیان ہے۔ |
| سورۃ الکوثر قرآن حکیم کی | بے نام و نشان ہونے کا طعنہ دیا۔ |

**عملی بات**

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دور کے گستاخ اس طرح ذلیل و خوار اور تباہ و برباد ہوئے کہ ان کا نام و نشان بالکل مٹ گیا۔ واضح رہے کہ ہر دور کے گستاخوں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوگا۔ جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی شان میں گستاخی یا آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مخالفت کرے گا اس کے لئے خیر سے محرومی مقدر ہے اور وہ ذلیل و رسوا ہو کر رہے گا۔

## ۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- حدیث شریف میں نماز کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

۲- خیر کثیر سے کیا مراد ہے؟

۳- سورۃ الکوثر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمنوں کے بارے میں کیا خبر دی گئی ہے؟

**سوچیے!!!**

کبھی آپ کے دوست قربانی کے جانوروں کو تنگ کر رہے ہوں تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کتاب سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کوئی پانچ معجزات تلاش کر کے لکھیں۔
- کسی صاحب علم سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے کوئی پانچ طریقے لکھیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

# سُوْرَۃُ الْکَافِرُوْن

سورۃ الکافرون ۱۰۹، کل آیات:۶، کل رکوع:۱

**شانِ نزول اور تعارف:** کفارِ مکّہ جب حضور نبی کریم ﷺ کو زبانی اور جسمانی تشدد کے باوجود توحید کی دعوت سے نہ روک سکے تو انہوں نے سودے بازی کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک سال ہم آپ کے معبود یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور ایک سال آپ ہمارے بُتوں کی عبادت کریں (معاذاللہ)۔ اس بات کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔ اس سورت میں رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ کفار کو توحید یعنی "ایک اللہ کی عبادت" کی دعوت دی گئی ہے نیز بُت پرستی اور شرک کا صاف انکار کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے جب یہ سورت کفار کو سنائی تو وہ اس بات سے مایوس ہو گئے کہ آپ ﷺ کبھی ان کی بات مانیں گے۔

**کیا آپ جانتے ہیں**

رسول اللہ ﷺ کا فجر کی سنتوں، مغرب کی سنتوں اور طواف کے بعد کی دو رکعت میں سے پہلی رکعت، وتر کی دوسری رکعت اور رات کو سونے سے قبل سورۃ الکافرون کی تلاوت کا معمول تھا۔

| | |
|---|---|
| اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ |
| میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے |

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے کہ اے کافرو! میں عبادت نہیں کرتا جن (بُتوں) کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو

مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴

جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) میں عبادت کرنے والا نہیں اُن (بُتوں) کی جن کی تم نے عبادت کی۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶

اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔

**فرمانِ نبوی ﷺ**

"جس آدمی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی لذت پائے گا۔ پہلی یہ کہ اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ ہو۔ دوسری یہ کہ کسی بندہ سے اس کی محبت محض اللہ سبحانہ وتعالیٰ (کی رضا) کے لئے ہو۔ تیسری یہ کہ جب اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کفر سے نکال کر ایمان سے نوازا ہے تو اب وہ اسلام سے پھر جانے کو اتنا ہی بُرا جانے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو۔" (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

## اہم نکات



**عملی بات**

ہمیں ہر اس عمل سے بچنا چاہیئے جس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہو۔ ساتھ ساتھ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ دین کی تعلیمات اور احکامات میں باطل اور ناحق باتوں کو بالکل شامل نہ ہونے دیا جائے۔

## علم و عمل کی باتیں

۱۔ ہمیں دین کی دعوت بالکل واضح طور پر پیش کرنی چاہیئے۔(سورۃ الکافرون، آیت:۱)
۲۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت سے انکار کرنا کفر ہے۔(سورۃ الکافرون، آیات: ۱، ۳، ۵)
۳۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہیں کیا جاسکتا۔(سورۃ الکافرون، آیات:۲، ۴)
۴۔ دین کے معاملہ میں حق و باطل کی دوستی ممکن نہیں ہے۔(سورۃ الکافرون، آیت:۶)
۵۔ لغوی اعتبار سے دین کا معنی و مفہوم ہے "قانون اور طریقہ" اور اصطلاحی اعتبار سے دین کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا مخلوق کے لئے عطا کردہ قانون اور طریقۂ زندگی۔(سورۃ الکافرون، آیت:۶)

## سمجھیں اور حل کریں

### ۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) ہمیں ______ کی دعوت بالکل واضح طور پر پیش کرنی چاہیئے۔
(۲) کفارِ مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ______ کی دعوت سے نہ روک سکے۔
(۳) دین کے لغوی معنی ہیں ______۔
(۴) دین کے معاملہ میں حق و باطل کی ______ ممکن نہیں ہے۔
(۵) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز وتر کی دوسری رکعت میں ______ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

### ۲ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| تمہارے لئے تمہارا دین اور | بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ |
| اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی عبادت کرنے کو | شرک کو قبول نہیں کرنا چاہیئے۔ |
| کفارِ مکہ | بت پرستی اور شرک کا صاف انکار کیا گیا ہے۔ |
| سورۃ الکافرون میں | شرک کہتے ہیں۔ |
| ہمیں کسی قیمت پر | میرے لئے میرا دین۔ |

### معلوم کیجیے

کافر کسے کہتے ہیں؟ کُفار سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیوں فرمایا کہ "اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔" اور "تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے" سے کیا مراد ہے؟ ان سوالوں کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

### سوچیے!!!

آپ اپنے سارے کام بہت اچھے طریقہ سے کرتے ہیں۔ سب لوگ آپ سے خوش بھی ہیں۔ لیکن آپ کا کوئی ہم جماعت کبھی آپ کو کسی اچھے کام کو چھوڑ کر کوئی بُرا کام کرنے کو کہتا ہے جس سے لوگ ناراض ہو سکتے ہیں تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

## ۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں جو آیت دہرائی گئی ہے اس کا ترجمہ لکھیں۔

______________________________

______________________________

۲- اس سورت میں سردارانِ قریش نے اللہ ﷻ کے رسول ﷺ سے کیا مطالبہ کیا؟

______________________________

______________________________

۳- اس سورت میں حضور نبی کریم ﷺ نے کس کی عبادت کرنے سے انکار فرمایا؟

______________________________

______________________________

### گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کرکے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- کسی صاحب علم سے معلوم کرکے غیر مسلموں کو دین کی دعوت دینے کے کوئی دو طریقے لکھیں۔
- اللہ ﷻ کی عبادت کو ظاہر کرنے والے کوئی آٹھ (۸) اعمال نیچے دیے گئے خانوں میں لکھیں۔




دستخط استاد مع تاریخ: ______________  دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ______________

# سُوْرَۃُ النَّصْر

سورۃ النصر ۱۱۰، کل آیات: ۳، کل رکوع: ۱

**شانِ نزول اور تعارف:** یہ سورت حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اہلِ ایمان کو فتحِ مکہ کے ساتھ ساتھ اور بھی فتوحات حاصل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہوگا۔ لوگ بڑی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہوں گے۔ اس سورت میں رسول اللہ ﷺ کے عظیم مشن یعنی دینِ اسلام کے غالب ہوجانے کا ذکر ہے۔ آخر میں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد و ثنا کرنے اور استغفار کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "کہ حضور ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں کثرت سے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ "اے ہمارے رب تیری ذات پاک ہے، اور تیری حمد کے ساتھ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، اے اللہ تو مجھے بخش دے" پڑھتے تھے"۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

**فرمانِ نبوی ﷺ**

"ہر تَسْبِیْح (سُبْحَانَ اللہ کہنا) صدقہ ہے ہر تَکْبِیْر (اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا) صدقہ ہے ہر تَحْمِیْد (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا) صدقہ ہے ہر تَہْلِیْل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا) صدقہ ہے۔" (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اَعُوْذُ | بِاللّٰهِ | مِنَ | الشَّيْطٰنِ | الرَّجِيْمِ | بِسْمِ | اللّٰهِ | الرَّحْمٰنِ | الرَّحِيْمِ |
| میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے | | | | | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے | | | |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اِذَا | جَآءَ | نَصْرُ | اللّٰهِ | وَالْفَتْحُ ۝۱ | وَرَاَيْتَ | النَّاسَ | |
| (اے نبی ﷺ!) جب | | اللہ کی مدد | | اور فتح آجائے۔ | اور آپ | لوگوں کو دیکھیں | |
| يَدْخُلُوْنَ | فِيْ | دِيْنِ | اللّٰهِ | اَفْوَاجًا ۝۲ | فَسَبِّحْ | بِحَمْدِ | رَبِّكَ |
| کہ وہ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ | | | | | تو آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے | | |
| وَاسْتَغْفِرْهُ | اِنَّهٗ | كَانَ | تَوَّابًا ۝۳ | | | | |
| اور اُس سے مغفرت طلب کریں بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ | | | | | | | |

**کیا آپ جانتے ہیں**

فتحِ مکّہ کا واقعہ رمضان المبارک سن ۸ ہجری (بمطابق جنوری ۶۳۰ء) کا ہے۔ جب آپ ﷺ دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بغیر کسی بڑی جنگ کے عظیم فتح عطا فرمائی۔

# اہم نکات

## علم و عمل کی باتیں

۱۔ جس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے رسول خاتم النبیین احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مدد فرمائی اسی طرح وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی بھی ضرور مدد فرمائے گا۔ (سورۃ النصر، آیت:۱)

۲۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ دین کی محنت کرنے والوں کو دنیا میں بھی فتح عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ النصر، آیت:۲)

۳۔ دین کا غلبہ لوگوں کے لئے دین کو قبول کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ (سورۃ النصر، آیت:۲)

۴۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے وہ ان کی توبہ کو بہت زیادہ قبول فرمانے والا ہے۔ (سورۃ النصر، آیت:۳)

۵۔ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح، حمد اور استغفار کا کثرت سے اہتمام کرنا چاہیئے۔ (سورۃ النصر، آیت:۳)

**عملی بات**

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ انسان کو اس کے مقصد میں کامیاب فرمائے تو اسے چاہیئے کہ کامیابی پر اِترانے کے بجائے اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل سمجھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر بھی ادا کرے اور اپنے گناہوں پر بخشش کا سوال بھی کرتا رہے۔

## سمجھیں اور حل کریں

### ۱ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| سورۃ النصر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد | دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ پہنچے۔ |
| سورۃ النصر میں دیگر فتوحات کے ساتھ | اور اس سے مغفرت مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ |
| فتح مکّہ کے بعد لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے | اور فتح کی خوشخبری دی گئی ہے۔ |
| سورۃ النصر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح کرنے | خاص طور پر فتح مکّہ کا ذکر ہے۔ |
| فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم | دین میں فوج در فوج داخل ہوئے۔ |

### ۲ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) اللہ سبحانہ وتعالیٰ دین کی اشاعت کے لئے کوشش کرنے والوں کو ______ میں بھی فتح عطا فرماتا ہے۔

(۲) اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ بہت زیادہ ______ فرمانے والا ہے۔

(۳) فتح مکّہ کا واقعہ ______ ہجری کا ہے۔

(۴) دین کا ______ لوگوں کے لئے دین کو قبول کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

(۵) سورۃ النصر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے ______ میں نازل ہوئی۔

**معلوم کیجیے** دینُ اللہ، حمد، تسبیح، استغفار، توبہ کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

## ۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ انسان کو کسی مقصد میں کامیاب فرمائے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

______________________________

______________________________

۲- سورۃ النصر سے متعلق کوئی تین باتیں تحریر کریں۔

______________________________

______________________________

______________________________

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم رکوع اور سجدوں میں کثرت سے کیا پڑھتے تھے؟

______________________________

______________________________

**سوچیے!!!**

اگر کسی کوئز پروگرام میں آپ نے سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کرلی تو ایسی صورت میں مقابلہ میں شریک دیگر طلبہ کے ساتھ آپ کا رویہ کیسا ہوگا؟

## گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- شہر مکّہ مکرّمہ کی چند جدید اور قدیم تصاویر جمع کر کے چارٹ پر لگائیں۔
- گھر والوں کی مدد سے فتح مکہ کا واقعہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی کسی کتاب سے پڑھ کر اپنے دوستوں کو سنائیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

# سُوْرَۃُ اللَّھَب

سورۃ اللھب ۱۱۱، کل آیات:۵، کل رکوع:۱

**شانِ نزول اور تعارف:** اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حبیب ﷺ کے دشمنوں کا انجام بیان ہوا ہے۔ انہیں دنیا و آخرت میں ناکامی کی خبر دی گئی ہے۔ جب آپ ﷺ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے علانیہ اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا تو آپ ﷺ صفا کے پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس دَور کے طریقہ کے مطابق لوگوں کو پکار کر جمع فرمایا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا "اے لوگو! اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک فوج ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتی ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کرو گے؟" لوگوں نے جواب دیا کہ بے شک ہم آپ کی بات کا یقین کریں گے کیوں کہ آپ سچے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا "لوگو! ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرو، میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا رسول ہوں اور تمہیں آخرت کے انجام سے ڈرانے آیا ہوں"۔ اس پر آپ ﷺ کا سگا چچا ابو لہب ناراض ہو کر بولا کہ تمہارے لئے ہلاکت ہو (معاذ اللہ) کیا تم نے ہمیں اس لئے یہاں جمع کیا تھا؟

ابو لہب کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس سورت کو نازل فرمایا۔ جس میں ابو لہب اور اس کی بیوی اُمِّ جمیل کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ اُمِّ جمیل آپ ﷺ کے راستہ میں کانٹے بچھاتی اور چغلی کھا کر آپ ﷺ کو تکلیفیں پہنچایا کرتی تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابو لہب اور اس کی بیوی دونوں کو دنیا اور آخرت میں شدید عذاب کی عبرتناک خبر سنائی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲
ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے۔ نہ اُس کا مال اس کے کچھ کام آیا اور (نہ وہ) جو اُس نے کمایا۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴
وہ جلد شعلوں والی آگ میں جلے گا۔ اور اُس کی بیوی (بھی آگ میں ہوگی) لکڑیاں (ایندھن) اُٹھائے پھرتی رہنے والی۔

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵
اُس کی گردن میں کھجور کی چھال کی بٹی ہوئی رسّی ہوگی۔

**عملی بات**

دنیاوی مال و دولت، عزت، شان و شوکت کو نجات کا ذریعہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایمان اور نیک اعمال ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے نجات کا ذریعہ بنیں گے۔

## فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

"دوزخ والوں میں سب سے ہلکا عذاب اس آدمی کو ہو گا جسے آگ کی دو جوتیاں تسموں سمیت پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔ جس طرح ہانڈی میں پانی جوش سے کھولتا ہے وہ سمجھ رہا ہو گا کہ اسے سب سے سخت عذاب دیا گیا ہے حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب دیا گیا ہو گا۔" (صحیح مسلم)

## کیا آپ جانتے ہیں

قرآن حکیم کی یہ پیشن گوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو غلبہ حاصل ہو گا اور آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا دشمن بے نام ونشان رہے گا حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ آج دنیا میں ابو لہب کا نام لینے والا کوئی نہیں۔ البتہ اس پر لعنت کا سلسلہ جاری ہے۔ مسلمان جب بھی اپنی نمازوں میں سورۃ اللّھب کی تلاوت کرتے ہیں تو اس دشمن اور گستاخِ رسول پر لعنت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

## علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دشمن دنیا اور آخرت میں تباہ اور برباد ہونے والے ہیں۔ (سورۃ اللھب، آیت:۱)

۲۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے گستاخوں کو خود جواب اور عبرت ناک سزا دیتا ہے۔ (سورۃ اللھب، آیت:۱)

۳۔ ایمان والوں ہی کو ان کے نیک اعمال اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا مال آخرت میں کام آئے گا۔ (سورۃ اللھب، آیت:۲)

۴۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی توہین کرنے والوں کے لئے جہنم کی آگ کا عذاب ہے۔ (سورۃ اللھب، آیات:۳،۴)

۵۔ دین اسلام کو قبول نہ کرنے والوں اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے لئے بہت ہی بُرا انجام ہے۔ (سورۃ اللھب، آیات:۳تا۵)

۶۔ آخرت میں انسان کا انجام اس کے عقیدے اور عمل کے مطابق ہو گا۔ (سورۃ اللھب، آیات: ۳تا۵)

## سمجھیں اور حل کریں

### ۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) سورۃ اللھب میں حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ______ کا انجام بیان ہوا ہے۔

(۲) آخرت میں انسان کا انجام اُس کے ______ کے مطابق ہو گا۔

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اسلام کی دعوت دینے کے لئے ______ پہاڑ پر تشریف لے گئے۔

(۴) انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی توہین کرنے والوں کے لئے ______ کا عذاب ہے۔

(۵) اُمِّ جمیل آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے راستہ میں ______ بچھاتی تھی۔

**معلوم کیجیے:** ابو لہب کے معنی، ابو لہب کی کمائی، لکڑیاں اُٹھانے والی اور بٹی ہوئی رسی کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

### ۲ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سورۃ اللھب کیوں نازل فرمائی؟

۲۔ ابو لہب پر لعنت کا سلسلہ کس طرح جاری ہے؟

۳- اہلِ مکہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خطاب کی کوئی دو باتیں تحریر کریں؟

۴- اپنے اساتذہ کرام سے ابولہب اور اُمِّ جمیل کے بارے میں معلوم کر کے دونوں کے عبرت ناک انجام پر ایک مضمون تحریر کریں۔

سوچیے!!!

کوئی آپ کو کبھی اسکول یا محلہ میں تنگ کرتا ہے مثلاً کچرا پھینکتا ہے یا دھکے دیتا ہے تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- کسی صاحبِ علم سے معلوم کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تین دشمنوں کے نام اور ان کا انجام لکھیں۔
- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی راہ میں پہنچنے والی تکلیفوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کیا رویہ ہوتا تھا۔ کوئی پانچ باتیں معلوم کر کے تحریر کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

# سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص

سورۃ الاخلاص ۱۱۲، کل آیات:۴، کل رکوع:۱

**شانِ نزول اور تعارف:** یہ سورت رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بیٹا بنایا اور مکّہ کے مشرکین نے فرشتوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیا۔ مکّہ والے آپ ﷺ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خاندان کے بارے میں پوچھتے تھے ان سب غلط باتوں کا اس سورت میں جواب دیا گیا ہے۔ بعد میں عرب کے دیگر لوگ بھی نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کے سوال کرتے، کبھی مدینہ طیبہ کے یہود نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات کے بارے میں سوال پوچھا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کیا ہے؟ اس کی جنس کیا ہے؟ کیا وہ سونا، چاندی یا پیتل سے بنا ہوا ہے؟ کیا وہ کچھ کھاتا اور پیتا ہے؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو دنیا کی وراثت کس سے ملی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بعد دنیا کا وارث کون ہو گا؟ کبھی نصاریٰ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تعارف کے بارے میں سوال کرتے۔ چنانچہ ان سب سوالوں کے جواب میں آپ ﷺ نے ان کو سورۃ الاخلاص پڑھ کر سنائی۔

اس سورت میں توحید کا بیان یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا تعارف کرایا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک ہے اس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ کوئی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی کسی بھی اعتبار سے اس جیسا ہے۔

**فرمانِ نبوی ﷺ**

"حضور ﷺ نے سورۃ الاخلاص کو ایک تہائی قرآن کے برابر قرار دیا ہے"۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۞٣

(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞٤

اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔

## کیا آپ جانتے ہیں

آپ ﷺ کا فجر کی سنتوں، مغرب کی سنتوں اور طواف کے بعد کی دو رکعت میں سے دوسری، وتر کی تیسری رکعت، اور رات کو سونے سے قبل سورۃ الاخلاص کی تلاوت کا معمول تھا۔

# اہم نکات



## علم و عمل کی باتیں

۱۔ ہمیں صرف اللہ ﷻ ہی کی عبادت کرنی چاہیئے کیونکہ وہی سچا معبود ہے۔(سورۃ الاخلاص، آیت:۱)

۲۔ اللہ ﷻ نے اپنی توحید کا اعلان اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے کرایا۔(سورۃ الاخلاص، آیت:۱)

۳۔ اللہ ﷻ کو ہماری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں۔اس کی عبادت کا فائدہ ہمیں ہی ہو گا۔(سورۃ الاخلاص، آیت:۲)

۴۔ سب مخلوق اللہ ﷻ کی محتاج ہے اور وہ کسی کا بھی محتاج نہیں۔(سورۃ الاخلاص، آیت:۲)

۵۔ اولاد کی ضرورت تو انسانوں کو ہوتی ہے۔ اللہ ﷻ کو ایسی کوئی ضرورت نہیں ہے۔(سورۃ الاخلاص، آیت:۳)

۶۔ کوئی کسی بھی اعتبار سے اللہ ﷻ کے برابر نہیں ہے۔(سورۃ الاخلاص، آیت:۴)

## سمجھیں اور حل کریں

### ۱ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| آپ ﷺ نے سورۃ الاخلاص کو | اللہ ﷻ کے برابر نہیں ہے۔ |
| سورۃ الاخلاص میں | فائدہ ہمیں ہی ہو گا۔ |
| اللہ ﷻ کی عبادت کا | اللہ ﷻ کی صفات کے بارے میں سوال پوچھا۔ |
| کوئی کسی بھی اعتبار سے | ایک تہائی قرآن قرار دیا۔ |
| مدینہ طیبہ کے یہود نے آپ ﷺ سے | توحید کا بیان ہے۔ |

### ۲ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) صمد کے معنی ________ ہیں۔

(۲) یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے ________ کو اللہ ﷻ کا بیٹا قرار دیا۔

(۳) اولاد کی ضرورت تو ________ کو ہوتی ہے۔

(۴) مکّہ کے مشرکین نے ________ کو اللہ ﷻ کی بیٹیاں قرار دیا۔

(۵) سب ________ اللہ ﷻ کی محتاج ہے۔

**عملی بات**

کائنات میں کوئی بھی کسی بھی لحاظ سے اللہ ﷻ کے برابر نہیں ہے۔اللہ ﷻ ہی کا حق ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے اور لوگ پوری زندگی حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے اللہ ﷻ کے احکامات پر عمل کریں۔

**معلوم کیجیے**

صمد (بے نیاز) کی وضاحت اور اس سورت کو ایک تہائی قرار دینے کی وجہ اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

## ۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- ہم پر اللہ ﷻ کا کیا حق ہے؟

______________________________

______________________________

۲- مدینہ کے یہود اللہ ﷻ کی صفات کے بارے میں جو سوالات کیا کرتے تھے ان میں سے کوئی تین لکھیں؟

______________________________

______________________________

۳- حضور ﷺ کا سورۃ الاخلاص کی تلاوت کا معمول کیا تھا؟

______________________________

______________________________

**سوچیے!!!**

اگر کوئی غیر مسلم آپ سے اللہ ﷻ کے تعارف کے بارے میں سوال کرے تو ایسی صورت میں آپ اسے کیا بتائیں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- اپنے گھر والوں کی مدد سے لفظ "قُلْ" سے شروع ہونے والی پانچ سورتوں کے نام بتائیں۔
- کسی صاحبِ علم سے سورۃ الاخلاص کے کوئی تین نام معلوم کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ______________

# سُوْرَةُ الْفَلَق اور سُوْرَةُ النَّاس

**تعارف:** قرآنِ حکیم کے آخر میں دو سورتیں ہیں جنہیں "مُعَوِّذَتَيْن" یعنی دو پناہ دینے والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ یہ سورتیں جادو، شیطان، جنّات اور ہر قسم کے شر سے بچنے کے لئے بہت اہم ہیں۔ ان سورتوں کے ذریعے ہم اللہ ﷻ کی پناہ حاصل کرتے ہیں۔ سورۃ الفلق میں ہمارے باہر کی بُرائیوں جیسے اندھیری رات، جادو، حسد وغیرہ کی بُرائی اور نقصان سے اللہ ﷻ کی پناہ حاصل کرنے کی دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ سورۃ النّاس میں ہمارے اندر کی بُرائیوں جیسے شیطان اور اس کے وسوسے کی بُرائی اور نقصان سے اللہ ﷻ کی پناہ حاصل کرنے کی دعائیں سکھائی گئی ہیں۔

نبی کریم ﷺ یہ دونوں سورتیں ہر فرض نماز کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ مزید برآں آپ ﷺ طبیعت کی ناسازی کے موقع پر بھی دونوں سورتوں کو پڑھ کر اپنے اوپر دَم کیا کرتے تھے۔

**فرمانِ نبوی ﷺ**

"حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے کہ آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے"۔ (سنن ابی داؤد)

## سُوْرَةُ الْفَلَق

سورۃ الفلق ۱۱۳، کل آیات: ۵، کل رکوع: ۱

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| اَعُوْذُ | بِاللّٰهِ | مِنَ | الشَّيْطٰنِ | الرَّجِيْمِ | |
| میں | اللہ کی پناہ میں آتا ہوں | | شیطان | مردود سے | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| بِسْمِ | اللّٰهِ | الرَّحْمٰنِ | الرَّحِيْمِ |
| اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے | | | |

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾

(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اُس چیز کے شر سے جو اس (اللہ) نے پیدا فرمائی۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾

اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

# اہم نکات



# سُوْرَۃُ النَّاس

سورۃ النّاس ۱۱۴، کل آیات: ۶، کل رکوع: ۱

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اَعُوْذُ | بِاللّٰهِ | مِنَ | الشَّيْطٰنِ | الرَّجِيْمِ | بِسْمِ | اللّٰهِ | الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ |
| میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے | | | | | اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے | | |

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳

(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵

وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

(چاہے وہ) جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

## کیا آپ جانتے ہیں

قرآنِ حکیم کا آغاز بھی دعا یعنی سورۃ الفاتحہ سے ہوا ہے اور اختتام پر بھی ان دونوں سورتوں میں دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کے حصول اور ہر شر سے بچنے کے لئے بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے مستقل دعا مانگنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

## عملی بات

ان سورتوں کی برکتوں سے فیض اور شفا حاصل کرنے، نظر اور جادو ٹونوں سے بچنے کے لئے ہمیں آپ ﷺ کے مسنون طریقہ کو اختیار کرنا چاہیئے۔ ”اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اور مُعَوِّذَتَیْن پڑھ کر پھونکتے پھر ان کو اپنے چہرے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچ جاتا پھیر لیتے“۔ (صحیح بخاری)

## علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ سب سے بڑا محافظ ہے۔ (سورۃ الفلق، آیت:۱، سورۃ الناس، آیت:۱)

۲۔ ہمیں ہر چیز کی بُرائی سے بچنے کے لئے اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ کی پناہ اختیار کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الفلق، آیات:۱، ۲)

۳۔ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ کی پناہ میں آنا چاہیئے۔ (سورۃ الناس، آیات:۱ تا ۳)

۴۔ اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ ہر چیز کا خالق ہے، وہی ہے جو ہر شے کی خوبی اور نقصان سے خوب واقف ہے۔ (سورۃ الفلق، آیت:۲)

۵۔ جادو حرام ہے۔ جادو کرنا یا کروانا اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ کو پسند نہیں ہے۔ (سورۃ الفلق، آیت:۴)

۶۔ شیطان ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے۔ (سورۃ الناس، آیت:۴)

۷۔ ہمیں حسد کرنے والوں کی بُرائی سے بچنے کی دُعا کرتے رہنا چاہیئے۔ (سورۃ الفلق، آیت:۵)

۸۔ ہمیں حسد نہیں کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الفلق، آیت:۵)

۹۔ شیطان لوگوں کے دلوں میں بُرائی کا خیال ڈالتا رہتا ہے۔ (سورۃ الناس، آیت:۵)

۱۰۔ بُرے انسان اور بُرے جنات شیطان کے دوست بن جاتے ہیں۔ (سورۃ الناس، آیت:۶)

## سمجھیں اور حل کریں

### ۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) ہمارے اندر کے شرور سے پناہ مانگنے کا طریقہ ______ میں سکھایا گیا ہے۔

(۲) ہمارے باہر کے شرور سے پناہ مانگنے کا طریقہ ______ میں سکھایا گیا ہے۔

(۳) اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ ہر شے کی خوبی اور ______ سے خوب واقف ہے۔

(۴) اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ ہر چیز کا ______ ہے۔

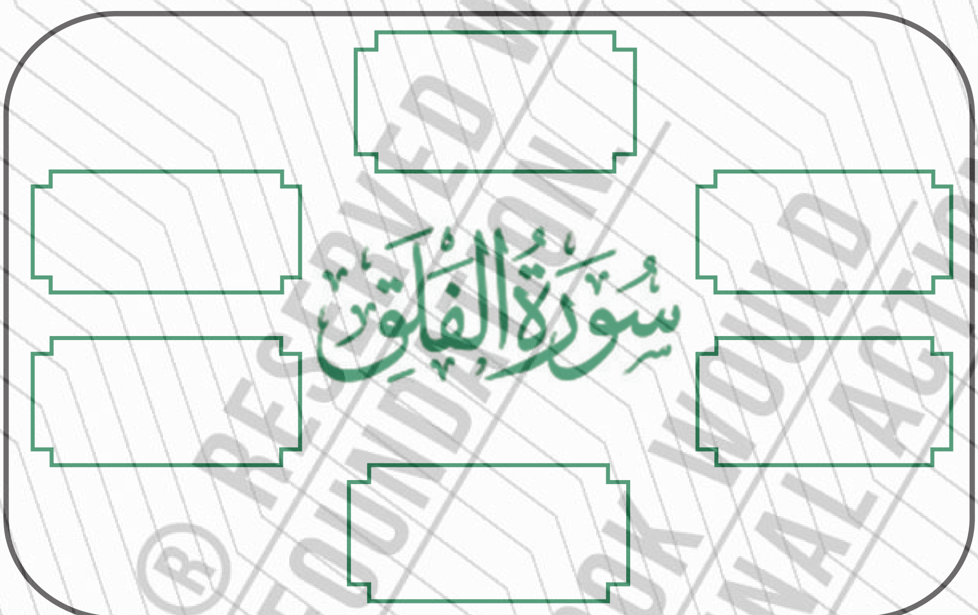
(۵) ہمیں حسد کرنے والوں کی بُرائی سے بچنے کی ______ کرتے رہنا چاہیئے۔

### ۲ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو | حرام ہے۔ |
| جادو | شیطان کے دوست بن جاتے ہیں۔ |
| اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ سب سے بڑا | حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ”مُعَوِّذَتَیْن“ کا نام دیا ہے۔ |
| بُرے انسان اور بُرے جنات | بُرائی کا خیال ڈالتا رہتا ہے۔ |
| شیطان لوگوں کے دلوں میں | بڑا محافظ ہے۔ |

### ۳ سورۃ الفلق سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیے:

نمازوں کا حکم، رب کی پناہ میں آنا، اندھیروں سے نکالنے والا، یتیموں کے ساتھ سلوک، روشنی میں لانے والا رب،
باہر کی بُرائی سے پناہ مانگنا، فتح کی خبر، جادو کی مذمت، حسد کرنے والوں کی بُرائی سے پناہ مانگنا




### ۴ سورۃ الناس سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیے:

قربانی کا حکم، لوگوں کا معبود اور بادشاہ، شیطان کی وسوسہ اندازی، آخرت کو جھٹلانے والا، شیطان بار بار حملے کرنے والا،
رب کی پناہ، اندر کی بُرائی سے پناہ مانگنا، اندھیروں سے پناہ، انسانوں اور جنات میں سے شیطان کے دوست



۵ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- نظر اور جادو ٹونے سے بچنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے کیا طریقہ سکھایا ہے؟

۲- باہر کی بُرائیوں سے کیا مراد ہے؟

۳- اندر کی بُرائیوں سے کیا مراد ہے؟

۴- حسد کے بارے میں حدیث شریف میں کیا بتایا گیا ہے؟

۵- قرآنِ حکیم کے آغاز اور اختتام پر موجود سورتوں میں دعائیں سکھائی گئی ہیں، اس سے کیا معلوم ہوا؟

۶- رسول اللہ ﷺ مُعَوِّذَتَیْن کب کب تلاوت فرماتے تھے؟

**معلوم کیجیے**

پیچھے ہٹ جانے والے، حسد، گرہوں پر پھونکیں مارنے اور رات کی بُرائی کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

سوچیے!!!

اگر آپ کے کسی ہم جماعت کو امتحانات میں آپ سے زیادہ نمبر حاصل ہو جائیں تو ایسی صورت میں آپ کا رویہ کیسا ہو گا؟

## گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- کسی صاحبِ علم سے حسد اور رَشک کا فرق معلوم کریں۔
- اپنے گھر والوں کی مدد سے سورۃ الفیل تا سورۃ الناس میں آنے والے ناموں کو درج ذیل کالموں میں تقسیم کریں۔

| سورت کا نام | اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا نام | چیزوں کے نام | موسم کے نام | شخصیات کے نام | جانوروں کے نام |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |
| | | | | | |

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

# قصّہ حضرت آدم علیہ السلام

## تعارف اور مقام و مرتبہ

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے منتخب نبی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو مٹی سے تخلیق فرمایا۔ پھر آپ علیہ السلام کے جسم میں اپنی طرف سے (خاص) روح پھونکی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے لئے آپ علیہ السلام کی بیوی حضرت حوّا علیہا السلام کو پیدا فرمایا۔ اس طرح آپ علیہ السلام کے ذریعہ نسل انسانی کا آغاز ہوا۔ یوں حضرت آدم علیہ السلام "ابوالبشر" یعنی تمام انسانوں کے باپ اور اماں حوّا علیہا السلام تمام انسانوں کی ماں کہلائیں۔ آپ علیہ السلام کا لقب "صفی اللہ" بھی ہے جس کا معنی ہے "اللہ کا خاص برگزیدہ"۔

## فرشتوں کا مکالمہ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کے سامنے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ذکر فرمایا کہ میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے عرض کیا "کیا تُو ایسی مخلوق بنائے گا؟ جو زمین میں فساد مچائے گی اور خون بہائے گی۔" فرشتوں نے یہ بات اس لئے کی کہ انسانوں سے پہلے جِنّات کو پیدا کیا گیا تھا لیکن انہوں نے زمین میں خوب فساد مچایا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا "جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔" اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام یعنی ان کی حقیقتوں کا علم سکھا دیا۔ پھر اُن چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔ فرشتے اُن چیزوں کے نام نہ بتا سکے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان سب چیزوں کے نام بتا دیئے کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم کے لحاظ سے فرشتوں پر فضیلت عطا فرمائی تھی۔ یہ واقعہ سورۃ البقرہ ۲، آیات: ۳۰ تا ۳۹ میں بیان ہوا ہے۔

## شیطان کا تکبر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ تمام فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا لیکن شیطان نے سجدہ نہ کیا۔ شیطان جِنّات میں سے تھا لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کی عبادت گزاری کی وجہ سے اسے فرشتوں میں شامل کر دیا تھا مگر شیطان نے تکبر کیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شیطان سے پوچھا کہ تم نے میرے حکم کی نافرمانی کیوں کی؟ شیطان نے کہا میں آدم سے بہتر ہوں۔ تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اس لئے میں اسے سجدہ نہیں کروں گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا تجھے ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ تو یہاں رہ کر تکبر کرے۔ اس لئے تُو یہاں سے ذلیل اور رُسوا ہو کر نکل جا۔ شیطان نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے قیامت کے دن تک کی مہلت مانگی تاکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بندوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سیدھے راستہ سے ہٹا سکے۔ چنانچہ بندوں کی آزمائش کے لئے اُسے یہ مہلت دے دی گئی۔ مگر وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے چُنے ہوئے بندوں کو سیدھے راستہ سے نہیں ہٹا سکے گا۔

> **فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**
>
> "حیا اور ایمان ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اگر ایک چلا جائے تو دوسرا بھی چلا جاتا ہے"۔ (جامع ترمذی)

## حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوّا علیہا السلام کی آزمائش

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے حضرت حوّا علیہا السلام کو پیدا فرمایا اور اُن دونوں کو جنّت میں رکھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُنہیں اجازت دی کہ جنّت میں جہاں سے چاہیں کھائیں پیئں لیکن ایک درخت کے پاس جانے سے منع فرمادیا۔ شیطان نے ان دونوں سے کہا کہ "کیا میں آپ کو ایسے درخت کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جس کا پھل کھانے سے آپ دونوں فرشتے بن جاؤ اور آپ کو ایسی زندگی اور بادشاہت مل جائے جو کبھی ختم نہ ہو۔ وہ قسمیں کھانے لگا کہ " میں تو صرف آپ دونوں کی بھلائی چاہتا ہوں۔" اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام کا اس لغزش کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ لیکن شیطان کے وسوسہ پر ان دونوں نے بھول کر اس درخت کا پھل کھالیا۔ وہ پھل کھاتے ہی ان کے جنتی لباس نہ رہے اور وہ جنّت کے پتّوں سے اپنے جسموں کو چھپانے لگے۔

## حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوّا علیہا السلام کی توبہ اور دعا

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام کو فوراً اپنی اس بھول کا شدت سے احساس ہوا۔ پھر دونوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے معافی مانگی کہ "اے ہمارے رب! ہم نے اپنا نقصان کیا اور اگر تُو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔" اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان دونوں پر رحم فرمایا اور ان کی توبہ قبول فرمالی۔

## حضرت آدم علیہ السلام کا اعزاز

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اپنا نائب یعنی "خلیفۃ اللہ" ہونے کا اعزاز بخشا اور نبی بنایا۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام کو زمین پر بھیج دیا۔ پھر ان دونوں کے ذریعہ بہت سے انسان پیدا فرمائے جن کی ہدایت کے لئے نبوت اور رسالت کا سلسلہ جاری فرمایا گیا۔ اس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو "پہلے نبی" اور امام الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو "آخری نبی" ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

## اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لئے رہنمائی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سارے انسانوں کو ہدایت فرمائی کہ شیطان تمہارا دشمن ہے تم اُس سے ہوشیار رہنا۔ وہ تمہیں بہکائے گا۔ تم میری پناہ اختیار کرنا اور میری بھیجی ہوئی ہدایت کی پیروی کرنا۔ اس صورت میں تمہیں کوئی خوف اور غم نہ ہو گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سیدھے راستہ پر چلنے والوں کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ لیکن جو لوگ شیطان کے بہکاوے میں آکر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہدایت پر عمل نہیں کریں گے تو شیطان کے ساتھ وہ بھی جہنّم میں ڈالے جائیں گے۔

## اس قصّہ سے حاصل ہونے والا سبق

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ شیطان ہمارا دشمن ہے جو وسوسے ڈال کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی کی طرف لے جانا چاہتا ہے۔ ہمیں شیطان کے شر سے بچنے کے لئے "تعوّذ" یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو نادم ہوتے ہوئے فوراً اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیئے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ معافی مانگنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور ان کی غلطیوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ غرور اور تکبر کرنے والا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت سے دُور ہو جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تکبر کرنے والے سے اپنی عطا فرمائی ہوئی خوبی اور نعمت واپس لے لیتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔" (صحیح مسلم)

# قصہ حضرت آدم علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۱ تا ۱۷

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ

اور یقیناً ہم نے تمہیں پیدا فرمایا پھر ہم نے تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا تم سب آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ

تو ابلیس کے سوا اُن سب نے سجدہ کیا وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ ہوا۔ (اللہ نے) فرمایا کس چیز نے تجھے منع کیا کہ تُو سجدہ نہ کرے

اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾

جب کہ میں نے تجھے حکم دیا (ابلیس نے) کہا میں اُس سے بہتر ہوں تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تُو نے اُسے مٹی سے پیدا کیا۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا

(اللہ نے) فرمایا پھر تُو یہاں سے اُتر جا کیوں کہ تجھے یہ حق نہیں کہ تُو یہاں (رہ کر) تکبر کرے

فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ

لہٰذا تُو نکل جا بے شک تُو ذلیلوں میں سے ہے۔ (ابلیس نے) کہا تُو مجھے (زندہ رہنے کی) مہلت دے اُس دن تک کے لئے

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾

جس دن لوگ (قبروں سے) اُٹھائے جائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا بے شک تُو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾

(ابلیس نے) کہا تو (مجھے قسم ہے) جیسا کہ تُو نے مجھے گمراہ کر دیا میں (بھی) ان کی تاک میں ضرور بیٹھوں گا تیرے سیدھے راستہ پر۔

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ

پھر میں ضرور اُن کے پاس آؤں گا اُن کے سامنے سے اور اُن کے پیچھے سے اور اُن کے دائیں سے اور اُن کے بائیں سے

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

اور تُو اُن کی اکثریت کو شکر کرنے والا نہیں پائے گا۔

# قصّہ حضرت آدم علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۸ تا ۲۲

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ط لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

(اللہ نے) فرمایا تُو یہاں سے ذلیل و رُسوا ہو کر نکل جا یقیناً اِن میں سے جو تیری پیروی کرے گا (تو وہ تیرا ساتھی ہو گا)

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا

(اور) میں تم سب سے ضرور جہنّم کو بھر دوں گا۔ اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنّت میں رہو پھر تم دونوں کھاؤ جہاں سے تم دونوں چاہو

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ

اور تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونوں نقصان کاروں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے اُن دونوں (کے دلوں) میں وسوسہ ڈالا

لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ

تاکہ وہ اُن دونوں پر ظاہر کر دے اُن کے شرم کے مقامات جو اُن سے چُھپائے گئے تھے اور (ابلیس نے) کہا

مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ

(اے آدم و حوّا) تمہارے رب نے تم دونوں کو صرف اس لئے اِس درخت سے روکا کہ کہیں تم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ

اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ لا

یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ اور اس نے اُن دونوں سے قسم کھائی یقیناً میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں۔

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ج فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ

تو اُس نے اُن دونوں کو دھوکہ سے (پھل کھانے پر) مائل کر لیا پھر جب اُن دونوں نے اُس درخت (کے پھل) کو چکھا

بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ط وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ

تو اُن دونوں پر اُن کے شرم کے مقامات ظاہر ہو گئے اور دونوں جوڑ کر رکھنے لگے اپنے اُوپر جنّت کے پتے اور ان دونوں کو اُن کے رب نے ندا فرمائی

اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾

کیا میں نے تم دونوں کو اِس درخت سے نہیں روکا تھا؟ اور میں نے تم دونوں سے (نہیں) فرمایا تھا کہ بے شک شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے؟

# اہم نکات

# قصّہ حضرت آدم علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۲۳ تا ۲۷

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قَالَا | رَبَّنَا | ظَلَمْنَآ | اَنْفُسَنَا سکتۃ | وَاِنْ | لَّمْ | تَغْفِرْ | لَنَا | وَتَرْحَمْنَا | لَنَكُوْنَنَّ |

اُن دونوں نے دعا کی اے ہمارے رب! ہم نے اپنا نقصان کیا اور اگر تُو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور ہو جائیں گے

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ

نقصان اُٹھانے والوں میں سے۔ (اللہ نے) فرمایا تم سب اُتر جاؤ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہیں اور تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا ہے

وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ

اور ایک مقررہ وقت تک کے لئے (زندگی کا) سامان ہے۔ (اللہ نے) فرمایا اِس (زمین) میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم مرو گے

وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ

اور اسی سے تم (روزِ قیامت) نکالے جاؤ گے۔ اے آدم کی اولاد! یقیناً ہم نے تم پر (ایسا) لباس اُتارا جو تمہارے شرم کے مقامات چھپاتا ہے

وَرِيْشًا ط وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ط ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور زینت کا ذریعہ ہے اور پرہیز گاری کا لباس ہی سب سے بہتر ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

اے آدم کی اولاد! (کہیں) شیطان تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دے جیسے اُس نے تمہارے والدین (آدم علیہ السلام اور حوّا علیہا السلام) کو جنّت سے نکالا

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ط اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ

اُس نے ان دونوں سے اُن کے لباس اُتروا دیئے تاکہ اُن کے شرم کے مقامات ظاہر کر دے بے شک وہ اور اس کا قبیلہ (وہاں سے) تمہیں دیکھتا ہے

مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ط اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾

جہاں سے تم اُنہیں نہیں دیکھتے بے شک ہم نے شیطانوں کو دوست بنا دیا اُن لوگوں کا جو ایمان نہیں لاتے۔

**عملی بات**

شیطان کو قیامت تک مہلت دینے کا ایک مقصد یہ ہے کہ بندوں کا امتحان لیا جائے کہ کیا وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری کرتے ہیں یا سرکش شیطان کے پیچھے چلتے ہیں؟

# اہم نکات



## علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرا کر بقیہ مخلوقات پر انسان کی فضیلت کا اظہار فرمایا۔
(سورۃ الاعراف، آیت:۱۱)

۲۔ نافرمانی اور تکبر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو ہر گز پسند نہیں ہے۔ ہمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی فرماں برداری کرنی چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیات:۱۲، ۱۳)

۳۔ اپنی غلطی کو تسلیم نہ کرنا اور دوسروں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرانا شیطان کی عادت ہے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۱۶)

۴۔ شیطان ہمارا سخت دشمن ہے جو ہم پر مختلف انداز سے حملے کرتا رہتا ہے۔ ہمیں اس سے ہر وقت خبر دار رہنا چاہیئے۔
(سورۃ الاعراف، آیات:۱۷، ۲۲، ۲۷)

۵۔ شیطان کی پیروی کرنے والوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ شیطان کے ساتھ ہی آگ میں ڈالے گا۔(سورۃ الاعراف، آیت:۱۸)

۶۔ شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لئے اس کے دل میں مختلف وسوسے ڈالتا رہتا ہے اور جھوٹی قسمیں کھاتا ہے۔ لہٰذا جھوٹی قسمیں کھانا شیطانی طریقہ ہے۔ اس سے ہمیں بچنا چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیات:۲۰، ۲۱)

۷۔ شرم و حیا انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ ہمیں ہمیشہ اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۲۲)

۸۔ اگر کوئی بھول ہو جائے تو مایوس نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ اپنی غلطی کو تسلیم کر کے فوراً اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیئے۔
(سورۃ الاعراف، آیت:۲۳)

۹۔ دنیا میں انسان کو امتحان کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ہمیں فکر کرنی چاہیئے کہ ہم اس امتحان کے لئے کتنی تیاری کر رہے ہیں؟
(سورۃ الاعراف، آیات:۲۴، ۲۵)

۱۰۔ لباس حیا کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ ہے اور اس میں تقویٰ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ہمیں لباس کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۲۶)

## کیا آپ جانتے ہیں

قرآنِ حکیم میں شیطان کو ابلیس (مایوس ہونے والا) بھی کہا گیا ہے جب کہ اس کا اصل نام عزازیل ہے۔ وہ رجیم یعنی مردود اس لئے ہوا کہ اس نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی اور تکبر کرتے ہوئے، نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے آپ کو افضل جانا، چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اُسے اپنی بار گاہ سے ذلیل اور رسوا کر کے نکال دیا۔

# سمجھیں اور حل کریں

## ۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) حضرت آدم علیہ السلام پہلے ______ اور ______ تھے۔

(۲) ابلیس کا معنی ______ ہے جبکہ اس کا اصل نام ______ ہے۔

(۳) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ______ سے بنایا ہے اور ان کو ______ لقب دیا گیا۔

(۴) شیطان نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ______ کے دن تک کی ______ مانگی۔

(۵) اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ______ اور ______ کو پیدا فرمانے کے بعد جنت میں رکھا۔

## ۲ نیچے دیئے گئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے:

- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام کو معاف فرما کر زمین پر بھیجا۔
- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام دونوں کو جنت میں رکھا۔
- شیطان کے سوا سب نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔
- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔
- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔
- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے شیطان سے فرمایا کہ تُو ذلیل و رسوا ہو کر یہاں سے نکل جا۔
- شیطان نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی اور حضرت آدم علیہ السلام کی گستاخی کرتے ہوئے تکبر کیا اس لئے وہ مردود ہوا اور ہمیشہ کے لئے ملعون ٹھہرا۔
- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مٹی سے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرما کر آپ علیہ السلام کے جسم میں اپنی طرف سے خاص روح پھونکی۔
- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اپنا نائب یعنی "خلیفۃ اللہ" ہونے کا اعزاز بخشا اور نبی بنایا۔
- حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام نے فوراً اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے معافی مانگی۔

## ۳ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

**کالم (الف)**

- حضرت آدم علیہ السلام پہلے
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر قوم میں
- شیطان
- شیطان اس لئے مردود ہوا کہ
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو

**کالم (ب)**

- تمام چیزوں کے نام سکھائے۔
- جِن تھا۔
- انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا۔
- نبی تھے۔
- اس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی اور تکبر کرتے ہوئے، نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے آپ کو افضل جانا۔

## ۴ آیئے ہم اپنا جائزہ لیں:

| نمبر شمار | اعمال | جی ہاں | کافی حد تک | کسی حد تک | ارادہ ہے |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | کیا ہم شرم وحیا کا خیال رکھتے ہیں؟ | | | | |
| ۲ | کیا ہم شیطان کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں؟ | | | | |
| ۳ | کیا ہم غلطی کرنے پر فوراً توبہ کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۴ | کیا ہم اپنے والدین اور اساتذہ کا کہنا مانتے ہیں؟ | | | | |
| ۵ | کیا ہم تکبر سے بچتے ہیں؟ | | | | |
| ۶ | کیا ہم ایسے لوگوں کو دوست بناتے ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرماں بردار ہیں؟ | | | | |
| ۷ | کیا ہم دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھتے ہیں؟ | | | | |
| ۸ | کیا ہم انبیاء کرام علیہم السلام کا احترام اور اعمال صالحہ جنت کے حصول کے لئے کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۹ | کیا ہم شیطانی وسوسوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۱۰ | کیا ہم شیطان سے بچنے کے لئے اَعُوذُ بِاللہ پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۱۱ | کیا ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام اور مقدس ہستیوں کا احترام کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۱۲ | کیا ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں؟ | | | | |

**معلوم کیجیے** بعض بعض کے دشمن، تکبر، شکر، قسم اور وسوسہ کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

## ۵ درج ذیل جملوں کے بارے میں بتائیے کہ وہ کس کا قول ہے:

| نمبر شمار | جملے | اللہ سبحانہ وتعالیٰ | حضرت آدم علیہ السلام | شیطان |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ۱ | یقیناً ہم نے ہی تمہیں پیدا فرمایا اور ہم نے ہی تمہاری صورتیں بنائیں۔ | | | |
| ۲ | اے ہمارے رب! ہم نے اپنا نقصان کیا اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ | | | |
| ۳ | یقیناً شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے۔ | | | |
| ۴ | مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ | | | |
| ۵ | تم اِس درخت کے قریب مت جانا ورنہ نقصان کاروں میں سے ہو جاؤ گے۔ | | | |

سوچیے!!!

اگر آپ اپنے گھر والوں اور اساتذہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام کر بیٹھیں تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام کی دُعا (جو سورۃ الاعراف ۷، آیت:۲۳ میں آئی ہے) ترجمہ کے ساتھ یاد کریں اور ایک چارٹ پر خوب صورتی کے ساتھ لکھ کر گھر میں کسی نمایاں مقام پر لگائیں۔
- حضرت آدم علیہ السلام کا قصّہ سورۃ البقرہ کی آیات ۳۰ تا ۳۹ میں بھی بیان ہوا ہے اسے ترجمہ کے ساتھ پڑھیں اور اس کی روشنی میں حضرت آدم علیہ السلام کی دو بڑی فضیلتیں تحریر کریں۔
- اپنا کوئی ایک واقعہ اپنے بہن بھائیوں اور دوستوں کو سنائیں جب آپ نے شیطان کے بہکانے پر بھی کوئی نیک کام نہ چھوڑا ہو۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

# قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

## تعارف

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے ہر دور میں رسول اور نبی (علیہم السلام) بھیجے جن پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ان ہی رسولوں میں سے ایک حضرت نوح علیہ السلام بھی ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے "پہلے رسول" ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے بعد بہت عرصہ تک ان کی اولاد عقیدۂ توحید پر قائم رہی۔ پھر آہستہ آہستہ ان لوگوں میں بگاڑ پیدا ہونے لگا اور وہ شرک میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ جب زمین پر بت پرستی عام ہو گئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے مقرب بندہ اور اپنے رسول حضرت نوح علیہ السلام کو اس مشرک قوم کی طرف بھیجا۔ یہ قوم عراق کے علاقہ میں آباد تھی۔

## دنیا میں بت پرستی کا آغاز

شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے اس نے روزِ اوّل سے ہی انسان کو بہکانے اور گمراہ کرنے کی قسم اٹھا رکھی ہے اس نے لوگوں کے ذہن میں مختلف خیالات اور وسوسے پیدا کیئے کہ یہ ستارے، چاند، سورج، آگ، درخت اور انسان وغیرہ تمہیں نفع پہنچاتے ہیں تمہارے خدا تو یہ ہو سکتے ہیں اور تمہاری عبادت کے یہی مستحق ہیں تم ان کی عبادت کرو اور انہیں راضی کرو۔ یہ تمہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے بھی بچا لیں گے۔ اس طرح لوگوں میں بت پرستی کا تصور پیدا ہوا اور انہوں نے انسانوں سمیت مظاہر قدرت اور مختلف اشیاء کے مجسمے بنائے اور ان کی پوجا پاٹ شروع کر دی۔ یہ اصل میں ان کی اپنی خیالی تصاویر تھیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں توحید کا نظریہ ناپید ہو چکا تھا اور آپ علیہ السلام کی قوم میں بت پرستی عروج پر تھی انہوں نے اپنے پانچ مشہور بت بنا رکھے تھے جن کے قرآن حکیم میں یہ نام آئے ہیں وَدّ، سُوَاع، یَغُوْث، یَعُوق اور نَسْر۔

## شرک کی تعریف

شرک کا مطلب ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک کرنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ جیسی مستقل صفات کسی میں ماننا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شرک کو بہت بڑا ظلم قرار دیا ہے۔

## دعوتِ توحید

حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو (۹۵۰) سال تک اپنی قوم کو ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی۔ اُنہوں نے اپنی قوم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے اور بُتوں کی پوجا کرنے سے منع کیا۔ آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کے افراد کو اکیلے اکیلے بھی سمجھایا اور سب کے سامنے بھی، دن میں بھی سمجھایا اور رات میں بھی لیکن قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ قوم نے آپ علیہ السلام کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں اور مذاق اُڑایا۔

## قوم کا ردِ عمل

قوم کے چند غریب لوگوں کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام پر کوئی بھی ایمان نہ لایا۔ قوم کے سرداروں نے کہا کہ اے نوح! تمہیں ماننے والے تو ہم میں سے غریب لوگ ہیں تم ان کو اپنے پاس سے دُور کردو۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ان ایمان والوں کو دُور کرنے سے انکار کر دیا۔ قوم نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا کہ ہم تمہارے کہنے پر اپنے بُتوں کو نہیں چھوڑ سکتے، اب تم جس عذاب سے ہمیں ڈراتے ہو اُسے لے آؤ۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کے بار بار انکار کرنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض کی کہ "اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا باقی نہ چھوڑ۔ بے شک اگر تُو نے انہیں چھوڑ دیا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے۔"

## کشتی بنانے کا حکم

جب قوم کی مسلسل نافرمانی اور ان کے عذاب طلب کرنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کافر قوم کو انجام تک پہنچانے کا ارادہ فرمالیا تو حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی گئی کہ آپ علیہ السلام کی قوم میں سے مزید لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ پھر آپ علیہ السلام کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ کشتی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم اور ہدایت کے مطابق لکڑی کے تختوں اور کیلوں سے بنانا شروع کر دی۔ جب آپ علیہ السلام یہ کشتی بنا رہے تھے تو کافر قوم ان کا مذاق اڑا رہی تھی۔ اُن کا خیال تھا کہ ہر طرف خشکی ہی خشکی ہے، یہ کشتی کہاں چلے گی۔ لیکن حضرت نوح علیہ السلام نے اُن کی باتوں کی پروا کیئے بغیر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر عمل جاری رکھتے ہوئے کشتی بنالی۔

## کافروں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب

جب کافروں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کا وقت آیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی میں اپنے گھر والوں، ایمان والوں اور جانوروں کے ایک ایک جوڑے کو سوار کرنے کا حکم فرمایا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے زمین سے پانی نکلنے لگا اور آسمان سے پانی برسنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے پانی طوفان بن گیا اور پہاڑ جیسی اونچی موجیں اٹھنے لگیں۔

## یام کا انجام

حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے حضرت حام، حضرت سام اور حضرت یافث ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے جب کہ ایک بیٹا "یام" کشتی سے باہر تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے یام کو آواز دی کہ "اے میرے بیٹے! کشتی میں سوار ہو جا۔" اُس نے کہا میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا وہ مجھے بچالے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ "آج اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔" اچانک ایک موج آئی اور ان کا بیٹا بھی دیگر کافروں کی طرح غرق ہو گیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار سب اہلِ ایمان کو محفوظ رکھا۔

## طوفان کا اختتام

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زمین کو اپنا پانی نگلنے کا حکم دیا اور آسمان کو پانی برسانے سے روکا۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے طوفان تھم گیا اور طوفان کا پانی خشک کر دیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی "ارارات" کے پہاڑی سلسلہ کے ایک پہاڑ "جودی" پر جا کر رک گئی۔ ارارات ترکی اور آرمینیا کی سرحد کے قریب ہے۔ یہ علاقہ آرمینیا کی سطح مرتفع سے شروع ہو کر جنوب میں کردستان تک ہے۔ یہ پہاڑ آج بھی "جودی" ہی کے نام سے مشہور ہے۔

## نسل انسانی کا تسلسل

کشتی میں بچ جانے والے لوگوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری میں زندگی گزارنے لگے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ان کے ایمان لانے والے تینوں بیٹوں یعنی حضرت حام، حضرت سام اور حضرت یافث سے انسانوں کی نسل چلی اسی لئے حضرت نوح علیہ السلام کو "آدمِ ثانی" بھی کہا جاتا ہے۔

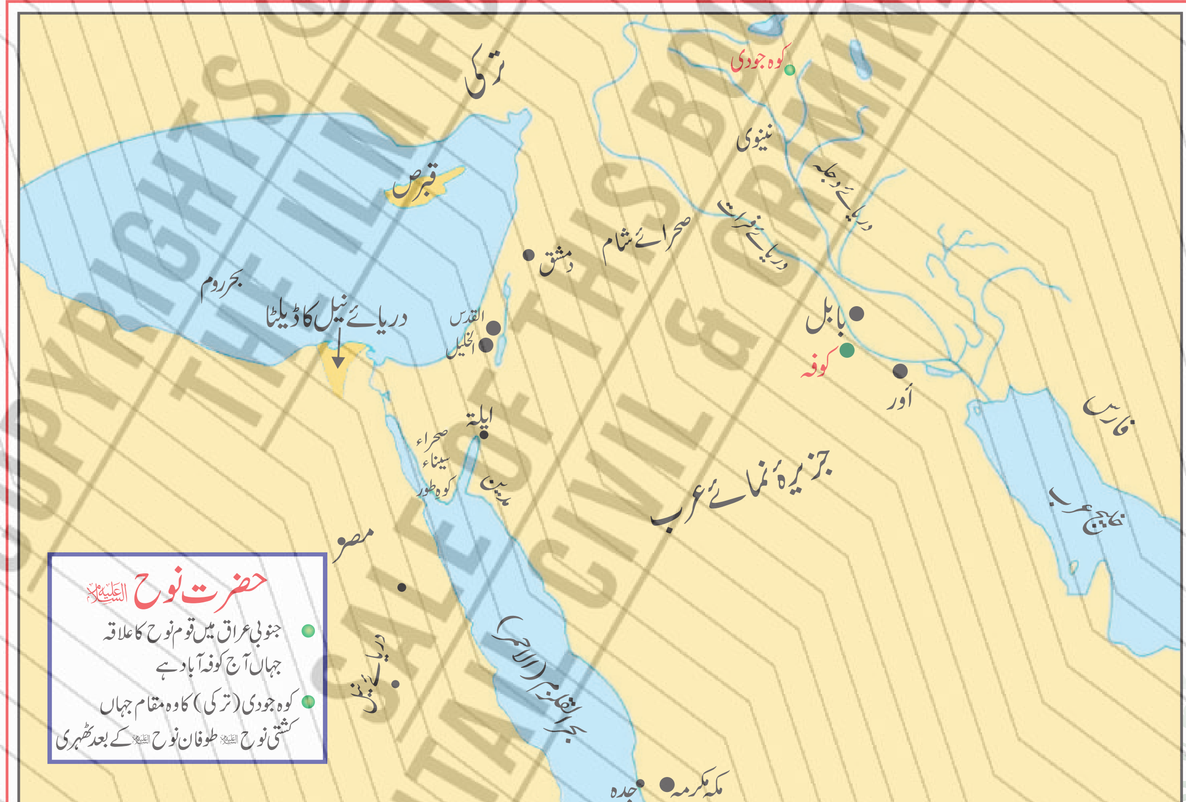
**فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**

"جس میں امانت داری نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں"۔ (بیہقی)

## اس قصّہ سے حاصل ہونے والا سبق

شرک ایک بڑا گناہ ہے جس سے ہمیں خود بھی ضرور بچنا چاہیئے اور دوسروں کو بھی بچنے کی دعوت دینی چاہیئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت کرنے والے ہی دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوتے ہیں۔

## حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا مقام



# قصہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۵۹ تا ۶۴

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو اُنہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۵۹
تمہارا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بے شک میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۶۰ قَالَ يٰقَوْمِ
ان کی قوم کے سرداروں نے کہا یقیناً ہم تمہیں واضح گمراہی میں دیکھتے ہیں۔ (نوح علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم!

لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۱ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ
مجھ میں کوئی گمراہی نہیں ہے لیکن میں ایک رسول ہوں تمام جہانوں کے رب کی طرف سے۔ میں تم تک اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں

وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۶۲ اَوَ عَجِبْتُمْ
اور میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ کیا تم نے تعجب کیا

اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ
کہ تمہارے پاس ایک نصیحت آئی تمہارے رب کی طرف سے تم میں سے ایک مرد پر تاکہ وہ تمہیں ڈرائے

وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۶۳ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ
اور تاکہ تم (اللہ کی نافرمانی سے) بچو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ پھر لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ان کو ہم نے نجات دی

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝۶۴ ع
اور جو ان کے ساتھ کشتی میں تھے ان کو بھی اور ہم نے ان لوگوں کو ڈبو دیا جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا بے شک وہ اندھی قوم تھی۔

# قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۲۵ تا ۲۹

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ ۫ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۲۵﴾

اور یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو بھیجا اُن کی قوم کی طرف (انہوں نے فرمایا) بے شک میں تمہارے لئے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾

کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو بے شک میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں ایک دردناک دن کے عذاب سے۔

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ

تو قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا کہنے لگے ہم تمہیں اپنے ہی جیسا بشر سمجھتے ہیں اور ہم تمہاری پیروی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں

اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِىَ الرَّاْىِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ

ان ہی لوگوں کو جو ہم میں سے حقیر ہیں (جو) بے سوچے سمجھے (پیروی کرتے ہیں) اور ہم تمہارے لئے اپنے اوپر کوئی فضیلت نہیں دیکھتے

بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ

بلکہ ہم تم سب کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ (نوح علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! بھلا تم غور کرو اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں

وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا

اور اُس نے مجھے اپنے پاس سے ایک رحمت (نبوت) عطا فرمائی ہو پھر وہ تم پر پوشیدہ رکھی گئی ہو تو کیا ہم تم سے اُسے زبردستی منوائیں

وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ

جب کہ تم اُسے ناپسند کرتے ہو۔ اور اے میری قوم! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کسی مال کا سوال نہیں کرتا میرا اجر صرف اللہ کے ذمّہ (کرم پر) ہے

وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّىْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

اور نہ میں اُنہیں دور کرنے والا ہوں جو ایمان لائے بے شک وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم سمجھتا ہوں۔

# اہم نکات



# قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۳۰ تا ۳۵

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور اے میری قوم! اللہ کے مقابلہ میں کون میری مدد کرے گا؟ اگر میں اِن (اہلِ ایمان) کو دور کر دوں تو تم نصیحت کیوں نہیں لیتے؟

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ

اور میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں (خود سے) غیب جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں

وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ

اور نہ میں اُن لوگوں کے لئے کہتا ہوں جو تمہاری نگاہوں میں کم تر ہیں کہ اللہ ہرگز اُنہیں کوئی بھلائی نہیں عطا فرمائے گا

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے (اگر ایسا کہوں تو) یقیناً میں اس صورت میں نقصان کاروں میں سے ہو جاؤں گا۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

انہوں نے کہا اے نوح! یقیناً تم نے ہم سے بحث کی اور خوب بحث کی تو ہم پر (وہ عذاب) لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ

اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (نوح علیہ السلام نے) فرمایا اُس (عذاب) کو بس اللہ ہی تم پر لائے گا اگر اُس نے چاہا

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ

اور تم (اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں۔ اور تمہیں میری نصیحت فائدہ نہ دے گی اگرچہ میں کتنا ہی چاہوں کہ میں تمہیں نصیحت کروں

اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۟ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾

جب کہ اللہ نے ارادہ فرمالیا ہو کہ وہ تمہیں (تمہاری ضد کی وجہ سے) گمراہ کر دے وہ تمہارا رب ہے اور اُسی کی طرف تم واپس جاؤ گے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ

کیا وہ (مشرکین) کہتے ہیں کہ اِس (قرآن) کو (رسول ﷺ نے) گھڑ لیا ہے آپ (ﷺ) فرما دیجیے کہ (بالفرض) اگر میں نے اُسے گھڑا ہوتا

فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾

تو میرا جرم مجھ ہی پر ہوتا اور میں بری ہوں اس سے جو تم جرم کرتے ہو۔

# قصہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۳۶ تا ۴۰

وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ

اور نوح (علیہ السلام) کی طرف وحی فرمائی گئی کہ آپ کی قوم میں سے (مزید لوگ) ہر گز ایمان نہیں لائیں گے مگر وہی جو ایمان لا چکے

فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا

تو غم نہ کرو اس پر جو وہ (کفر) کر رہے ہیں۔ اور کشتی بناؤ ہماری نگہبانی میں اور ہمارے حکم کے مطابق

وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ

اور مجھ سے بات نہ کرو اُن لوگوں کے بارے میں جنھوں نے ظلم کیا بے شک وہ ڈوبنے والے ہیں۔ اور (نوح علیہ السلام) کشتی بناتے تھے

وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا

اور جب بھی اُن کے پاس سے گزرتے تھے اُن کی قوم کے سردار تو وہ اُن کا مذاق اُڑاتے تھے (نوح علیہ السلام نے) فرمایا اگر تم ہمارا مذاق اُڑاتے ہو

فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ

تو بے شک ہم تمہارے مذاق کا جواب دیں گے جیسے تم مذاق اُڑاتے ہو۔ پھر تم عنقریب جان لو گے کس پر عذاب آتا ہے جو اُسے رسوا کرے گا

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا

اور کس پر قائم رہنے والا عذاب اُترتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنور نے جوش مارا ہم نے کہا اس (کشتی) میں سوار کر لیں

مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

ہر قسم کے (نر اور مادہ) جوڑے اور اپنے گھر والوں کو (بھی) سوائے اُس کے جس کے بارے میں پہلے حکم طے ہو چکا ہے

وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٤٠﴾

اور اُن کو (بھی سوار کر لیں) جو ایمان لائے اور اُن کے ساتھ بہت کم (لوگ) ایمان لائے تھے۔

# قصہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۴۱ تا ۴۴

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ

اور (نوح علیہ السلام نے) فرمایا تم سب اِس (کشتی) میں سوار ہو جاؤ اللہ کے نام کے ساتھ اِس (کشتی) کا چلنا ہے اور اِس کا ٹھہرنا ہے

اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۟ قف

یقیناً میرا رب بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور وہ کشتی اُن کے ساتھ چلتی تھی ایسی موجوں میں جو پہاڑ جیسی تھیں

وَنَادٰی نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَكَانَ فِیْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾

اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ (ان سے) الگ تھا کہ اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ۔

قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ يَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ

(بیٹے نے) کہا میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا وہ مجھے پانی سے بچا لے گا (نوح علیہ السلام نے) فرمایا آج کوئی بچانے والا نہیں

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾

اللہ کے حکم (عذاب) سے مگر جس پر وہ رحم فرمائے اور اُن دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی تو وہ ڈوبنے والوں میں سے ہوگیا۔

وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ

اور کہا گیا اے زمین! تو اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تو (برسنے سے) رُک جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام مکمل کر دیا گیا

وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

اور وہ (کشتی) جُودی (پہاڑ) پر جا ٹھہری اور کہا گیا ظالم قوم کے لئے (رحمت سے) دوری ہے۔

## کیا آپ جانتے ہیں

ہر رسول نبی ہوتے ہیں لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتے۔ رسول عموماً وہ خاص بندے ہوتے ہیں جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نئی کتاب یا شریعت یعنی احکامات عطا فرمائے۔

## اہم نکات



# قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۴۵ تا ۴۹

وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ

اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب کو پکارا تو اُنہوں نے عرض کیا اے میرے رب! بے شک میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے

وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ۝۴۵ قَالَ یٰنُوْحُ

اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تُو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے۔ (اللہ نے) فرمایا اے نوح!

اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ

بے شک وہ تمہارے اہل سے نہیں ہے بے شک اُس کا عمل بُرا ہے لہٰذا مجھ سے سوال نہ کرو

مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝۴۶

اُس چیز کا جس کے بارے میں تمہارے پاس کوئی علم نہیں ہے بے شک میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم نادانوں میں سے نہ ہو جانا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ

(نوح علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں تجھ سے سوال کروں

مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ

اُس چیز کے بارے میں جس کا مجھے کوئی علم نہیں اور اگر تو نے میری مغفرت نہ فرمائی اور مجھ پر رحم نہ فرمایا

اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝۴۷ قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ

تو میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔ فرمایا گیا اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اُتر جاؤ اور تم پر برکات ہوں

وَ عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۴۸

اور اُن گروہوں پر جو تمہارے ساتھ ہیں اور کچھ گروہ ایسے ہیں جنہیں ہم عنقریب فائدہ دیں گے پھر اُنہیں ہماری طرف سے ایک دردناک عذاب پہنچے گا۔

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ

یہ (قصّہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم (اے نبی ﷺ!) آپ کی طرف وحی فرماتے ہیں آپ اِس (قصّہ) کو نہیں جانتے تھے

وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝۴۹

اور نہ آپ کی قوم اس (وحی) سے پہلے تو آپ صبر کیجیے بے شک (بہترین) انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

# اہم نکات



# قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۰۵ تا ۱۱۵

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِالْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۰۵ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۱۰۶

نوح (علیہ السلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب اُن کی برادری کے فرد نوح (علیہ السلام) نے اُن سے فرمایا کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟

اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝۱۰۷ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۱۰۸

بے شک میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔ تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۹

اور میں تم سے اِس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمّہ (کرم پر) ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۱۱۰ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ

لہٰذا اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (قوم نے) کہا کیا ہم تم پر ایمان لائیں؟

وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝۱۱۱ قَالَ وَمَا عِلْمِىْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۱۲

حالانکہ تمہاری پیروی حقیر لوگ کرتے ہیں۔ (نوح علیہ السلام نے) فرمایا مجھے اس سے کیا غرض جو وہ کرتے ہیں۔

اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّىْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝۱۱۳ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۱۴

اُن کا حساب تو میرے رب پر ہے کاش کہ تم سمجھتے۔ اور میں ایمان والوں کو (اپنے سے) دور کرنے والا نہیں ہوں۔

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۱۵

میں تو صرف واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔

**عملی بات**

ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے اہل و عیال اور دوست احباب تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پیغام خیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ پہنچائیں۔ انہیں اس بات کا یقین دلائیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت واتباع میں ہی ان کی دونوں جہانوں میں کامیابی ہے۔

# قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۱۶ تا ۱۲۲

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

(نوح علیہ السلام کی قوم نے) کہا اے نوح! اگر تم اِس (تبلیغ) سے باز نہ آئے تو لازماً تم رَجم کیئے گئے لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ

(نوح علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! بے شک میری قوم نے مجھے جھٹلایا۔ لہٰذا تُو فیصلہ فرما دے

بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

میرے درمیان اور اُن کے درمیان (کھلا) فیصلہ اور مجھے نجات عطا فرما اور اُن کو بھی جو میرے ساتھ ہیں ایمان لانے والوں میں سے۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾

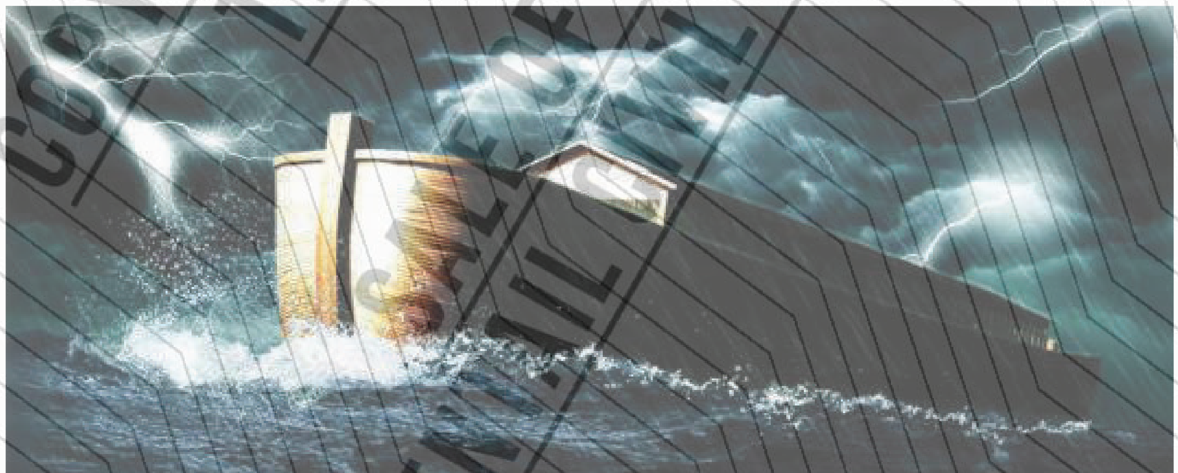
تو ہم نے اُنہیں (نوح علیہ السلام کو) نجات عطا فرمائی اور اُن کو بھی جو اُن کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں تھے۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

پھر ہم نے بعد میں باقی رہنے والوں کو غرق کر دیا۔ یقیناً اِس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾

اور اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔



## علم و عمل کی باتیں

۱۔ رسول قوموں کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے تھے تاکہ لوگ عذاب سے بچ جائیں۔(سورۃ الاعراف، آیت:۵۹، سورۃ ھود، آیت:۲۵)

۲۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے ایک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلایا اور شرک سے منع فرمایا۔(سورۃ الاعراف، آیت:۵۹، سورۃ ھود، آیت:۲۶)

۳۔ عام طور پر قوم کی اصلاح کا کام بہتر انداز سے اُسی قوم کا کوئی فرد کر سکتا ہے۔(سورۃ الاعراف، آیات:۵۹، ۶۳، سورۃ الشعراء، آیت:۱۰۶)

۴۔ رسولوں نے ہمیشہ لوگوں کی مخالفت برداشت کی لیکن حق بات کہنے سے پیچھے نہیں ہٹے۔(سورۃ الاعراف، آیات:۶۰ تا ۶۱)

۵۔ کافر سردار اپنے ساتھ اپنی پیروی کرنے والوں کو بھی لے ڈوبتے ہیں اور نیک لوگ اپنی پیروی کرنے والوں کو جنت میں لے جانے کا سبب بنتے ہیں۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۶۴، سورۃ ھود، آیت:۳۲)

۶۔ قوم نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جھٹلانے والے ان تمام لوگوں کو طوفان کے عبرتناک عذاب سے ہلاک کر دیا اور ہمیں ان کے بُرے انجام سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۶۴، سورۃ الشعراء، آیت:۱۲۱)

۷۔ کافر مالی اعتبار سے کمزور اہل ایمان کا ہمیشہ مذاق اُڑاتے ہیں۔ (سورۃ ھود، آیت:۲۷، سورۃ الشعراء، آیت:۱۱۱)

۸۔ ہمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکام اور دین اسلام کی طرف بلانے والے اس کے محبوب و مقرب بندوں کی قدر کرنی چاہیئے۔
(سورۃ ھود، آیات: ۲۹ تا ۳۱، سورۃ الشعراء، آیات:۱۰۸ تا ۱۱۰)

۹۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک اصل اہمیت ایمان اور پرہیز گاری کی ہے ہمیں ان ہی کو سب سے قیمتی دولت سمجھنا چاہیئے۔(سورۃ ھود، آیت:۳۰، ۳۱)

۱۰۔ کافروں کو کسی نیک شخص کی رشتہ داری یا تعلق اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتے اور مسلمانوں کو نیک لوگوں کا تعلق اور رشتہ داری فائدہ پہنچاتی ہے۔(سورۃ ھود، آیات:۴۰، ۴۳، ۴۶)

## سمجھیں اور حل کریں

۱ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| دنیا میں بت پرستی کا آغاز | کافر سوار نہیں ہو سکے۔ |
| اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو | چند لوگ ایمان لائے۔ |
| حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں | کشتی بنانے کا حکم دیا۔ |
| حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت پر | اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ |
| حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو عذاب سے بچانے کے لئے فرمایا کہ | حضرت نوح علیہ السلام کی قوم سے ہوا۔ |

## ۲ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) حضرت نوح عَلَیہِ السَّلام پہلے ______ تھے۔

(۲) حضرت آدم عَلَیہِ السَّلام کے انتقال کے بعد بہت عرصہ تک اُن کی اولاد ______ پر قائم رہی۔

(۳) حضرت نوح عَلَیہِ السَّلام کی قوم نے پانچ ______ بنا کر اپنی عبادت گاہوں میں رکھ لیئے۔

(۴) حضرت نوح عَلَیہِ السَّلام کی قوم پر ______ کی صورت میں عذاب آیا۔

(۵) اللہ سُبحانَہُ وَتَعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیہِ السَّلام کی کشتی میں سوار سب ______ کو محفوظ رکھا۔

## ۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- حضرت نوح عَلَیہِ السَّلام سے متعلق کوئی تین باتیں تحریر کریں۔

______________________________

______________________________

۲- رسول کسے کہتے ہیں؟

______________________________

______________________________

۳- شرک کسے کہتے ہیں؟

______________________________

______________________________

۴- حضرت نوح عَلَیہِ السَّلام کی قوم نے جو بت بنائے تھے ان کے نام لکھیں؟

______________________________

______________________________

۵- حضرت نوح عَلَیہِ السَّلام کی قوم نے آپ عَلَیہِ السَّلام کی گستاخی کرتے ہوئے کیا کہا؟

______________________________

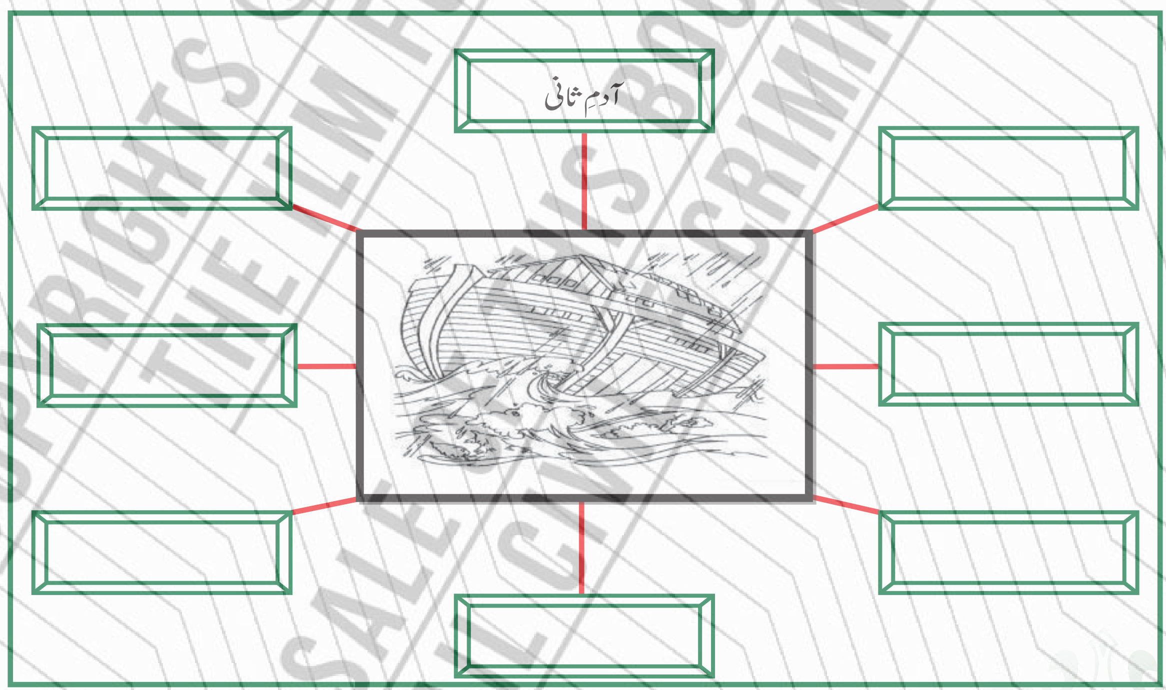
______________________________

۴ درج ذیل جملوں پر صحیح ✓ یا غلط ✗ کا نشان لگائیں:

| نمبر شمار | جملے | صحیح | غلط |
|---|---|---|---|
| ۱ | حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو صرف رات میں سمجھایا۔ | | |
| ۲ | سب سے پہلے دنیا میں بُت پرستی کا آغاز حضرت ہود علیہ السلام کی قوم نے کیا۔ | | |
| ۳ | اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹوں کو عذاب سے بچالیا۔ | | |
| ۴ | حضرت نوح علیہ السلام کے بعد انسانی نسل اُن کے بیٹوں ہی سے چلی اس لئے حضرت نوح علیہ السلام کو آدمِ ثانی کہتے ہیں۔ | | |
| ۵ | حضرت نوح علیہ السلام کی قوم انبیاءِ کرام علیہم السلام کی تعلیمات کو چھوڑ کر بتوں کی پجاری ہوگئی۔ | | |

۵ حضرت نوح علیہ السلام کے قصّہ سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیے:

آدمِ ثانی، تین بت، پہاڑ کی چوٹی جودی، دو بیٹے، بتوں کی پوجا، نو سو پچاس (۹۵۰) سال، عراق، دعوتِ دین، پتھروں کی بارش، یمن، لوگوں کا مذاق اڑانا، پرندوں کے جوڑے، غریب اہل ایمان




**معلوم کیجیے**

دردناک دن، واضح دلیل، رحمت کے دکھائی نہ دینے، بڑے دن کے عذاب اور جھٹلانے کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

## ۶ آیئے! ہم اپنا جائزہ لیں:

| نمبر شمار | اعمال | جی ہاں | کافی حد تک | کسی حد تک | ارادہ ہے |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | کیا ہم شرک سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۲ | کیا ہم دوسروں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کی طرف دعوت دیتے ہیں؟ | | | | |
| ۳ | کیا ہم لوگوں کو بُرائی سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۴ | کیا ہم لوگوں کی طرف سے آنے والی تکلیفوں پر صبر کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۵ | کیا ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی پر عذابِ الٰہی سے ڈرتے ہیں؟ | | | | |
| ۶ | کیا ہم اپنے معاملات میں امانت داری کا خیال رکھتے ہیں؟ | | | | |
| ۷ | کیا ہم دین کی دعوت میں ان باتوں کا لحاظ رکھتے ہیں جو انبیاء کرام علیہم السلام نے اختیار فرمائیں؟ | | | | |
| ۸ | کیا ہم ایسے لوگوں کو بُرا سمجھتے ہیں جو اچھے کام کرنے والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں؟ | | | | |
| ۹ | کیا ہم انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۱۰ | کیا ہم نیک کام صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کو راضی کرنے کے لئے کرتے ہیں؟ | | | | |

**سوچیے!!!**

آپ کسی پریشانی میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ تمام کوششوں کے باوجود وہ پریشانی دور نہ ہوئی تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ اپنے بہن بھائیوں کو سنا کر حاصل ہونے والے سبق پر بات چیت کیجیے۔
- طوفان میں گھری ہوئی ایک کشتی کا خاکہ بنائیں اور اس کے بارے میں کم از کم پانچ جملے تحریر کیجیے۔
- قرآنِ حکیم میں بہت سے جانوروں کے نام آئے ہیں کوئی سے پانچ جانوروں کے نام تلاش کرکے ان کے جوڑے تحریر کیجیے۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

# قصّہ حضرت ہود علیہ السلام

## حضرت ہود علیہ السلام اور قوم عاد کا تعارف

حضرت ہود علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حضرت سام کی نسل سے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کا نام قوم عاد تھا جس کا آغاز حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر آنے والے طوفان میں بچ جانے والے لوگوں سے ہوا تھا۔ یہ قوم ساحلِ سمندر پر ریت کے ٹیلوں والے علاقہ ''احقاف'' میں آباد تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں لمبے چوڑے جسم، بہت مال اور اولاد سے نوازا تھا۔ وہ لمبے لمبے ستونوں والے محل بناتے تھے۔ انہیں ''قوم اِرَم'' بھی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بجائے تکبر کیا اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوّت والا کون ہو گا؟ یہ لوگ ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنے والے تھے لیکن رفتہ رفتہ شرک میں مبتلا ہو کر بُتوں کی پوجا کرنے لگے۔

## دعوتِ توحید

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قوم عاد کی اصلاح کے لئے حضرت ہود علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی۔ آپ علیہ السلام نے لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے منع فرمایا۔

## قوم کا ردِّ عمل

حضرت ہود علیہ السلام کی دعوتِ توحید پر قوم کے کافر سرداروں نے حضرت ہود علیہ السلام سے کہا کہ ''تم حماقت میں ہو اور ہم تمہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا رسول نہیں مانتے۔'' (معاذاللہ) حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کے لوگ آپ علیہ السلام کو اپنے جیسا ایک عام آدمی سمجھتے تھے۔ کوئی خاص اور مقدسِ انسان نہیں سمجھتے تھے۔ گویا اُن کے خیال میں انسان رسول نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ان لوگوں نے آپ علیہ السلام کی رسالت کا انکار کیا اور اپنے ساتھ اپنی قوم کو بھی گمراہ کر دیا۔

## کافروں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب

حضرت ہود علیہ السلام کے بہت سمجھانے کے باوجود بھی جب قومِ عاد اپنی بُرائیوں اور کفر سے باز نہ آئی اور انہوں نے حضرت ہود علیہ السلام کی بات نہ مانی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِن پر ایک بادل کی صورت میں عذاب بھیجا۔ قوم بادل کو دیکھ کر خوش ہو گئی اور وہ کہنے لگے کہ اب تو بارش ہو گی۔ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب ہے لیکن قوم اُس بادل کو دیکھ کر خوشیاں مناتی رہی یہاں تک کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کی سخت آندھی آگئی جو آٹھ دن اور سات راتوں تک مسلسل چلتی رہی۔ ساری کافر قوم اِس آندھی میں ہلاک ہو گئی۔ وہ آندھی جس چیز پر چلتی اُسے ریزہ ریزہ کر دیتی۔ اُس آندھی نے اُنہیں اِس طرح اُٹھا کر پھینک دیا جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔ اس طرح ان کے تکبر اور کفر کی وجہ سے دنیا میں ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اور آخرت میں بھی انہیں سزا دی جائے گی۔

## اہلِ ایمان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو اپنے خاص فضل اور رحمت سے آندھی کے عذاب سے بچا لیا۔ عذاب سے بچ جانے والوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اپنی قوم کے بُرے انجام پر افسوس کیا۔ یہ سب لوگ پھر مدیَن اور شام کے درمیانی علاقہ میں جا کر آباد ہو گئے۔

### فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے کسی ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ جو آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اس کی ضرورت پوری فرمائے گا۔“
(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

## حضرت ہود علیہ السلام اور قومِ عاد کا مقام




حضرت ہود علیہ السلام اور قومِ عاد کا مقام۔

- ساحلِ سمندر پر ریت کے ٹیلوں والے علاقہ احقاف میں آباد تھی۔

# قصّہ حضرت ہود علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۶۵ تا ۶۹

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اَعُوْذُ | بِاللّٰهِ | مِنَ | الشَّيْطٰنِ | الرَّجِيْمِ | بِسْمِ | اللّٰهِ | الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ |

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا) قوم عاد کی طرف اُن کی برادری کے فرد ہود (علیہ السلام) کو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ

تمہارا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (ہلاکت سے) ڈرتے نہیں؟ اُن کی قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا کہنے لگے

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾

بے شک ہم تمہیں یقیناً حماقت میں (مبتلا) سمجھتے ہیں اور بے شک ہم تمہیں یقیناً جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾

(ہود علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! مجھ میں کوئی حماقت نہیں ہے لیکن میں رسول ہوں تمام جہانوں کے رب کی طرف سے۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَعَجِبْتُمْ

میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لئے امانت دار خیر خواہ ہوں۔ کیا تم نے (اس بات پر) تعجب کیا

اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ

کہ تمہارے پاس نصیحت آئی تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک آدمی پر تاکہ وہ تمہیں (عذاب سے) ڈرائے

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ

اور یاد کرو جب (اللہ نے) تمہیں جانشین بنایا نوح (علیہ السلام) کی قوم کے بعد اور تمہیں جسمانی اعتبار سے کشادگی عطا فرما کر خوب بڑھا دیا

فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾

لہٰذا اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

# قصّہ حضرت ہود علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۷۰ تا ۷۲

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ

(قومِ عاد نے) کہا کیا تم ہمارے پاس اِس لئے آئے ہو کہ ہم ایک ہی اللہ کی عبادت کریں اور ہم اُنہیں چھوڑ دیں

مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے؟ تو تم ہم پر (وہ عذاب) لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۷۰ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ

اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (ہود علیہ السلام نے) فرمایا یقیناً تم پر تمہارے رب کی طرف سے واقع ہوگیا عذاب اور غضب

اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

کیا تم مجھ سے اُن ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لیئے ہیں

مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝۷۱

اللہ نے اُس کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی تو تم انتظار کرو بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

لہٰذا ہم نے انہیں (ہود علیہ السلام کو) نجات عطا فرمائی اور ان کو بھی جو اُن کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے

وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝۷۲ ع

اور ہم نے اُن لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے۔

## کیا آپ جانتے ہیں

شداد بن عاد قوم عاد ہی کا ایک بادشاہ تھا۔ اس نے جنت کا ذکر سن کر خود ایک جنت تعمیر کرانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن جب اس کی تعمیر مکمل ہوگئی تو اس کو دیکھنے سے پہلے ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے اور اس کی تمام فوج کو ہلاک کر دیا اور ان لوگوں کے شاندار محلات بھی تباہ کر دیئے گئے۔

# قصّہ حضرت ہود علیہِ السّلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۵۰ تا ۵۵

وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا قومِ) عاد کی طرف اُن کی برادری کے فرد ہود (علیہِ السّلام) کو اُنہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝۵۰ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ

تمہارا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں تم تو ہو ہی جھوٹ گھڑنے والے۔ اے میری قوم! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اَجر نہیں مانگتا

اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۵۱ وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

میرا اَجر تو صرف اس (اللہ) کے ذمّہ (کرم پر) ہے جس نے مجھے پیدا فرمایا تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ اور اے میری قوم! تم اپنے رب سے مغفرت مانگو

ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِكُمْ

پھر تم اُس کے حضور توبہ کرو وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمہیں قوّت دے کر تمہاری قوّت میں اور اضافہ فرما دے گا

وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ۝۵۲ قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ

اور مجرم بن کر مُنہ نہ پھیرو۔ (قومِ عاد نے) کہا اے ہود! تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل نہیں لائے

وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝۵۳

اور ہم (صرف) تمہارے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں اور ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ

ہم صرف یہی کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تمہیں (دماغی) خرابی میں مبتلا کر دیا ہے (ہود علیہِ السّلام نے) فرمایا

اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۵۴

بے شک میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں بَری ہوں ان سے جنہیں تم شریک بناتے ہو۔

مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝۵۵

اس (اللہ) کے سوا پھر تم سب مل کر میرے بارے میں چالیں چلو پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔

# اہم نکات



# قصّہ حضرت ہود علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۵۶ تا ۶۰

إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ۚ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۚ

بے شک میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے ہر جاندار کی چوٹی اس (اللہ) کی پکڑ میں ہے

اِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۚ

بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر (ملتا) ہے۔ پھر اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً میں تمہیں (وہ پیغام) پہنچا چکا جس کے ساتھ میں تمہاری طرف بھیجا گیا

وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ۚ اِنَّ رَبِّي

اور میرا رب (تمہارا) جانشین بنا دے گا تمہارے سوا ایک اور قوم کو اور تم اُسے کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکو گے بے شک میرا رب

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

ہر چیز پر نگہبان ہے۔ اور جب ہمارا حکم (عذاب) آگیا ہم نے نجات عطا فرمائی ہود (علیہ السلام) کو اور انہیں جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

اپنی رحمت سے اور ہم نے اُنہیں شدید عذاب سے نجات عطا فرمائی۔ اور یہ (قومِ) عاد (کے لوگ) ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا

وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً

اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش دشمن کے حکم کی پیروی کی۔ اور اِس دنیا میں اُن کے پیچھے لعنت لگا دی گئی

وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۗ

اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) آگاہ ہو جاؤ! بے شک (قومِ) عاد نے اپنے رب کا انکار کیا

اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾

آگاہ ہو جاؤ! (قومِ) عاد کے لئے (رحمت سے) دوری ہے (یعنی) ہود (علیہ السلام) کی قوم (کے لئے)۔

**عملی بات**

ہمیں استغفار اور توبہ کا کثرت سے اہتمام کرنا چاہیئے۔ اس سے دنیا میں بھی رزق میں خیر و برکت اور خوشحالی آتی ہے جب کہ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس بندہ سے راضی ہو جاتا ہے۔

# اہم نکات



# قصّہ حضرت ہود علیہ السلام

سورة الشعراء ۲۶، آیات: ۱۲۳ تا ۱۳۱

كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُوْدٌ أَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

(قوم) عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کی برادری کے فرد ہود (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟

إِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ أَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾

بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمّہ (کرم پر) ہے۔

أَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

کیا تم ہر اونچی جگہ پر بغیر ضرورت کے ایک نشانی (عمارت) بناتے ہو۔ اور تم بڑے بڑے محلات بناتے ہو گویا تم ہمیشہ (زندہ) رہو گے۔

وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾

اور جب تم (کسی کی) پکڑ کرتے ہو (تو) سخت جابر بن کر پکڑتے ہو۔ لہٰذا اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

# قصّہ حضرت ہود علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۳۲ تا ۱۴۰

وَاتَّقُوا الَّذِيٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ

(ہود علیہ السلام نے فرمایا) اور تم اس (اللہ) سے ڈرو جس نے تمہاری مدد فرمائی ان چیزوں سے جنہیں تم جانتے ہو۔ اس نے تمہاری مدد فرمائی

بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّيٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾

مویشیوں اور بیٹوں سے۔ اور باغات اور چشموں سے۔ بے شک میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

(قومِ عاد نے) کہا ہمارے حق میں برابر ہے خواہ تم نصیحت کرو یا تم نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

یہ تو صرف پچھلے لوگوں کی عادت ہے۔ اور ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

لہٰذا اُن لوگوں نے اُن (ہود علیہ السلام) کو جھٹلایا تو ہم نے ان (کافروں) کو ہلاک کر دیا بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾

اور اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

# علم و عمل کی باتیں

۱۔ حق کی راہ پر چلنے والوں پر مختلف الزامات لگائے جاتے ہیں لیکن وہ بڑے حوصلے اور ہمت سے حق بات لوگوں تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ (سورۃ الاعراف، آیات:۶۶ تا ۶۸)

۲۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی اتباع کرتے ہوئے ہمیں بھی ہر مشکل گھڑی میں دعوت حق کی خاطر ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۶۶، سورۃ ھود، آیات:۵۳، ۵۴)

۳۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو قوموں کی طرف اس لئے بھی بھیجا گیا کہ وہ لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۶۵، سورۃ الشعراء، آیت:۱۲۶)

۴۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا، ان کا صحیح استعمال کرنا اور فضول کاموں میں ضائع نہ کرنا دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۶۹، سورۃ الشعراء، آیات:۱۳۲ تا ۱۳۴)

۵۔ ہمیں بھی اپنے اندر اخلاص رکھنا چاہیے اور دین حق کی اشاعت اور دعوت پر اجر کی امید صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے رکھنی چاہیے۔ (سورۃ ھود، آیت:۵۱، سورۃ الشعراء، آیت:۱۲۷)

۶۔ گناہوں پر معافی مانگنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ معاف بھی فرماتا ہے اور دنیا میں اور زیادہ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ ھود، آیت:۵۲)

۷۔ ہمیں دین کی مخالفت کرنے والوں کی چالوں سے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد پر مکمل بھروسہ رکھتے ہوئے دین کی راہ پر چلتے رہنا چاہیے۔ (سورۃ ھود، آیات:۵۵، ۵۶)

۸۔ امانت داری رسولوں کی اعلیٰ صفات میں سے ایک ہے۔ ہمیں بھی ہر معاملہ میں اسے اختیار کرنا چاہیے۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۱۲۵)

۹۔ دنیا کی ہر شے فانی ہے۔ آخرت ہی باقی رہنے والی ہے۔ ہمیں آخرت کو سنوارنے کی فکر کرنی چاہیے۔ (سورۃ الشعراء، آیات:۱۲۸، ۱۲۹)

۱۰۔ حضرت ہود علیہ السلام کو جھٹلانے کی وجہ سے ساری قوم ہلاک کردی گئی۔ ان کے انجام سے سبق حاصل کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت واتباع کرنے والے ہی ہلاکت سے بچ سکتے ہیں۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۱۳۹)

## سمجھیں اور حل کریں

### ۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) حضرت ہود علیہ السلام ______ کے بیٹے ______ کی نسل سے تھے۔

(۲) قوم عاد کے سرداروں نے حضرت ہود علیہ السلام سے کہا تم ______ ہو ہم تمہیں ______ نہیں مانتے۔

(۳) قوم عاد پر ______ کی صورت میں ______ آیا۔

(۴) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کی آندھی ______ دنوں اور ______ راتوں تک مسلسل چلتی رہی۔

(۵) آندھی نے ______ کو اٹھا کر ایسے پھینک دیا جیسے ______ ہوں۔

## ۲ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- حضرت ہود علیہ السلام کے بارے میں کوئی تین باتیں تحریر کریں۔

۲- قومِ عاد کو اور کس نام سے پکارا جاتا ہے؟

۳- حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو کیا دعوت دی اور کس بات سے منع فرمایا؟

۴- قوم کے سرداروں نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت کا کیا جواب دیا؟

۵- عذاب سے بچ جانے والے اہلِ ایمان کہاں آباد ہوئے؟

## ۳ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
| --- | --- |
| حضرت ہود علیہ السلام کو | نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد آئی۔ |
| قومِ عاد | شرک اور نبی علیہ السلام کو جھٹلانا۔ |
| اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سب اہلِ ایمان کو | اَحقاف تھا۔ |
| قومِ عاد کا جرم | قومِ عاد کی طرف بھیجا گیا۔ |
| قومِ عاد کا علاقہ | عذاب سے بچالیا۔ |

## ۴ درج ذیل جملوں کے بارے میں بتائیے کہ وہ کس کا قول ہے:

| نمبر شمار | جملے | اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا | ہود علیہ السلام کا | قوم کا |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔ | | | |
| ۲ | ہم سے بڑھ کر قوّت وطاقت میں کون ہے؟ | | | |
| ۳ | اور ہم نے اُنہیں شدید عذاب سے نجات عطا فرمائی۔ | | | |
| ۴ | اللہ سبحانہ وتعالیٰ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ | | | |
| ۵ | تمہیں ہمارے معبودوں میں سے کسی نے (دماغی) خرابی میں مبتلا کر دیا ہے۔ | | | |

## ۵ آیئے! ہم اپنا جائزہ لیں:

| نمبر شمار | اعمال | جی ہاں | کافی حد تک | کسی حد تک | ارادہ ہے |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | کیا ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۲ | کیا ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں پر اترانے سے بچتے ہیں؟ | | | | |
| ۳ | کیا ہم نیک عمل اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ راضی ہو جائے؟ | | | | |
| ۴ | کیا ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناراضگی والے کاموں سے بچتے ہیں؟ | | | | |
| ۵ | کیا ہم نیک کاموں میں دوسروں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں؟ | | | | |
| ۶ | کیا ہم جھوٹ سے بچتے ہیں؟ | | | | |
| ۷ | کیا ہم صبر کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد کا انتظار کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۸ | کیا ہم اپنے ساتھ دوسروں کو بھی یقین دلاتے ہیں کہ کوئی بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی دی ہوئی قدرت واختیار کے بغیر ہمیں نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتا۔ | | | | |
| ۹ | کیا ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۱۰ | کیا ہم لوگوں کے لئے اچھی مثال بننے کی کوشش کرتے ہیں؟ | | | | |

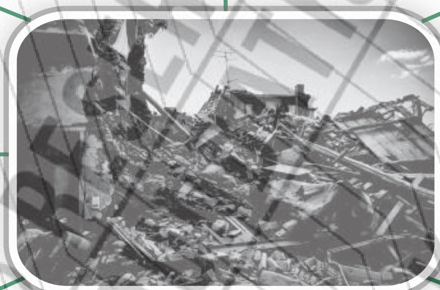
**معلوم کیجیے**

عاد کہنے کی وجہ، حضرت ہود علیہ السلام کو برادری کا فرد کہنے کی وجہ، لعنت، وعظ اور نصیحت میں فرق کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

٦ حضرت ھود علیہ السلام کے قصہ سے متعلق درج ذیل الفاظ نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیے:

حضرت سام کی نسل، پانچ دن اور سات راتیں، احقاف، استغفار کا حکم، لمبے چوڑے جسم، اولاد کی کثرت، بادل کو دیکھ کر رونا، قومِ ارم، بتوں کی پوجا، چھوٹے قد کے لوگ، قوم کا مذاق اُڑانا، عراق میں آباد ہونا

احقاف



سوچیے!!!

حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو نافرمانیوں پر استغفار کرنے کی تلقین فرمائی اور اس کے فوائد کا ذکر فرمایا۔اگر آپ سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- حضرت ہود علیہ السلام نے قوم کو دعوت دی کہ **"ایک اللہ ﷻ کی عبادت کرو، اس کی نافرمانی سے بچو اور میری اطاعت کرو"** ان الفاظ کو ایک چارٹ پر خوبصورتی کے ساتھ لکھ کر رنگ بھریں۔
- تیز آندھی کا خاکہ بنائیں یا قومِ عاد کے کھنڈرات کی چند تصاویر تلاش کر کے چارٹ پر لگائیں۔
- ہمارے پیارے نبی ﷺ کی امانت داری کا کوئی قصہ اپنے گھر والوں سے معلوم کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

# قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

## حضرت صالح علیہ السلام اور قومِ ثمود کا تعارف

حضرت صالح علیہ السلام کا تعلق حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے تھا۔ آپ علیہ السلام عرب کے ایک مشہور قبیلہ ثمود میں سے تھے۔ قومِ ثمود کا آغاز قومِ عاد کے اُن لوگوں سے ہوا جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آندھی کے عذاب سے بچالیا تھا۔ قومِ ثمود کو "عادِ ثانی" بھی کہتے ہیں۔ یہ قبیلہ حجاز اور شام کے درمیان ایک علاقہ "اَلْحِجْر" میں آکر آباد ہو گیا تھا اس وجہ سے یہ لوگ "اَصْحَابُ الْحِجْر" بھی کہلائے۔ یہ جگہ آج بھی "اَلْحِجْر" کے نام سے موجود ہے۔ اسے "مدائن صالح (علیہ السلام)" بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِس قوم کو بڑی صلاحیتیں دی تھیں۔ وہ پہاڑوں کو تراش کر شاندار محل بناتے تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُنہیں مویشی، بیٹے، باغات اور چشموں جیسی بہترین نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔

## قوم کی ناشکری اور شرک

قومِ ثمود نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ان عظیم نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے اور اس کی عبادت کرنے کے بجائے کفر، شرک اور سرکشی کا راستہ اختیار کیا۔ وہ اپنی طاقت اور نعمتوں کی کثرت پر اِترانے اور تکبر کرنے لگے۔

## دعوتِ توحید

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قومِ ثمود کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ آپ علیہ السلام نے لوگوں کو ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور نعمتوں کے عطا فرمانے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آپ علیہ السلام نے انہیں شرک کرنے اور بُتوں کی پوجا کرنے سے بھی منع فرمایا۔

## قوم کا ردِّ عمل

قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کی مخالفت کی اور دعوتِ توحید کو ماننے سے انکار کر دیا۔ ان لوگوں نے آپ علیہ السلام پر مختلف اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ ان کی قوم کے کافر سرداروں نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور غریب اہلِ ایمان کو سیدھے راستہ سے ہٹانے کی بہت کوشش کی۔

## قوم کا مطالبہ

قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے ایک ایسا مطالبہ کیا کہ جس کا پورا ہونا ناممکن نظر آرہا تھا۔ وہ حضرت صالح علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اگر تم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سچے رسول ہو تو کوئی نشانی لے کر آؤ۔ ان کا مطالبہ یہ تھا کہ ان کی آنکھوں کے سامنے پہاڑ سے ایک زندہ اُونٹنی نکلے جو بچہ پیدا کرے تب وہ حضرت صالح علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا رسول مانیں گے۔

## حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ

حضرت صالح علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں یہ معجزہ عطا فرمادیا اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن لوگوں کے اس مطالبہ کو پورا کر دکھایا اور پہاڑ سے ایک زندہ اُونٹنی نکل آئی جسے قرآنِ حکیم نے "اللہ کی اُونٹنی" کہا ہے۔ یہ اُونٹنی اُن کے لئے ایک آزمائش بنا کر بھیجی گئی کہ وہ اتنا بڑا معجزہ دیکھ کر بھی ایمان لاتے ہیں یا نہیں۔ مگر اِس معجزہ کو دیکھنے کے بعد بھی قوم کے چند ہی لوگ حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لائے۔

## قوم کو نصیحت

حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو ڈرسنایا کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُونٹنی ہے۔ تم لوگ اسے کوئی نقصان نہ پہنچانا۔ اگر تم نے اس اُونٹنی کو نقصان پہنچایا تو تم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب آجائے گا۔ قومِ ثمود کے لئے پانی حاصل کرنے کی جگہ ایک کنواں تھا جہاں سے وہ لوگ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُونٹنی سب ہی پانی پیتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے قوم اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اونٹنی کے درمیان پانی پینے کے دن مقرر فرما دیئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک دن قوم اور ان کے جانور پانی پئیں گے اور ایک دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُونٹنی پانی پیئے گی۔

## اونٹنی کے ساتھ قوم کا سلوک

قوم کے لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُونٹنی کو کچھ دن تو برداشت کرتے رہے لیکن پھر اُن کافروں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اُسے ہلاک کیا جائے۔ پھر اُن میں سے ایک بہت ہی بُرے آدمی نے اُونٹنی کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں۔ اونٹنی چیختی ہوئی زمین پر گر پڑی اور مر گئی۔

## کافروں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب

حضرت صالح علیہ السلام نے قوم سے فرمایا کہ تمہارے لئے تین دن کی مہلت ہے، تم کچھ اور مزے کرلو پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب تمہیں گھیر لے گا۔ تین دن بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب ایک بہت تیز آواز اور زلزلہ کی صورت میں آیا جس نے تمام کافروں کو ہلاک کردیا۔ اپنی طاقت پر اِترانے اور غرور کرنے والے یہ لوگ اپنے گھروں میں انتہائی بے بسی کی حالت میں مُردہ پڑے رہ گئے۔

## قومِ ثمود کے عالی شان محلات کا حال

قومِ ثمود کے وہ خوب صورت گھر اور عالی شان محلات جن پر انہیں بہت ناز اور گھمنڈ تھا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے کھنڈرات اور ویرانے بن گئے گویا کوئی ان میں رہا ہی نہ ہو۔ قومِ ثمود کی عمارتوں کے کھنڈرات "اَلْحِجْر" کے علاقہ میں ہزاروں ایکڑ کے رقبے پر آج بھی موجود ہیں جو لوگوں کے لئے عبرت کا نشان ہیں۔ غزوہ تبوک کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گزر "اَلْحِجْر" کے مقام سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ یہ وہ بستی ہے جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب ہوا، یہاں نہ قیام کرو اور نہ یہاں کی اشیاء سے فائدہ اُٹھاؤ اور آگے بڑھ کر دوسری جگہ قیام کرو، ایسا نہ ہو کہ تم بھی کسی مصیبت میں مبتلا ہوجاؤ۔ (مسند احمد)

## اہل ایمان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی خاص رحمت اور فضل سے حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھ تمام اہل ایمان کو اِس عذاب سے بچا لیا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی ہلاک ہونے والی قوم پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ "یقیناً میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی تھی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔"

### کیا آپ جانتے ہیں

قوم ثمود کو عطا کی گئی "اللہ کی اونٹنی" عام اونٹنی نہ تھی بلکہ اس قدر بڑی جسامت والی تھی کہ جب جنگل میں چرتی تو دوسرے مویشی ڈر کر بھاگ جاتے۔ وہ اپنی باری کے دن جس کنویں سے پانی پیتی اسے خالی کر دیتی۔ گویا اس کی غیر معمولی طریقہ سے پیدائش کی طرح اس کا کھانا پینا بھی غیر معمولی تھا۔

## اس قصّہ سے حاصل ہونے والا سبق

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی کرنے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے رسول حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلانے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی نعمتوں کی قدر نہ کرنے والے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے غضب اور عذاب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ایسے لوگوں کے بُرے انجام سے عبرت حاصل کریں۔

## مدائن صالح علیہ السلام



# قصّہ حضرت صالح علیہ السّلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۷۳ تا ۷۴

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا قومِ) ثمود کی طرف ان کی برادری کے فرد صالح (علیہ السّلام) کو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً تمہارے پاس آگئی تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ

یہ اللہ کی اُونٹنی ہے (جو) تمہارے لئے ایک نشانی (ہے) تو تم اسے چھوڑ دو (تاکہ) وہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

اور اسے بُرائی (کے ارادہ) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں دردناک عذاب آپکڑے گا۔ اور تم یاد کرو جب اس نے تمہیں جانشین بنایا

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا

(قومِ) عاد کے بعد اور اس نے تمہیں زمین میں ٹھکانا عطا فرمایا تم اس (زمین) کے نرم حصّہ میں محلات بناتے ہو

وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾

اور تم پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو لہذا تم اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور تم زمین میں فساد کرنے والے بن کر نہ پھرو۔

# قصّہ حضرت صالح علیہ السّلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۷۵ تا ۷۹

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ

ان کی قوم کے سردار جنہوں نے تکبر کیا کہنے لگے ان لوگوں سے جو کمزور سمجھے جاتے تھے جو ان میں سے ایمان لے آئے تھے

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا

کیا تم لوگ جانتے ہو؟ کہ واقعی صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں؟ (ایمان والوں نے) کہا

اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۞۷۵ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا

بے شک جو کچھ انہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس چیز پر ایمان لائے۔ وہ لوگ جنہوں نے تکبر کیا کہنے لگے

اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۞۷۶ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ

بے شک جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔ پھر انہوں نے اُونٹنی کی ٹانگوں کو کاٹ ڈالا

وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ

اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور انہوں نے کہا اے صالح! ہم پر (وہ عذاب) لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو

اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۞۷۷ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۞۷۸

اگر تم رسولوں میں سے ہو۔ پھر ان لوگوں کو زلزلہ نے پکڑ لیا تو وہ اپنے گھروں میں اَوندھے مُنہ پڑے ہوئے رہ گئے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ

پھر صالح (علیہ السّلام) نے ان لوگوں کی طرف سے مُنہ پھیرا اور فرمایا اے میری قوم! یقیناً میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا

وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۞۷۹

اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی تھی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔

# اہم نکات

# قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۶۱ تا ۶۳

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا قومِ) ثمود کی طرف اُن کی برادری کے فرد صالح (علیہ السلام) کو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا

تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی نے تمہیں زمین سے پیدا فرمایا اور اسی نے تمہیں اس میں آباد فرمایا

فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾

تو تم اس سے مغفرت طلب کرو پھر تم اُس کے حضور توبہ کرو بے شک میرا رَب قریب ہے (اور دعائیں) بہت قبول فرمانے والا ہے۔

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ

(قومِ ثمود نے) کہا کہ اے صالح! یقیناً تم اس سے پہلے ہم میں امیدوں کا مرکز تھے کیا تم ہمیں ان کی عبادت کرنے سے روکتے ہو؟

مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ

جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے اور بے شک ہم یقیناً ایسے شک میں ہیں

مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

(دعوتِ توحید کے بارے میں) جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو جو بے چین کرنے والا (شک) ہے۔ (صالح علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم!

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً

بھلا تم دیکھو اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور اُس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت (نبوت) عطا فرمائی

فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ قف

تو کون مجھے اللہ (کے عذاب) سے بچائے گا اگر (بالفرض) میں اس کی نافرمانی کروں؟

فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾

پھر تم (مجھے دعوتِ توحید سے روک کر) میرے نقصان میں اضافے کے سوا کچھ نہیں کرو گے۔

# اہم نکات

# قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

سورۃ هود ۱۱، آیات: ۶۴ تا ۶۸

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ

اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اُونٹنی ہے (جو) تمہارے لئے ایک نشانی (ہے) لہٰذا تم اسے چھوڑ دو (کہ) وہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا

اور تم اسے بُرائی (کے ارادہ) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں جلد ہی عذاب آ پکڑے گا۔ پھر انہوں نے اُس کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾

تو (صالح علیہ السلام نے) فرمایا تم اپنے گھروں میں تین دن فائدہ اُٹھا لو (پھر عذاب آ پکڑے گا) یہ (ایسا) وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آگیا (تو) ہم نے صالح (علیہ السلام) کو اور جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اُنہیں نجات عطا فرمائی اپنی رحمت سے

وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾

اور اس (قیامت کے) دن کی رسوائی سے (بھی نجات عطا فرمائی) بے شک آپ کا رب ہی بہت قوت والا بہت غالب ہے۔

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾

اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انہیں چیخ (کی صورت میں عذاب) نے آ پکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے ہوئے رہ گئے۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ

گویا اِن (گھروں) میں کبھی وہ بسے ہی نہ تھے آگاہ ہو جاؤ! بے شک (قومِ) ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا

اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾

آگاہ ہو جاؤ! (قومِ) ثمود کے لئے (رحمت سے) دوری ہے۔

**عملی بات**

کفر اور شرک تمام خرابیوں کی جڑ اور تباہی کا باعث ہے۔ جبکہ توحید اور رسالت پر ایمان ہر خیر کی بنیاد اور نجات کا ذریعہ ہے۔

# اہم نکات



# قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۴۱ تا ۱۵۰

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾

(قومِ) ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب اُن سے اُن کی برادری کے فرد صالح (علیہ السلام) نے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾

بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

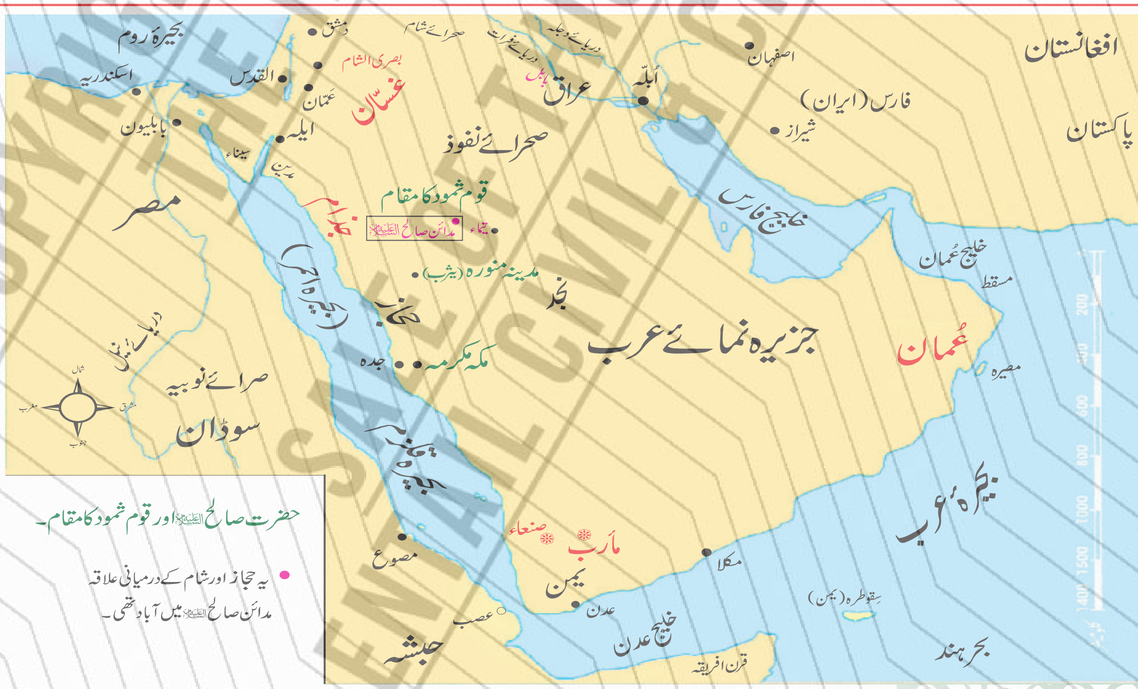
اور میں تم سے اِس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اَجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمّہ (کرم پر) ہے۔

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ

کیا تم ان چیزوں میں بے فکر چھوڑ دیئے جاؤ گے جو یہاں (دنیا میں) ہیں؟ (یعنی) باغات اور چشموں میں۔ اور کھیتوں اور کھجوروں میں

طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾

جن کے خوشے نرم و نازک ہیں۔ اور تم پہاڑوں کو تراش کر اِتراتے ہوئے گھر بناتے ہو۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔




حضرت صالح علیہ السلام اور قوم ثمود کا مقام۔

یہ حجاز اور شام کے درمیانی علاقہ مدائن صالح علیہ السلام میں آباد تھی۔

# قصّہ حضرت صالح علیہ السّلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۵۱تا۱۵۹

وَلَا تُطِيعُوٓا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾

(صالح علیہ السّلام نے مزید فرمایا) اور حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی اطاعت نہ کرو۔ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور وہ اصلاح نہیں کرتے۔

قَالُوٓا إِنَّمَآ أَنتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ مَآ أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَأْتِ بِـَٔايَةٍ

(قومِ ثمود نے) کہا بے شک تم صرف جادو کیئے گئے لوگوں میں سے ہو۔ تم ہمارے جیسے ہی بشر ہو لہٰذا تم کوئی نشانی (معجزہ) لے آؤ

إِن كُنتَ مِنَ الصَّـٰدِقِينَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هَـٰذِهِۦ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ

اگر تم سچّوں میں سے ہو؟ (صالح علیہ السّلام نے) فرمایا یہ اُونٹنی (معجزہ) ہے پانی پینے کی ایک باری اس کی ہے

وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾

اور ایک مقرر دن تمہارے پینے کی باری ہے۔ اور اِسے بُرائی (کے ارادہ) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں بڑے سخت دن کا عذاب آ پکڑے گا۔

فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَـٰدِمِينَ ﴿١٥٧﴾ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ

تو انہوں نے اس کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں پھر وہ نادم ہو گئے۔ پھر انہیں عذاب نے آ پکڑا بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٥٩﴾

اور اُن میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

**فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم**

"کسی آدمی کے بُرا ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر (کم تر) سمجھے۔" (صحیح مسلم)

## علم و عمل کی باتیں

۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام پاکیزہ سیرت و کردار کے اعتبار سے بچپن ہی سے اپنی قوم میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔(سورۃ ھود، آیت:۶۲)

۲۔ رسولوں اور ان کے معجزات کا انکار کرنے والوں کو ہمیشہ عذاب دیا گیا ہے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۷۳، سورۃ ھود، آیات:۶۵،۶۷)

۳۔ ہمیں بُرے لوگوں کی باتوں میں آ کر حق کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۷۵)

۴۔ معجزہ ایک غیر معمولی اور خلافِ عادت کام ہے جو کسی نبی و رسول علیہ السلام سے نبوت و رسالت کے دعویٰ کی دلیل اور تصدیق کے لئے صادر اور ظاہر ہوتا ہے جسے دیکھ کر منکرین عاجز ہو جاتے ہیں۔ معجزہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے انبیاء کرام علیہم السلام کو ہی عطا فرمایا جاتا ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۷۳، سورۃ ھود، آیت:۶۴)

۵۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی کرتے ہوئے ہمیں بھی لوگوں کو بھلائی اور ہمدردی کے جذبہ سے نیکی کی طرف لانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۷۹ سورۃ ھود، آیت:۶۲)

۶۔ عموماً حق کو قبول کرنے والوں میں سب سے پہلا طبقہ غریبوں اور کمزوروں کا ہوتا ہے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۷۵)

۷۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی اتباع کرتے ہوئے ہمیں بھی لوگوں کو بُرے کاموں سے روکتے رہنا چاہیئے۔ ورنہ لوگوں کے مسلسل گناہوں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے عذاب کا خطرہ ہوتا ہے۔(سورۃ ھود، آیات:۶۴، ۶۵، سورۃ الشعراء، آیت:۱۵۶)

۸۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی اور اس کے رسول کی تکذیب و توہین انسان کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت سے دور اور محروم کر دیتی ہے۔
(سورۃ الاعراف، آیات:۷۷،۷۸، سورۃ ھود، آیات:۶۳، ۶۷، ۶۸، سورۃ الشعراء، ۱۵۷، ۱۵۸)

۹۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ رسولوں اور اہلِ ایمان کو دنیا کے عذاب اور آخرت کی رسوائی سے نجات عطا فرماتا ہے۔(سورۃ ھود، آیت:۶۶)

۱۰۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ اس کے رسول کی اطاعت بھی ضروری ہے۔(سورۃ الشعراء، آیت:۱۴۴)

## سمجھیں اور حل کریں

۱ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ | شرک کرنا اور رسول علیہ السلام کو جھٹلانا تھا۔ |
| قومِ عاد کے بعد | بڑے بڑے محل بناتی تھی۔ |
| قومِ ثمود کا جرم | عذاب سے پہلے تین دن کی مہلت دی۔ |
| قومِ ثمود | اُونٹنی تھا۔ |
| حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو | قومِ ثمود آئی۔ |

## ۲ درج ذیل جملوں کے بارے میں بتایئے کہ وہ کس کا قول ہے:

| نمبر شمار | جملے | اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا | صالح علیہ السلام کا | قوم کا |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُونٹنی ہے (جو) تمہارے لئے ایک نشانی (ہے)۔ | | | |
| ۲ | یقیناً تم اس سے پہلے ہماری امیدوں کا مرکز تھے۔ | | | |
| ۳ | پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آگیا (تو) ہم نے صالح (علیہ السلام) کو نجات عطا فرمائی۔ | | | |
| ۴ | ہم اُن کی عبادت کریں گے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔ | | | |
| ۵ | تم اس اُونٹنی کو نقصان نہ پہنچانا ورنہ تم پر عذاب آجائے گا۔ | | | |

**معلوم کیجیے** انسانوں کو زمین سے پیدا کرنے، زمین میں آباد کرنے، ایک شخص کے جرم کو پوری قوم کا جرم قرار دینے، شک اور کفر کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

## ۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- حضرت صالح علیہ السلام کے بارے میں تین باتیں تحریر کریں۔

---

---

---

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے قومِ ثمود کو عطا کی جانے والی تین نعمتیں بیان کریں۔

---

---

۳- حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی ہلاک شدہ قوم پر افسوس کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

---

---

## ۴ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) قومِ ثمود کے ایک بُرے آدمی نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اُونٹنی کی ______ کاٹ کر ہلاک کیا۔

(۲) حضرت صالح علیہ السلام کی قوم حجاز اور ______ کے درمیانی علاقے میں آباد تھی۔

(۳) قومِ ثمود کو عادِ ثانی اور ______ بھی کہا گیا ہے۔

(۴) قومِ ثمود کے ______ آج بھی عبرت کے لئے موجود ہیں۔

(۵) اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ ______ کی اطاعت بھی ضروری ہے۔

## ۵ درج ذیل جملوں پر صحیح ✓ یا غلط ✗ کا نشان لگائیں:

| نمبر شمار | جملے | صحیح | غلط |
|---|---|---|---|
| ۱ | قومِ ثمود ایک نہر سے پانی حاصل کرتے تھے۔ | | |
| ۲ | قومِ ثمود نے نہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور نہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کی۔ | | |
| ۳ | قومِ ثمود پر اُن کی نافرمانیوں اور رسول علیہ السلام کو جھٹلانے کی وجہ سے زلزلہ کا عذاب آیا۔ | | |
| ۴ | قومِ ثمود کے کھنڈرات موجود نہیں ہیں۔ | | |
| ۵ | قومِ ثمود، حضرت نوح علیہ السلام کی قوم سے بچ جانے والے لوگوں پر مشتمل تھی۔ | | |

## ۶ نیچے دیئے گئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے:

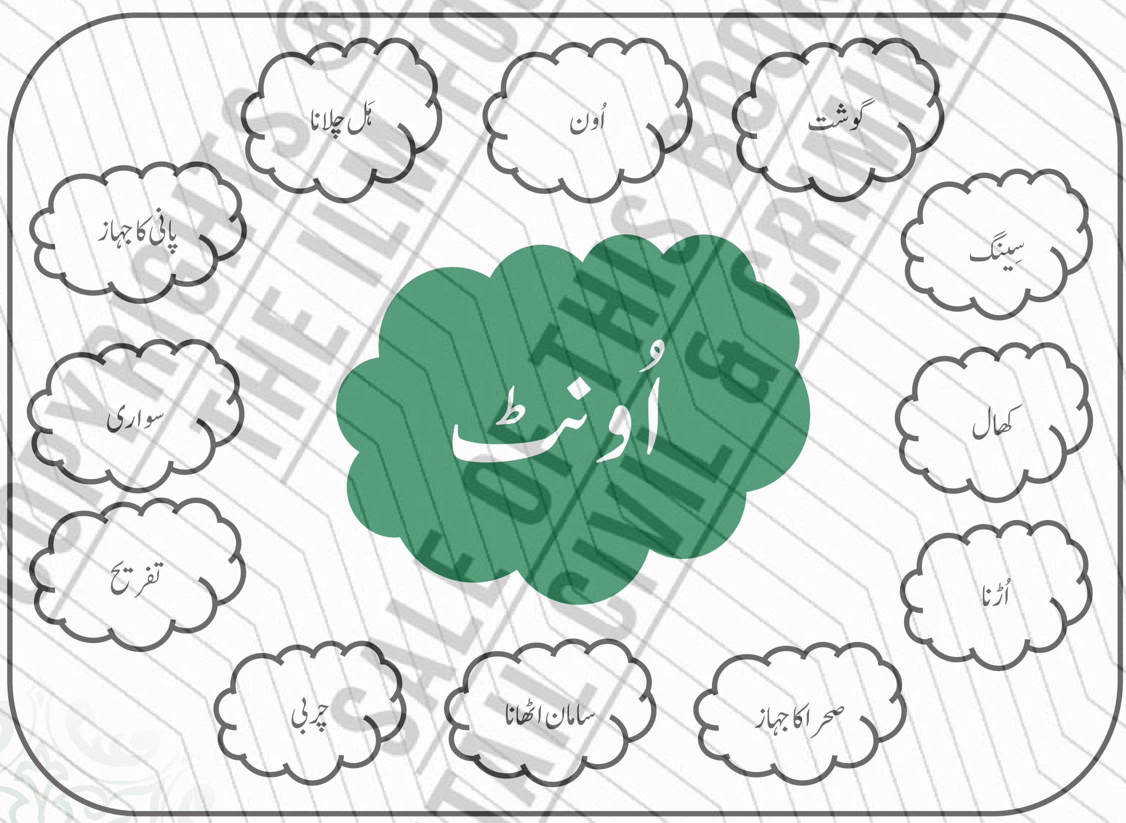
- حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو ڈرایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اونٹنی کو نقصان نہ پہنچانا۔
- قومِ ثمود نے پہاڑ سے زندہ اونٹنی نکالنے کا مطالبہ کیا۔
- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام اور اہلِ ایمان کو عذاب سے بچالیا۔
- حضرت صالح علیہ السلام نے اونٹنی کے پانی پینے کے دن مقرر فرمائے۔
- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو قومِ ثمود کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔
- قومِ ثمود نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا۔
- قومِ ثمود کے عالی شان محلات کھنڈرات بن گئے۔
- قومِ ثمود کے ایک بہت ہی بُرے آدمی نے اونٹنی کو ہلاک کر دیا۔
- قومِ ثمود پر تین دن بعد اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عذاب آیا۔
- حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو تین دن کی مہلت دی۔

سوچیے!!!

آپ اپنے اِرد گرد کوئی ایسی برائی دیکھیں جس سے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہو مثلاً کسی نے راستہ میں کچرا پھینک دیا ہے تو ایسے میں آپ کیا کریں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو اُونٹنی کا معجزہ عطا فرمایا تھا۔ اپنے گھر والوں سے گفتگو کر کے تین مزید رسولوں کے نام اور اُن کو عطا فرمائے گئے معجزات لکھ کر لائیں۔
- زلزلہ کی تباہ کاریوں پر چند تصویریں جمع کر کے چارٹ پر لگائیں اور معلوم کریں کہ ایسے موقعوں پر ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔
- اونٹ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ نیچے دیئے گئے خانوں میں اپنے گھر والوں کی مدد سے اونٹ سے حاصل ہونے والے فائدوں میں رنگ بھریں۔




دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

# قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

## حضرت شعیب علیہ السلام اور مدین کا تعارف

حضرت شعیب علیہ السلام کا تعلق قبیلہ مدین سے تھا۔ ان کا زمانہ حضرت لوط علیہ السلام سے کچھ مدت بعد کا ہے۔ آپ علیہ السلام کی قوم بحیرۂ احمر کے کنارے مُلک اُردن کے قریب مَدْیَنْ میں آباد تھی۔ یہ قوم شرک کے علاوہ دیگر جرائم میں بھی مبتلا تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مدین والوں کی اصلاح اور ان کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے انہی میں سے حضرت شعیب علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ آپ علیہ السلام کی بعثت کے بعد یہ لوگ "حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم" کہلائے۔ حضرت شعیب علیہ السلام قوم کو وعظ و نصیحت کے دوران انتہائی دلنشین انداز اختیار فرماتے تھے اس لئے آپ علیہ السلام کا لقب "خطیب الانبیاء" ہے۔

## اہلِ مدین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے انعامات

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہلِ مدین کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُنہیں آبشاریں، نہریں، گھنے باغات اور جنگلات عطا فرمائے تھے اسی لئے یہ قوم "اَصْحٰبُ لْئَیْکَۃِ" یعنی جنگل والے بھی کہلاتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی تجارت میں بھی برکت رکھی تھی۔ مدین کا علاقہ اس زمانہ کی بین الاقوامی تجارتی شاہراہ پر واقع ہونے کی وجہ سے بہت خوشحال تھا۔

## قوم کے جرائم

اِس قوم نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بجائے بہت ناشکری کی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک بھی کیا۔ وہ لوگ تجارت میں اچھا منافع کمانے کے باوجود ناپ تول میں کمی و بیشی کرتے تھے۔ سامان تول کر دیتے ہوئے کمی کرتے اور لیتے ہوئے حق سے زیادہ لینے کی کوشش کرتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ تجارتی قافلوں اور راہ گیروں کو بھی لوٹتے تھے۔

## دعوتِ توحید اور نصیحت

حضرت شعیب علیہ السلام کو اپنی قوم کی اِن نافرمانیوں پر شدید غم تھا۔ اُنہوں نے قوم کو بہت سمجھایا کہ صرف ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرو، شرک و نافرمانی سے بچو، میری اطاعت کرو، ناپ تول میں کمی نہ کرو، زمین میں فساد نہ کرو اور لوگوں کا مال نہ لُوٹو۔ آپ علیہ السلام نے انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور استغفار کرنے کی نصیحت بھی فرمائی۔ گویا حضرت شعیب علیہ السلام نے ہر طرح سے ان کی خیر خواہی کی۔ انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والی برکت اور خیر یاد دلائی اور تمام بُرائیوں سے روکا۔

## قوم کا ردِّ عمل

قوم نے حضرت شعیب علیہ السّلام کا مذاق اُڑایا اور کہا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ تم بڑے سمجھ دار ہو۔ کیا تمہاری نماز تمہیں یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان بُتوں کی پوجا چھوڑ دیں جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں؟ کیا ہم اپنے مالوں میں اپنی مرضی بھی نہ چلائیں؟ حضرت شعیب علیہ السّلام نے قوم کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ آپ علیہ السّلام نے ان سے فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے بُرے اعمال کی وجہ سے تم پر بھی ہولناک عذاب آجائے۔ یاد رکھو تم سے پہلے حضرت نوح علیہ السّلام کی قوم، قومِ ثمود اور حضرت لوط علیہ السّلام کی قوم پر بھی عذاب آیا تھا۔ آپ علیہ السّلام کی بات ماننے کے بجائے قوم نے آپ علیہ السّلام کو رَجم کرنے اور بستی سے نکال دینے کی دھمکیاں دیں۔ انہوں نے حضرت شعیب علیہ السّلام سے کہا کہ اگر ہمیں تمہارے خاندان کا خیال نہ ہوتا تو ہم تم کو ہلاک کر دیتے۔ حضرت شعیب علیہ السّلام نے فرمایا کہ کیا میرا خاندان تمہارے نزدیک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے زیادہ غلبے اور عزت والا ہے اور تم نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے۔

## کافروں پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا عذاب

یہ بگڑی ہوئی قوم جب گناہوں سے باز نہ آئی تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے عذاب کو بادل کی شکل میں ان کی طرف بھیجا۔ لوگ بادل کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر خوشیاں منانے لگے۔ وہ خوش تھے کہ اب بارش ہوگی، گرمی دور ہو جائے گی اور باغات ہرے بھرے ہو جائیں گے۔ لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ بادل اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رحمت نہیں بلکہ اُس کا عذاب لا رہا ہے۔ چنانچہ ایک زور دار چیخ اور زلزلہ نے ان نافرمانوں کو ہلاک کر دیا۔ اُن کی بستیاں ایسے ہو گئیں جیسے کبھی یہ لوگ یہاں بسے ہی نہ تھے۔

**فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم**

”جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط اور مصائب اور بادشاہوں (حکمرانوں) کے ظلم و ستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔“ (سنن ابن ماجہ)

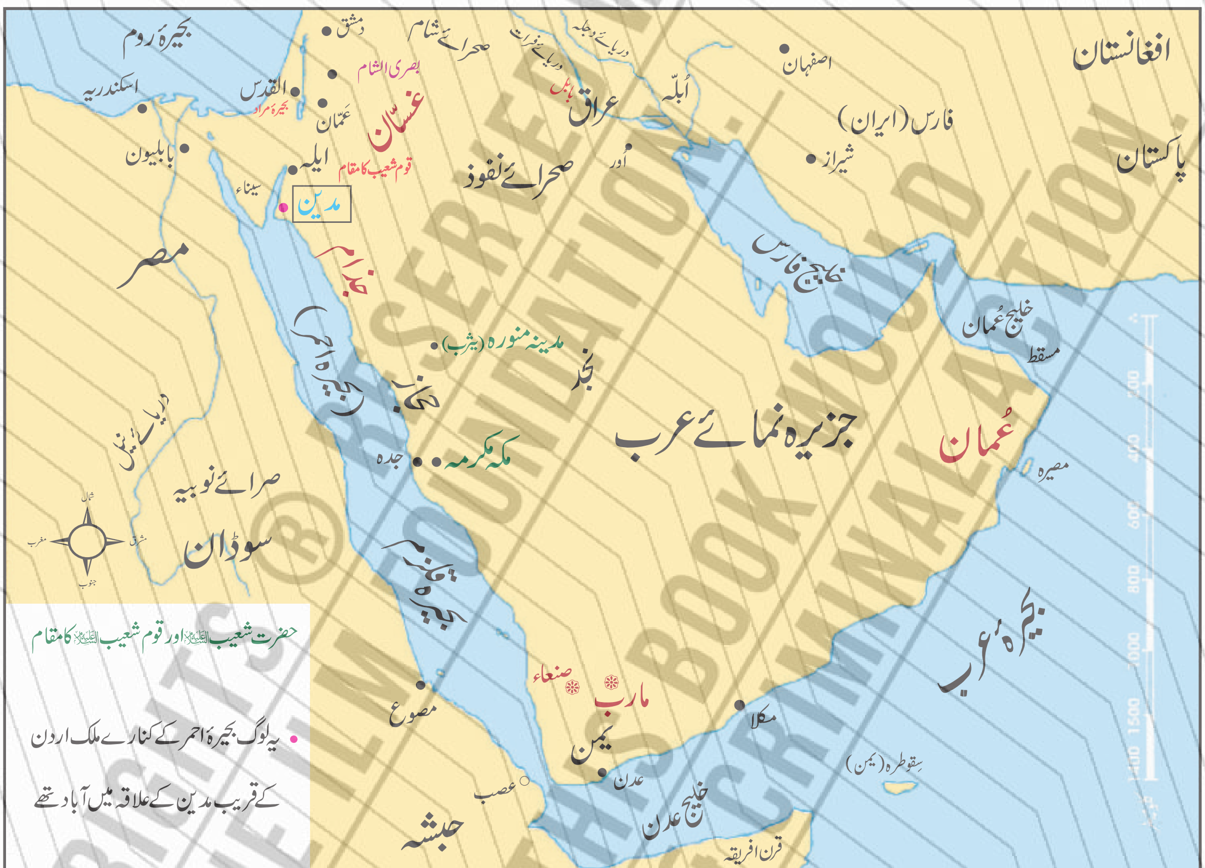
## اہلِ ایمان پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رحمت

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السّلام اور ایمان لانے والوں کو اِس عذاب سے بچا لیا۔ حضرت شعیب علیہ السّلام نے اپنی ہلاک شدہ قوم پر یوں اظہار فرمایا کہ اے میری قوم! میں نے تم تک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے احکامات پہنچا دیئے تھے اور اس عذاب سے پہلے ہی تمہیں ڈرا دیا تھا لیکن تم تو نصیحت کرنے والوں کو پسند ہی نہیں کرتے تھے۔

## اس قصّہ سے حاصل ہونے والا سبق

ہمیں رزق حلال کمانا چاہیئے اور مالِ حرام سے بچنا چاہیئے۔ ہمیں لین دین کے معاملات میں بے ایمانی نہیں کرنی چاہیئے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرتے ہوئے اس کی فرماں برداری کرنی چاہیئے اور ان کے بُرے انجام سے عبرت حاصل کرتے ہوئے تمام معاملات اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے احکام کے مطابق سرانجام دینے چاہئیں۔

# حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا مقام




**عملی بات**

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت نماز ادا کرنے تک محدود نہیں ہے۔ نماز تو پوری زندگی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی یاد دلاتی ہے۔ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مکمل عبادت کے لئے ہر وقت اور ہر معاملہ میں اس کے حکم پر عمل کرنا چاہیے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل اطاعت واتباع کرنی چاہیے۔

# قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۸۵ تا ۸۷

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اَعُوْذُ | بِاللّٰهِ | مِنَ | الشَّيْطٰنِ | الرَّجِيْمِ | بِسْمِ | اللّٰهِ | الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ |

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا) مدین (کے لوگوں) کی طرف اُن کی برادری کے فرد شعیب (علیہ السلام) کو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے لہٰذا تم ناپ اور تول پورا کرو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

اور تم لوگوں کو اُن کی چیزیں کم کر کے نہ دیا کرو اور تم زمین میں اُس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو تمہارے لئے یہی بہتر ہے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ

اگر تم مومن ہو۔ اور تم ہر راستہ پر (اس ارادہ سے) مت بیٹھا کرو کہ تم اللہ کی راہ سے ڈراؤ اور روکو اُس کو جو اُس (اللہ) پر ایمان لایا

وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠

اور (نہ اس ارادہ سے بیٹھو کہ) تم اِس (راہ) میں ٹیڑھ تلاش کرو اور یاد کرو جب کہ تم تھوڑے تھے تو اُس نے تمہیں (تعداد میں) بڑھا دیا

وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ

اور دیکھو فساد کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ اور اگر تم میں سے ایک گروہ اس پر ایمان لائے جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں

وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور ایک گروہ ایمان نہ لائے تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمادے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

## کیا آپ جانتے ہیں

قبیلہ مَدْیَنْ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ”مَدْیَنْ“ کی نسل سے تھا جو آپ علیہ السلام کی بیوی ”قطورا“ سے پیدا ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ خاندان بنی قطورا کہلاتا ہے۔ جس بستی میں یہ رہتے تھے اس بستی کا نام بھی قبیلہ کے نام سے مَدْیَنْ پڑ گیا۔

# قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۸۸ تا ۹۳

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ

اُن کی قوم کے سردار جنہوں نے تکبر کیا کہنے لگے اے شعیب! ہم ضرور تمہیں نکال دیں گے اور جو تمہارے ساتھ ایمان لائے

مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۟ۚ ﴿۸۸﴾

اپنی بستی سے یا تم ہمارے طریقہ پر پلٹ آؤ (شعیب علیہ السلام نے) فرمایا کیا (ہم تمہارے طریقہ پر آجائیں) اگرچہ ہم اس سے بے زار ہی ہوں۔

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ

یقیناً (پھر تو) ہم نے اللہ پر جھوٹ باندھا اگر ہم تمہارے طریقہ پر لوٹ آئیں اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اُس (طریقہ) سے نجات عطا فرمائی

وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ

اور ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم اُس (طریقہ) پر پلٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا رب ہے

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا

اور ہمارے رب نے (اپنے) علم سے ہر شے کا احاطہ فرمالیا ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا اے ہمارے رب! فیصلہ فرمادے ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان

بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا

حق کے ساتھ اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔ اور اُن کی قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا کہنے لگے کہ اگر تم نے شعیب کی پیروی کی

اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

تو بے شک تم یقیناً نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر انہیں زلزلہ نے آپکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے مُنہ پڑے رہ گئے۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا

وہ لوگ جنہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا (ایسے برباد ہو گئے) گویا کہ وہ اُن میں بسے ہی نہ تھے وہ لوگ جنہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا

كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ

وہی نقصان اُٹھانے والوں میں رہے۔ پھر (شعیب علیہ السلام نے) اُن سے منہ پھیرا اور فرمایا اے میری قوم!

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾

یقیناً میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا چکا اور میں نے (تو) تمہاری خیر خواہی چاہی تھی پھر میں کافر قوم پر کیوں غم کروں۔

# اہم نکات



# قصہ حضرت شعیب علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۸۴ تا ۸۸

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا اہلِ) مدین کی طرف ان کی برادری کے فرد شعیب (علیہ السلام) کو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ

تمہارا اس کے سوائے کوئی معبود نہیں اور تم ناپ اور تول کم نہ کرو بے شک میں تمہیں خوشحالی میں دیکھتا ہوں

وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ

اور بے شک میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں گھیرنے والے دن کے عذاب سے۔ اور اے میری قوم! تم انصاف کے ساتھ ناپ اور تول پورا کرو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ

اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور تم زمین میں فساد کرنے والے بن کر نہ پھرو۔ تمہارے لئے اللہ کا دیا جو (حلال مال) بچ جائے بہتر ہے۔

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ

اگر تم مومن ہو اور میں تم پر نگہبان نہیں ہوں۔ (شعیب علیہ السلام کی قوم نے) کہا اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہی حکم دیتی ہے؟ کہ ہم چھوڑ دیں

مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۗ

ان (معبودوں) کو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے یا ہم اپنے مالوں میں وہ (بھی) نہ کریں جو ہم چاہیں؟

اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ

بے شک تم تو یقیناً بڑے باوقار سمجھ دار ہو۔ (شعیب علیہ السلام نے) فرمایا کہ اے میری قوم! بھلا تم دیکھو اگر میں واضح دلیل پر ہوں

مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۗ وَمَآ اُرِيْدُ

اپنے رب کی طرف سے اور اس نے مجھے اپنی طرف سے اچھا رزق عطا فرمایا ہے (تو کیسے اس کی نافرمانی کروں) اور میں نہیں چاہتا

اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۗ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۗ

کہ تمہاری مخالفت کر کے ان کاموں کو کروں جن سے تمہیں خود منع کرتا ہوں میں تو بس (تمہاری) اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾

اور مجھے جو توفیق ہے وہ اللہ ہی (کے فضل) سے ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

# اہم نکات

# قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۸۹ تا ۹۵

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ

اور اے میری قوم! تمہیں میری مخالفت (اس بات پر) آمادہ نہ کرے کہ تمہیں ایسی مصیبت (عذاب) پہنچے جیسے پہنچی تھی نوح (علیہ السلام) کی قوم

اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝۸۹ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ

یا ہود (علیہ السلام) کی قوم یا صالح (علیہ السلام) کی قوم کو اور لوط (علیہ السلام) کی قوم تم سے کچھ دور نہیں۔ اور تم اپنے رب سے مغفرت مانگو پھر تم اس کے حضور توبہ کرو

اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝۹۰ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ

بے شک میرا رب نہایت رحم فرمانے والا نہایت محبت فرمانے والا ہے۔ (قوم نے) کہا اے شعیب! تمہاری اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں

وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْ لَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ؗ

اور بے شک ہم تمہیں اپنے درمیان یقیناً کمزور سمجھتے ہیں اور اگر تمہارا خاندان نہ ہوتا (تو) ہم تمہیں یقیناً رَجم کر دیتے

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝۹۱ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ

اور تم ہم پر کچھ غالب نہیں ہو۔ (شعیب علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! کیا میرا خاندان تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ غلبہ والا ہے

وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝۹۲

اور تم نے اس (اللہ) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے بے شک میرا رب تمہارے اعمال کا احاطہ کیئے ہوئے ہے۔

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرو بے شک میں (بھی) عمل کرنے والا ہوں تم عنقریب جان لو گے کس پر (ایسا) عذاب آتا ہے

يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝۹۳ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا

جو اُسے رُسوا کرے گا اور کون جھوٹا ہے؟ اور تم انتظار کرو بے شک میں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں۔ اور جب ہمارا حکم (عذاب) آیا

نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

تو ہم نے شعیب (علیہ السلام) کو نجات عطا فرمائی اور اُن کے ساتھ ان لوگوں کو (بھی نجات عطا فرمائی) جو ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے

وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۹۴ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ

اور ظلم کرنے والوں کو زوردار چیخ نے آ پکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔ گویا کہ وہ اُن (گھروں) میں بسے ہی نہ تھے۔

اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝۹۵ ع

آگاہ رہو! (اہل) مدیَن کے لئے (رحمت سے) دُوری ہے جیسے (رحمت سے قومِ) ثمود دُور ہوئے تھے۔

# قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۷۶ تا ۱۸۴

كَذَّبَ اَصۡحٰبُ لۡـَٔيۡكَةِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۖۚ ﴿۱۷۶﴾ اِذۡ قَالَ لَهُمۡ شُعَيۡبٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ۚ ﴿۱۷۷﴾

اَیکہ (کی بستی) والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب اُن سے شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟

اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۙ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۚ ﴿۱۷۹﴾

بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ ﴿۱۸۰﴾ اَوۡفُوا الۡـكَيۡلَ

اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمّہ (کرم پر) ہے۔ تم ناپ پورا بھر کر دو

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُخۡسِرِيۡنَ ۚ ﴿۱۸۱﴾ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ ۚ ﴿۱۸۲﴾ وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡيَآءَهُمۡ

اور تم نقصان دینے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ اور سیدھے ترازو کے ساتھ وزن کرو۔ اور تم لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو

وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ۚ ﴿۱۸۳﴾ وَاتَّقُوا الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ وَالۡجِـبِلَّةَ الۡاَوَّلِيۡنَ ؕ ﴿۱۸۴﴾

اور تم زمین میں فساد کرنے والے بن کر نہ پھرو۔ اور تم ڈرو اس (اللہ کی ذات) سے جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور پچھلی مخلوق کو (بھی)۔

# قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۸۵تا۱۹۱

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝۱۸۵ۙ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۱۸۶ۚ

(قوم نے) کہا بے شک تم جادو کیئے گئے لوگوں میں سے ہو۔ اور تم ہم جیسے ہی بشر ہو اور بے شک ہم تمہیں یقیناً جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں۔

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۱۸۷ۭ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ

لہٰذا تم ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا گرا دو اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (شعیب علیہ السلام نے) فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۸۸ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ

اُن (کاموں) کو جو تم کرتے ہو۔ پھر ان لوگوں نے انہیں (شعیب علیہ السلام کو) جھٹلایا تو اُن کو سائے والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا

اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۱۸۹ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ

بے شک وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا۔ بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۹۰ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۱۹۱ۧ

اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔



# علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دیا ہوا حلال رزق اس مال سے بہت بہتر ہے جو ناجائز طریقہ پر کمایا جائے۔ (سورۃ ھود، آیات: ۸۵، ۸۶)

۲۔ ناپ تول میں کمی کرنے اور لوگوں کو نقصان پہنچانے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (سورۃ ھود، آیات: ۸۴، ۸۵)

۳۔ ناپ تول میں کمی کرنے اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے دینے سے زمین میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت: ۸۵)

۴۔ لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے راستہ سے روکنا اور دین میں ٹیڑھ تلاش کرنا سخت گناہ کے کام ہیں۔ (سورۃ الاعراف، آیت: ۸۶)

۵۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو سختیوں اور آزمائشوں میں اس لئے بھی مبتلا کیا جاتا ہے تاکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔
(سورۃ الاعراف، آیت: ۹۴)

۶۔ اہل ایمان کو مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماں برداروں اور نافرمانوں کے درمیان خود فیصلہ فرما دیتا ہے۔
(سورۃ الاعراف، آیات: ۸۷، ۸۹، سورۃ ھود، آیات: ۹۲، ۹۳)

۷۔ بُرے لوگ چاہتے ہیں کہ اچھے لوگ بھی بُرائی اختیار کرلیں۔ ہمیں بُرے لوگوں کی بات نہیں ماننی چاہیئے۔ (سورۃ الاعراف، آیات: ۸۸، ۸۹)

۸۔ دین پر عمل اور اس کی دعوت دینے میں آزمائشیں بھی آتی ہیں۔ اس حوالہ سے انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیئے۔
(سورۃ الاعراف، آیت: ۸۸، سورۃ ھود، آیت: ۹۱)

۹۔ ہمارے قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ جن باتوں سے ہم دوسروں کو منع کریں خود بھی ان سے بچنا چاہیئے۔ (سورۃ ھود، آیت: ۸۸)

۱۰۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندوں سے خوب واقف ہے۔ بندوں کے تمام اعمال اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم میں ہیں۔ (سورۃ الشعراء، آیت: ۱۸۸)

۱۱۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلانا اور آپ علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل نہ کرنا، مدین والوں کی ہلاکت کی بنیادی وجہ تھی۔
(سورۃ الشعراء، آیت: ۱۵۳، ۱۵۴)

## سمجھیں اور حل کریں

۱ درج ذیل جملوں کے بارے میں بتایئے کہ وہ کس کا قول ہے:

| نمبر شمار | جملے | اللہ سبحانہ وتعالیٰ | شعیب علیہ السلام | قوم |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے اور تمہاری خیر خواہی کی۔ | | | |
| ۲ | کیا تمہاری نماز حکم دیتی ہے کہ ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کو چھوڑ دیں؟ | | | |
| ۳ | بے شک آپ علیہ السلام کا رب یقیناً بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ | | | |
| ۴ | تم ناپ تول میں کمی نہ کرو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم کرکے نہ دو۔ | | | |
| ۵ | اگر تمہارا خاندان نہ ہوتا تو ہم تمہیں ہلاک کردیتے۔ | | | |

۲ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا ایک اور نام | مدین تھا۔ |
| حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا علاقہ | گھنے باغات عطا فرمائے۔ |
| حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا ایک جُرم | "اَصۡحٰبُ لۡـَٔیۡکَۃِ" ہے۔ |
| اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کو | عذاب سے ڈرایا۔ |
| حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو | ناپ تول میں کمی بھی تھا۔ |

۳ درج ذیل جملوں پر صحیح ✓ یا غلط ✗ کا نشان لگائیں:

| نمبر شمار | جملے | صحیح | غلط |
|---|---|---|---|
| ۱ | قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کو بستی سے نکال دیا۔ | | |
| ۲ | حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم طوفان میں غرق کر دی گئی۔ | | |
| ۳ | حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم دوسروں کا مال گھٹا کر دیتی تھی۔ | | |
| ۴ | حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کو نوسو پچاس (۹۵۰) برس دعوت دی۔ | | |
| ۵ | حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں سے ظلم کرنے والے لوگوں کو زوردار چیخ نے آپکڑا۔ | | |

۴ آیئے! ہم اپنا جائزہ لیں:

| نمبر شمار | اعمال | جی ہاں | کافی حد تک | بہت حد تک | ارادہ ہے |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | کیا ہم دوسروں کو اُن کا حق پورا پورا دیتے ہیں؟ | | | | |
| ۲ | کیا ہم دوسروں کو نقصان پہنچانے سے بچتے ہیں؟ | | | | |
| ۳ | کیا ہم دوسروں کے لئے وہی پسند کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں؟ | | | | |
| ۴ | کیا ہم مظلوم کا ساتھ دیتے ہیں؟ | | | | |
| ۵ | کیا ہم لوگوں کو دوسروں پر زیادتی کرنے سے روکتے ہیں؟ | | | | |

**معلوم کیجیے**

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں ٹیڑھ تلاش کرنے، حضرت شعیب علیہ السلام کا قوم کے انجام پر افسوس نہ کرنے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے نفع اور رزق کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

## ۵ درج ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ، فساد، ناپ، رَجم، نماز، معبودوں، اطاعت، اصلاح، خاندان، تول

(۱) حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تم ______ اور ______ کم نہ کرو۔

(۲) قوم نے کہا اے شعیب! کیا تمہاری ______ تمہیں یہی حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے ______ کو چھوڑ دیں۔

(۳) قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا اگر تمہارا ______ نہ ہوتا تو ہم تمہیں ______ کر دیتے۔

(۴) حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم سے فرمایا تم ______ سے ڈرو اور میری ______ کرو۔

(۵) حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم سے فرمایا تم زمین میں اس کی ______ کے بعد ______ نہ کرو۔

## ۶ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- حدیث شریف میں ناپ تول میں کمی کرنے پر کیا سزا بتائی گئی ہے؟

۲- مدین قبیلہ کون تھا؟

۳- لوگوں کو آزمائشوں میں کیوں مبتلا کیا جاتا ہے؟

۴- حلال رزق کس مال سے بہتر ہے؟

۵- قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کو کیا دھمکیاں دیں؟

**سوچیے!!!**

آپ اپنی عیدی اپنی مرضی سے خرچ کرنا چاہتے تھے جس پر آپ کے گھر والوں نے اُس عیدی کو ان کی مرضی کے مطابق خرچ کرنے کا کہا تو ایسے میں آپ کیا کریں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- راستہ میں چلنے والوں کو ہم کس طرح فائدہ پہنچا سکتے ہیں اس کی کوئی تین صورتیں لکھیں۔
- کسی صاحبِ علم سے ناپ تول میں کمی کا وسیع تر مفہوم معلوم کرکے اس کی کم سے کم پانچ صورتیں تحریر کریں جن سے ہمیں بچنا چاہیئے۔
- جنگلات اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک ہیں۔ اپنے گھر والوں کی مدد سے جنگلات سے حاصل ہونے والے فائدوں میں رنگ بھریئے۔

فرنیچر | بنجر زمین | سیر و تفریح
صحت بخش ماحول | آلودہ ماحول
گندم اور چاول | ایندھن



سیلاب کی روک تھام | غذا
اینٹیں اور سیمنٹ | بارش میں رکاوٹ | آکسیجن

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

# قصہ حضرت یونس علیہ السلام

## تعارف

حضرت یونس بن متّٰی علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ قرآنِ حکیم میں آپ علیہ السلام کا ذکر "ذَا النُّوْنِ" اور "صَاحِبِ الْحُوْتِ" یعنی مچھلی والے کے لقب سے کیا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام کو یہ لقب اس لئے دیا گیا کہ آپ علیہ السلام ایک مدت مچھلی کے پیٹ میں زندہ اور سلامت رہے اور اس دوران اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح کرتے رہے۔ قرآنِ حکیم کی دسویں سورت "سُوْرَۃُ یُوْنُس" آپ علیہ السلام کے نام سے ہے۔ سُوْرَۃُ یُوْنُس کی آیت:۹۸ میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔ سُوْرَۃُ یُوْنُس کے علاوہ سُوْرَۃُ النِّسَاء (آیت:۱۶۳)، سُوْرَۃُ الْاَنْعَام (آیت:۸۶)، سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء (آیات:۸۷ اور ۸۸)، سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰت (آیات:۱۳۹ تا ۱۴۸) اور سُوْرَۃُ الْقَلَم (آیات:۴۸ تا ۵۰) میں بھی حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

## نینویٰ شہر کا حال

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو عراق کے شہر نینویٰ کے لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا۔ شہر کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ نینویٰ دریائے دجلہ کے کنارے ایک بہت بڑا اور بارونق شہر تھا۔ اس شہر کے کھنڈرات موجودہ عراق کے شہر مُوصَل کے قریب پائے جاتے ہیں۔

## قوم کے کفر اور ہٹ دھرمی کا حال

شہر نینویٰ میں آباد لوگ کفر، شرک اور بت پرستی میں مبتلا تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے کئی سال تک انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پیغام پہنچایا مگر ان پر کچھ بھی اثر نہ ہوا اور وہ آپ علیہ السلام کا انکار اور آپ علیہ السلام کی مخالفت کرتے رہے۔

## قوم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرانا

انکار پر ڈٹے رہنے کی وجہ سے جب اہل نینویٰ پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب نازل ہونے کا فیصلہ ہو گیا تو حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو خبر دی کہ اب تین دن کے بعد تم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب آ جائے گا۔ جب عذاب کا وعدہ پورا ہونے میں کچھ وقت رہ گیا تو حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کے کفر اور نافرمانی پر ان سے ناراض ہو کر نینویٰ شہر سے دور چلے گئے جب کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے آپ علیہ السلام کو اپنی قوم کو چھوڑ کر جانے کی ابھی باقاعدہ اجازت نہیں دی گئی تھی۔ ایسے موقع پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی سنت یہ رہی ہے کہ رسول اپنی مرضی سے اپنی بستی کو نہیں چھوڑتے جب تک کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے باقاعدہ ہجرت کا حکم نہ آ جائے۔ مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے مضبوط تعلق کی بنا پر حضرت یونس علیہ السلام یہ اُمید کرتے ہوئے جلدی چلے گئے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اجازت عطا ہو جائے گی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے اس طرح ہجرت کر جانے کی وجہ سے اس قوم کے معاملے میں نرمی فرمائی۔

## قوم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کے سائے

حضرت یونس علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد قوم پر عذاب کے آثار نظر آنے لگے۔ شہر نینویٰ پر سیاہ بادل چھا گئے اور تاریک دھواں اس قوم کے گھروں کی طرف بڑھنے لگا۔ لوگ عذاب کے آثار دیکھ کر ڈر گئے۔ اس وقت انہوں نے حضرت یونس علیہ السلام کو تلاش کرنا شروع کیا

اور جب وہ نہ ملے تو اہلِ نینویٰ شدید پریشان ہو گئے۔ انہیں یقین ہو گیا کہ وہ لوگ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہونے والے ہیں جس سے حضرت یونس علیہ السلام انہیں ڈرایا کرتے تھے۔

## قوم کی اجتماعی توبہ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب کے سائے دیکھ کر شہر کے تمام لوگ اپنے بچوں، عورتوں اور مویشیوں کو ساتھ لے کر باہر میدان میں نکل آئے۔ انہوں نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور عذاب سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی پناہ مانگنے لگے۔ پوری قوم اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر ایمان لے آئی اور وہ سب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سامنے اتنا روئے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمالی اور ان پر سے عذاب کو ٹال دیا۔

## حضرت یونس علیہ السلام کشتی میں

حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب سے ڈرا کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے واضح اجازت ملنے سے پہلے ہی ہجرت فرما کر شہر سے باہر آ گئے تھے۔ انہیں خیال ہوا تھا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کے اس اقدام پر ان پر تنگی نہیں فرمائے گا۔ نیز وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ عذاب کے مقام سے دور رہیں۔ وہ ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوئے۔ کشتی کچھ وقت تو دریا میں پرسکون چلتی رہی مگر پھر دریا میں طوفان آ گیا اور اونچی اونچی لہروں میں مسافروں سے بھری ہوئی کشتی بُری طرح سے ڈولنے لگی۔ شدید اندیشہ پیدا ہو گیا کہ پوری کشتی تمام مسافروں سمیت دریا میں ڈوب جائے گی۔ ان کشتی والوں نے اپنے تجربہ کی بنیاد پر مسافروں سے کہا کہ اس کشتی میں اپنے آقا سے بھاگا ہوا ایک غلام ہے جب تک اس کو دریا میں نہ ڈالا جائے گا اس وقت تک اس کشتی کو نہیں بچایا جا سکتا۔ اس پر لوگوں کے مشورہ سے تین دفعہ قرعہ اندازی کی گئی اور تینوں دفعہ قرعہ حضرت یونس علیہ السلام کے نام پر ہی نکلا۔ لوگوں کے نہ چاہنے کے باوجود بالآخر حضرت یونس علیہ السلام نے خود ہی اپنے آپ کو دریا میں ڈال دیا تاکہ باقی لوگ بچ جائیں۔

## حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایک بڑی مچھلی کو حکم دیا کہ وہ حضرت یونس علیہ السلام کو بغیر نقصان پہنچائے نگل لے۔ مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو حفاظت سے اپنے پیٹ میں رکھ لیا اور آپ علیہ السلام کو لے کر دریا کی تہہ میں گھومنے لگی۔

## حضرت یونس علیہ السلام کی کیفیت اور پکار

مچھلی کے پیٹ میں آپ علیہ السلام کو کئی غموں کا سامنا تھا۔ مثلاً قوم کے ایمان نہ لانے کا غم، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے واضح حکم کے بغیر قوم کو چھوڑ کر چلے آنے کا غم، پھر مچھلی کے پیٹ میں چلے جانے کا غم، ان تمام پریشانیوں اور غموں سے نجات کی واحد صورت آپ علیہ السلام کو یہی نظر آئی کہ آپ علیہ السلام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح کریں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور استغفار کریں۔ چنانچہ مچھلی کے پیٹ اور دریا کی گہری تاریکیوں میں آپ علیہ السلام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو ان الفاظ میں پکارتے رہے: ”لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ“ ”(اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو پاک ہے، یقیناً میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔“ (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیت: ۸۷)

## غم سے نجات

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چند دن رہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور آپ علیہ السلام کو غم سے نجات عطا فرمائی۔ اگر آپ علیہ السلام اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے۔

## حضرت یونس علیہ السلام چٹیل میدان میں

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو ایک چٹیل میدان کے کنارے پر ڈال دیا۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے بے حد کمزور ہو گئے تھے۔ جس جگہ مچھلی نے انہیں ڈالا تھا، وہ ایک چٹیل میدان تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے معجزانہ طور پر وہاں ایک کدو کی بیل پیدا کر دی جو حضرت یونس علیہ السلام کے لئے غذا، شفا اور آرام کا ذریعہ بن گئی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خاص رحمت اور فضل سے حضرت یونس علیہ السلام جلد ہی صحت مند ہو گئے۔

## حضرت یونس علیہ السلام کا اپنی قوم کی طرف واپس آنا

حضرت یونس علیہ السلام جب کچھ صحت مند ہو گئے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو دوبارہ اسی قوم یعنی اہل نینویٰ کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔ اہل نینویٰ حضرت یونس علیہ السلام کے واپس آنے پر بہت خوش ہوئے۔ پوری قوم آپ علیہ السلام پر ایمان لے آئی اور پھر وہ لوگ آپ علیہ السلام کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری میں زندگی گزارنے لگے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک مقررہ مدت تک انہیں زندگی کا ساز و سامان مہیا فرمایا۔

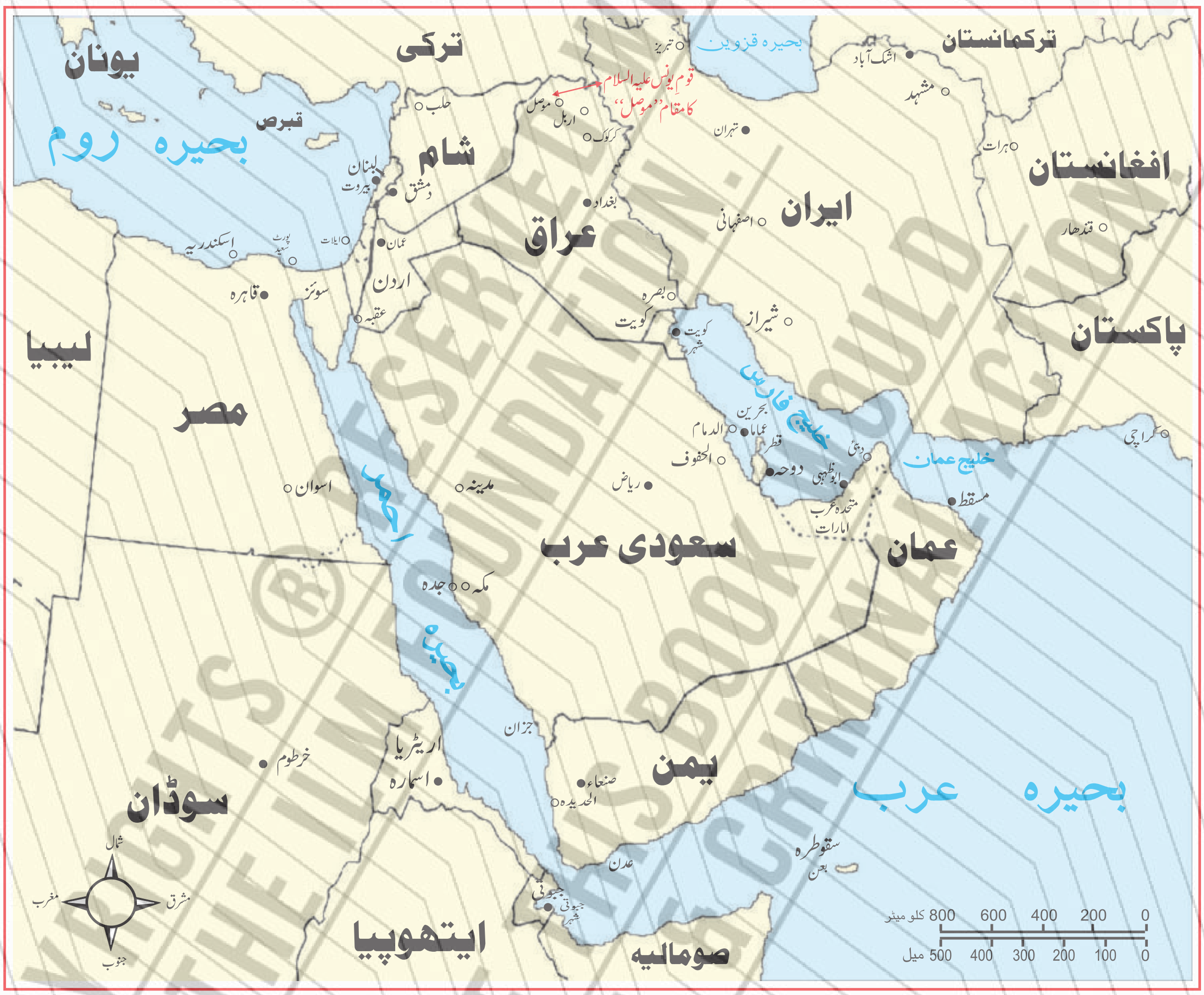
## حضرت یونس علیہ السلام کے قصہ میں ہمارے لئے سبق

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسولوں کی اطاعت کرنے والے اور توبہ و استغفار کرنے والے عذاب سے بچ جاتے ہیں۔ ہمیں بھی ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرتے رہنا چاہیئے۔ جو لوگ موت سے پہلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیں تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے بچ سکتے ہیں۔ البتہ اجتماعی عذاب سے بچنے کے لئے اجتماعی توبہ ضروری ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور اس کا ذکر اور صبر کرنے سے انسان کی پریشانیاں دور اور مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ ہمیں بھی انبیاءِ کرام علیہم السلام کی اتباع کرتے ہوئے خوشحالی اور تکلیف دونوں حالتوں میں ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو یاد رکھنا چاہیئے، اور مشکلات پر صبر کرنا چاہیئے۔

### کیا آپ جانتے ہیں

انسانی تاریخ میں حضرت یونس علیہ السلام کی قوم واحد قوم ہے جس کی اجتماعی توبہ اور استغفار کی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس قوم پر بھیجے جانے والے عذاب کو روک دیا۔

# حضرت یونس علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا مقام



# سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰت

سورۃ الصّٰٓفّٰت ۳۷، کل آیات: ۱۸۲، کل رکوع: ۵

**تعارف:** سورۃ الصّٰٓفّٰت مکی سورت ہے جس کا آغاز اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے فرشتوں کی قسمیں بیان فرما کر کیا ہے۔ اس سورت میں توحید کے دلائل، وحی کی حفاظت اور آخرت سے متعلق کفار کے سوالات کے جوابات کا ذکر ہے۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے فرماں بردار بندوں کے لئے جنت کی نعمتوں اور نافرمانوں کے لئے جہنم کے مختلف عذابوں کا بیان ہے۔ اس سورت میں آٹھ (۸) انبیاء کرام علیہم السّلام کے واقعات کا ذکر ہے۔ سورت کے آخر میں جنّات اور فرشتوں کے اصل مقام کا بیان ہے۔ سورت کے اختتام پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے غالب آنے کی بشارت اور اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾

قسم ہے صف باندھ کر کھڑے ہونے والے (فرشتوں) کی۔ پھر جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی۔ پھر ذکر (قرآن کی) تلاوت کرنے والوں کی۔

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾

بے شک تمہارا معبود یقیناً ایک ہی ہے۔ (جو) آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور مشرقوں کا (بھی) رب ہے۔

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨ الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾

بے شک ہم ہی نے دنیاوی آسمان کو سجایا ہے ستاروں کی زینت سے۔ اور (اسے) ہر سرکش شیطان سے محفوظ رکھا ہے۔

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا

وہ عالمِ بالا (کے فرشتوں) کی (باتیں) نہیں سن سکتے اور ان پر ہر طرف سے (انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔ (اُن کو) بھگانے کے لئے

وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾

اور ان کے لئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔ مگر جو (شیطان) کوئی بات لے اڑے تو اس کے پیچھے ایک دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ

تو آپ ان سے پوچھیے کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا اُن چیزوں کا جو ہم پیدا فرما چکے ہیں

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ بَلْ عَجِبْتَ

بے شک ہم ہی نے اُنہیں چپکتی مٹی کے گارے سے پیدا فرمایا ہے۔ بلکہ آپ (کافروں کے آخرت کے انکار پر) تعجب کرتے ہیں

وَيَسْخَرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً

اور وہ (آپ کی باتوں کا) مذاق اُڑاتے ہیں۔ اور جب اُنہیں نصیحت کی جاتی ہے تو نصیحت قبول نہیں کرتے۔ اور جب وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں

يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿١٤﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا

(تو) خوب مذاق اُڑاتے ہیں۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو واضح جادو ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿١٦﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿١٧﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿١٨﴾

تو کیا ہم (پھر زندہ کر کے) اُٹھائے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی؟ آپ (ﷺ) فرما دیجیے جی ہاں! اور تم ذلیل بھی ہو گے۔

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿٢٠﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ

لہٰذا وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہو گی پھر اسی وقت وہ دیکھنے لگیں گے۔ اور کہیں گے ہائے ہماری بربادی! یہ تو بدلہ کا دن ہے۔ (کہا جائے گا) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے

الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٢٢﴾

جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (حکم ہو گا کہ) جمع کرو ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا اور ان کے ساتھیوں کو اور (اُنہیں بھی) جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ

اللہ کے سوا پھر اُنہیں ہانک کر لے جاؤ جہنم کے راستہ کی طرف۔ اور اُنہیں ذرا ٹھہرائے رکھو بے شک ان سے کچھ پوچھا جائے گا۔ تمہیں کیا ہوا

لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ (وہ مدد کیا کریں گے) بلکہ آج تو وہ خود گردنیں جھکائے کھڑے ہوں گے۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾

آپس میں سوال کریں گے۔ وہ (پیروی کرنے والے) کہیں گے بے شک تم ہی تو (بہکانے کے لئے) ہمارے پاس آیا کرتے تھے دائیں طرف سے۔

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾

(کافر سردار) کہیں گے (نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) تم ہی ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے۔

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾

لہٰذا ہم پر ثابت ہو گئی ہمارے رب کی بات کہ بے شک ہم (عذاب کا مزہ) ضرور چکھنے والے ہیں۔ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا (کیوں کہ) بے شک ہم خود گمراہ تھے۔

# اہم نکات



فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا

تو بے شک وہ اس دن عذاب میں (برابر کے) شریک ہوں گے۔ بے شک ہم مُجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ ایسے (لوگ) تھے

إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا

کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کیا کرتے تھے۔ اور وہ کہتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں

لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾

ایک مجنون شاعر کی وجہ سے؟ بلکہ وہ (رسول ﷺ) حق لے کر آئے ہیں اور انہوں نے تمام رسولوں کی تصدیق کی ہے۔

إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾

بے شک تم دردناک عذاب کا مزہ ضرور چکھنے والے ہو۔ اور تمہیں وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ مگر وہ جو اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندے ہیں۔

أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٤٣﴾ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٤﴾

اُنہی لوگوں کے لئے مقرر رزق ہے۔ (یعنی) میوے اور اُنہیں عزت دی جائے گی۔ نعمتوں والے باغوں میں۔ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيهَا غَوْلٌ

اُن پر بہتی ہوئی شراب کے پیالوں کا دور چلایا جائے گا۔ جو سفید ہو گی پینے والوں کے لئے لذیذ ہو گی۔ نہ اس میں کوئی دردِ سر ہو گا

وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ﴿٤٧﴾ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ﴿٤٨﴾ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴿٤٩﴾

اور نہ اس سے ان کے ہوش اُڑیں گے۔ ان کے پاس نیچی نگاہیں رکھنے والی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی۔ جیسے وہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہوں۔

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿٥١﴾

پھر وہ (جنتی) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں سوال کریں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا بے شک (دنیا میں) میرا ایک ساتھی تھا۔

يَقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿٥٢﴾ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَئِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿٥٣﴾

وہ کہا کرتا تھا کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں (ہمارے اعمال کا) بدلہ دیا جائے گا؟

قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللَّهِ

ارشاد ہو گا کہ کیا تم جھانک کر (اسے) دیکھنا چاہتے ہو۔ پھر وہ جھانکے گا تو اسے جہنم کے درمیان میں دیکھے گا۔ وہ کہے گا اللہ کی قسم!

إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٥٧﴾

قریب تھا کہ تم مجھے (بھی) ہلاک کر دیتے۔ اور اگر میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو یقیناً میں بھی ان میں ہوتا جو (عذاب میں) حاضر کیئے گئے ہیں۔

أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٥٩﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٠﴾

تو (جنتی کہیں گے) کیا (یہ صحیح ہے کہ) اب ہم کبھی مرنے والے نہیں ہیں؟ سوائے پہلی موت کے اور نہ ہمیں عذاب ہو گا۔ یقیناً یہی بڑی کامیابی ہے۔

# اہم نکات



لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾

ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے۔ کیا مہمانی کے طور پر یہ بہتر ہے یا زقوم کا (کانٹے دار) درخت؟

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا

بے شک ہم نے اسے آزمائش بنایا ہے ظالموں کے لئے۔ بے شک وہ ایک ایسا درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں (سے) نکلتا ہے۔ اس کے خوشے ایسے ہیں

كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾

جیسے وہ شیطانوں کے سر ہوں۔ پھر وہ اس میں سے یقیناً کھائیں گے پھر اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر یقیناً ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ) مِلا کر دیا جائے گا۔

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾

پھر بے شک انہیں یقیناً پلٹنا ہوگا جہنم کی طرف۔ بے شک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔ تو وہ ان کے پیچھے دوڑتے چلے گئے۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ

اور یقیناً ان سے پہلے اکثر لوگ گمراہ ہو چکے تھے۔ اور یقیناً ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے بھیجے تھے۔ تو آپ دیکھ لیجیۓ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ

کہ کیسا انجام ہوا (عذاب سے) ڈرائے گئے لوگوں کا۔ مگر جو اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندے ہیں (وہی محفوظ رہے)۔ اور یقیناً نوح (علیہ السلام) نے ہمیں پکارا تھا

فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾

تو یقیناً (ہم) کتنے اچھے دعا قبول فرمانے والے ہیں۔ اور ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو نجات عطا فرمائی بڑی مصیبت سے۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾

اور ہم نے صرف انہی کی اولاد کو باقی رکھا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان (کے ذکر خیر) کو باقی رکھا۔ نوح (علیہ السلام) پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾

بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ پھر ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾

اور بے شک اِنہی کے گروہ میں سے یقیناً ابراہیم (علیہ السلام) بھی تھے۔ جب وہ اپنے رب کے پاس پاک دل لے کر آئے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا ذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾

جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کن چیزوں کو پوجتے ہو؟ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر گھڑے ہوئے معبودوں کو چاہتے ہو؟

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾ فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾

تو تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ پھر (ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام نے) ستاروں کی طرف ایک نظر ڈالی پھر فرمایا میں بیمار ہوں۔

# اہم نکات

## کیا آپ جانتے ہیں

مفسرین کی ایک رائے کے مطابق آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تھا۔ کئی مورخین نے بتایا ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد کا نام تارخ اور ان کا لقب آزر تھا۔ جبکہ مفسرین کی ایک جماعت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا جو توحید باری تعالیٰ کے قائل تھے اور چچا کا نام آزر تھا جو شرک میں مبتلا ہو گیا تھا اور چچا کو باپ کہنا عربی محاورات میں عام ہے۔

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾

تو وہ ان سے پیٹھ پھیر کر پلٹ گئے۔ پھر (ابراہیم علیہ السلام) چپکے سے ان کے معبودوں کی طرف گئے پھر انہوں نے فرمایا کیا تم کھاتے نہیں؟

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾

تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم بولتے نہیں ہو؟ پھر ان کو دائیں ہاتھ سے مارنا (اور توڑنا) شروع کر دیا۔ پھر (قوم کے) لوگ ان کے پاس دوڑے ہوئے آئے۔

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کیا تم ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جنہیں تم خود تراشتے ہو؟ حالانکہ اللہ نے تمہیں پیدا فرمایا

وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾

اور ان (کاموں) کو (بھی) جو تم کرتے ہو۔ (لوگوں نے) کہا اِن کے لئے ایک عمارت بناؤ پھر اُنہیں بھڑکتی آگ میں ڈال دو۔

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾

لہٰذا انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ ایک چال چلنے کا ارادہ کیا تو ہم نے اُن لوگوں کو سب سے نیچا کر دکھایا۔

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ

اور (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہی میری رہنمائی فرمائے گا۔ (پھر انہوں نے عرض کیا) اے میرے رب!

هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿١٠١﴾

مجھے صالحین میں سے (بیٹا) عطا فرما۔ تو ہم نے انہیں ایک تحمل والے لڑکے (اسماعیل علیہ السلام) کی خوشخبری دی۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ

جب وہ (اسماعیل علیہ السلام) ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچے تو (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا اے میرے بیٹے! بے شک میں نے خواب میں دیکھا

اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ

کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو تم غور کرو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ (اسماعیل علیہ السلام نے) عرض کیا

يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّآ اَسْلَمَا

اے میرے ابّا جان! جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیے اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پھر جب دونوں نے حکم مان لیا

وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا

اور (ابراہیم علیہ السلام نے) اِنہیں پیشانی کے بل لٹا دیا۔ اور ہم نے اُنہیں پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تم نے خواب سچ کر دکھایا

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰۗـؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾

ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک یہ ضرور بڑی واضح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی اس (بچے) کے بدلے میں دے دی۔

# اہم نکات

### فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

"(عید الاضحیٰ) قربانی کے دن ابنِ آدم کا کوئی عمل جانور کے خون بہانے سے زیادہ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک) پسندیدہ نہیں۔" (جامع ترمذی)



**عملی بات**

ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ چاہے اس کے لئے اپنی محبوب ترین شے کو بھی قربان کیوں نہ کرنا پڑے۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اُن (کے ذکر خیر) کو باقی رکھا۔ ابراہیم (علیہ السلام) پر سلام ہو۔

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ

ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اور ہم نے انہیں اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری دی

نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٢﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ

جو نیک لوگوں میں سے نبی ہوں گے۔ اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) پر اور اسحاق (علیہ السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں اور ان کی اولاد میں سے کچھ تو نیک ہیں

وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١١٤﴾

اور کچھ اپنے آپ پر واضح ظلم کرنے والے ہیں۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر احسان فرمایا۔

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٥﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٦﴾

ہم نے ان دونوں اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی بہت بڑی مصیبت سے۔ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی تو وہی غالب ہوگئے۔

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٨﴾

اور ہم نے ان دونوں کو نہایت واضح کتاب (تورات) عطا فرمائی۔ اور ہم نے دونوں کو سیدھے راستہ کی ہدایت بھی عطا فرمائی۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان (کے ذکر خیر) کو باقی رکھا۔ موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر سلام ہو۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾

بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا

اور بے شک الیاس (علیہ السلام) بھی ضرور رسولوں میں سے تھے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں؟ کیا تم بَعل (نامی بُت) کو پوجتے ہو

وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ﴿١٢٥﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٢٦﴾

اور سب سے بہترین پیدا فرمانے والے کو چھوڑ دیتے ہو؟ (یعنی) اللہ کو جو تمہارا رب ہے اور تمہارے پچھلے باپ دادا کا بھی رب ہے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٢٨﴾

پھر بھی ان لوگوں نے انہیں جھٹلایا تو یقیناً وہ سب (عذاب کے لئے) ضرور حاضر کیئے جائیں گے۔ سوائے اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندوں کے۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٢٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣١﴾

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان (کے ذکر خیر) کو باقی رکھا۔ الیاس (علیہ السلام) پر سلام ہو۔ بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٣﴾

بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اور بے شک لوط (علیہ السلام) بھی ضرور رسولوں میں سے تھے۔

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣٤﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٣٥﴾

(وہ وقت یاد کیجیے) جب ہم نے اُنہیں اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَ اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَ بِالَّيْلِ

پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ اور بے شک تم ضرور ان (بستیوں) کے پاس سے گزرتے ہو صبح بھی۔ اور رات کو بھی

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَ اِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾

تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ اور بے شک یونس (علیہ السلام) بھی ضرور رسولوں میں سے تھے۔ (یاد کیجیے) جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ

پھر وہ قرعہ اندازی میں شریک ہوئے تو وہ مغلوب ہو جانے والوں میں سے ہو گئے۔ پھر اُنہیں مچھلی نے نگل لیا

وَ هُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْ لَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾

اور وہ (اپنے آپ کو) ملامت کر رہے تھے۔ تو بے شک اگر وہ (اللہ کی) پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ

تو یقیناً اس (مچھلی) کے پیٹ میں اس دن تک رہتے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ہم نے انہیں چٹیل میدان میں ڈال دیا

وَ هُوَ سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾ وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾

اس حال میں کہ وہ بیمار تھے۔ اور ہم نے ان پر ایک بیل دار درخت اُگا دیا۔ اور ہم نے اُنہیں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا۔

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ

پھر وہ لوگ ایمان لے آئے تو ہم نے اُنہیں ایک وقت تک فائدہ پہنچایا۔ لہٰذا آپ ان (کفارِ مکّہ) سے پوچھیے کیا آپ کے رب کے لئے بیٹیاں ہیں

وَ لَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّ هُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ اَلَاۤ

اور ان کے لئے بیٹے ہیں؟ یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور وہ (اس وقت) موجود تھے؟ آگاہ ہو جاؤ

اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾

بے شک یہ ضرور اپنی جھوٹ بنائی ہوئی (بات) کہتے ہیں۔ کہ اللہ کی اولاد ہے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾

کیا اس (اللہ) نے بیٹوں کے بجائے بیٹیوں کو پسند فرمایا؟ تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو۔ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا

یا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے؟ تو تم اپنی کتاب پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور انہوں نے اس (اللہ) کے اور جنّات کے درمیان رشتہ قائم کر دیا

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

حالانکہ جنّات کو معلوم ہے کہ بے شک وہ (اللہ کے سامنے) ضرور حاضر کیئے جائیں گے۔ اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

سوائے اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندوں کے (جو ایسی باتیں نہیں کرتے وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے)۔ تو بے شک تم اور جنہیں تم پوجتے ہو۔

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾

تم سب اُس (اللہ) کے خلاف (کسی کو) گمراہ نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے جس کو جہنم میں داخل ہونا ہے۔

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾

اور ہم (فرشتوں) میں سے بھی ہر ایک کا مقام مقرر ہے۔ اور بے شک ہم ضرور صف باندھے کھڑے رہنے والے ہیں۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

اور بے شک ہم ضرور (اللہ کی) پاکی بیان کرنے والے ہیں۔ اور وہ (کافر) تو ضرور کہا کرتے تھے۔ اگر ہمارے پاس پچھلے لوگوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی۔

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا

تو یقیناً ہم اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندے ہوتے۔ پھر انہوں نے اس (قرآن) کا انکار کر دیا تو عنقریب وہ جان لیں گے۔ اور یقیناً ہماری بات پہلے طے ہو چکی ہے

لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

ہمارے بھیجے ہوئے بندوں (رسولوں) کے لئے۔ بے شک یہ وہ ہیں جن کی ضرور مدد کی جائے گی۔ اور بے شک ہمارا لشکر ہی ضرور غالب ہو کر رہے گا۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

لہٰذا آپ ان سے کچھ وقت تک منہ موڑ لیجیۓ۔ اور آپ اُنہیں دیکھتے رہیۓ پھر عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔ تو کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی مانگ رہے ہیں؟

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾

پھر جب وہ (عذاب) ان کے صحن میں اُتر آئے گا تو وہ بہت بُری صبح ہو گی (عذاب سے) ڈرائے جانے والوں پر۔

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ

اور آپ ان سے کچھ وقت تک منہ موڑ لیجیۓ۔ اور آپ دیکھتے رہیۓ پھر عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔ پاک ہے آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو۔ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

# علم و عمل کی باتیں

۱۔ فرشتے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے عاجزی کرتے ہیں اور ہمیشہ اُس کے احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۱ تا ۳)

۲۔ کافر سردار اور ان کی پیروی کرنے والے قیامت کے دن آپس میں جھگڑیں گے اور اپنی گمراہی کا الزام ایک دوسرے پر ڈالیں گے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۲۷ تا ۲۹)

۳۔ بُرے لوگوں کی دوستیاں تباہی اور ہلاکت کا ذریعہ ہیں۔ اس لئے ہمیں بُرے لوگوں کی دوستی سے بچنا چاہیے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۵۰ تا ۵۷)

۴۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی اور حساب و کتاب کا انکار کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۵۳ تا ۵۵)

۵۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ صاحب ایمان اور نیک بندوں کو دنیا اور آخرت دونوں میں بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۷۹ تا ۸۱)

۶۔ بت اور جھوٹے معبود اپنے آپ کو نقصان سے نہیں بچا سکتے تو مشرکین کو کیا بچائیں گے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۸۵ تا ۹۸)

۷۔ ہمیں اپنی محبوب ترین شے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۹۹ تا ۱۱۱)

۸۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور اس کے ذکر سے انسان کی پریشانیاں دور اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۱۴۱ تا ۱۴۵)

۹۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بَرگُزیدہ رسولوں علیہم السلام کو اکیلا نہیں چھوڑتا ان کی ضرور مدد فرماتا ہے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۱۷۱، ۱۷۲)

۱۰۔ تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا وعدہ ہے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیت: ۱۸۱)

## سمجھیں اور حل کریں

۱ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| حضرت یونس علیہ السلام نے | حضرت یونس علیہ السلام کے لقب ہیں۔ |
| حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نے | ایک بیل دار درخت اُگا دیا۔ |
| مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو | قوم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ |
| اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے لئے | عذابِ الٰہی کے آثار دیکھ کر توبہ کرلی۔ |
| ”ذَا النُّوْنِ“ اور ”صَاحِبِ الْحُوْتِ“ | حفاظت سے اپنے پیٹ میں رکھ لیا۔ |

## ۲ درج ذیل جملوں کے بارے میں بتائیے کہ وہ کس کا قول ہے:

| نمبر شمار | جملے | اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی | حضرت یونس علیہ السلام | فرشتے | کفار |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | پھر ہم نے انہیں چٹیل میدان میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ بیمار تھے۔ | | | | |
| ۲ | تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، یقیناً میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔ | | | | |
| ۳ | اور یقیناً ہم صف باندھے کھڑے رہنے والے ہیں۔ | | | | |
| ۴ | اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی تو یقیناً ہم اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے خالص کیئے ہوئے بندے ہوتے۔ | | | | |
| ۵ | تم نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ | | | | |

## ۳ درج ذیل جملوں پر صحیح ✓ یا غلط ✗ کا نشان لگائیں:

| نمبر شمار | جملے | صحیح | غلط |
|---|---|---|---|
| ۱ | عراق کے شہر نینویٰ کی آبادی دو لاکھ سے زیادہ تھی۔ | | |
| ۲ | حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے بے حد کمزور ہو گئے تھے۔ | | |
| ۳ | مچھلی نے جس جگہ حضرت یونس علیہ السلام کو ڈالا تھا وہ ایک آباد بستی تھی۔ | | |
| ۴ | شہر نینویٰ پر سیاہ بادل چھا گئے اور تاریک دھواں اس قوم کے گھروں کی طرف بڑھنے لگا۔ | | |
| ۵ | عذابِ الٰہی کے سائے دیکھ کر شہر کے تمام لوگ اپنے اہل و عیال سمیت میدان میں نکل آئے۔ | | |

## ۴ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) حضرت یونس بن متّٰی علیہ السلام ______ کی نسل میں سے ہیں۔

(۲) حضرت یونس علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد ______ کے آثار نظر آنے لگے۔

(۳) حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں ______ کرتے رہے۔

(۴) شہر نینویٰ کی آبادی ______ سے زیادہ تھی۔

(۵) نینویٰ ______ کے کنارے ایک بارونق شہر تھا۔

**معلوم کیجیے** بعل، ال یاسین، فرشتوں کے ڈانٹنے، کئی مشرقوں اور پاک دل کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

۵ نیچے دیئے گئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے:

- ایک بڑی مچھلی نے اللہ ﷻ کے حکم سے حضرت یونس علیہ السلام کو بغیر نقصان پہنچائے نگل لیا۔
- اللہ ﷻ نے حضرت یونس علیہ السلام کو دوبارہ اہل نینویٰ کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔
- حضرت یونس علیہ السلام نے کئی سال تک نینویٰ کے لوگوں کو اللہ ﷻ کا پیغام پہنچایا۔
- نینویٰ والے اللہ ﷻ کے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے عذاب سے پناہ مانگنے لگے۔
- نینویٰ کے لوگ اپنے رسول علیہ السلام کا انکار اور ان کی مخالفت کرتے رہے۔
- حضرت یونس علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد عذاب کے آثار نظر آنے لگے۔
- مچھلی کے پیٹ میں آپ علیہ السلام اللہ ﷻ کی تسبیح اور استغفار کرتے رہے۔
- حضرت یونس علیہ السلام کو عراق کے شہر نینویٰ کے مشرک لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔
- حضرت یونس علیہ السلام عذاب کے مقام سے دور رہنے کے ارادہ سے ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوئے۔
- حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کے کفر پر ان سے ناراض ہو کر نینویٰ شہر سے دور چلے گئے۔

٦ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجئے:

ا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں کس طرح کی مٹی سے پیدا فرمایا ہے؟

________________________________

________________________________

۲۔ جب کافروں سے کہا جاتا تھا کہ اللہ ﷻ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ کیا کہا کرتے تھے؟

________________________________

________________________________

۳۔ جہنم کے درخت زقوم کے بارے میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے کوئی دو لکھیں؟

________________________________

________________________________

________________________________

۴- کافر جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ان کا کیا رویہ ہوتا ہے؟

۵- اس سورت میں آٹھ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات کا ذکر آیا ہے ان کے نام لکھیے؟

**سوچیے!!!**

آپ نے گھر والوں سے ایک تحفہ کی فرمائش کی اور وہ تحفہ آپ کو مل گیا۔ اب اگر وہ تحفہ آپ کے بہت ہی قریبی دوست نے آپ سے مانگ لیا تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

## گھریلو سرگرمی

- اپنے گھر والوں سے معلوم کر کے کوئی چھ فرشتوں کے نام اور ان کے کام تحریر کریں۔
- کسی صاحبِ علم سے معلوم کریں کہ ہمیں اپنی قربانی کے اجر و ثواب کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے اور کوئی سی تین باتیں تحریر کریں؟
- قربانی کی دعا تلاش کر کے ترجمہ کے ساتھ یاد کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: ____________

# مشکل الفاظ کے معنی

## سورۃ الفاتحہ

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | افتتاح کرنا | آغاز کرنا، کھولنا، شروع کرنا | صفحہ نمبر ۲۵، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۱ |
| .2 | استقامت | ثابت قدمی، قدم جمائے کھڑے رہنا، کسی کام کی مداومت، ہمیشگی کے ساتھ جاری رکھنا، ہمیشہ ٹھہرنا | صفحہ نمبر ۲۵، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۴ |
| .3 | بندگی کرنا | محبت اور اطاعت و فرماں برداری کے جذبہ کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنا، فرماں برداری کرنا | صفحہ نمبر ۲۵، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۳ |
| .4 | بندہ | بندگی کرنے والا، غلام، Slave | صفحہ نمبر ۲۵، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۳ |
| .5 | پیروی کرنا | اتباع کرنا، پیچھے چلنا، بات ماننا | صفحہ نمبر ۲۸، علم و عمل کی باتیں نمبر ۸ |
| .6 | پوشیدہ | چھپا ہوا، خفیہ، پیٹھ پیچھے، غیب میں ہونا | صفحہ نمبر ۱۳، ہیڈنگ نمبر ۲ |
| .7 | حق دار | حق رکھنے والا، مالک، حصّہ رکھنے والا | صفحہ نمبر ۲۸ علم و عمل کی باتیں نمبر ۱ |
| .8 | رب | رب وہ ہے جو کسی شے کو آہستہ آہستہ منصب کمال تک پہنچائے۔ حقیقی رب اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے جو تمام مخلوقات کی تمام ضروریات کو پورا فرماتا ہے۔ | صفحہ نمبر ۲۶، آیت نمبر ۱ |
| .9 | رحم کرنا | کسی پر مہربانی کرنا، کسی کی تکلیف دور کرنا | صفحہ نمبر ۲۶، آیت نمبر ۲ |
| .10 | صدیقین | صدیق کی جمع، وہ شخصیات جو صدق و سچائی میں اتنی امتیازی شان رکھتی ہوں کہ جھوٹ کے کسی شائبے کی بھی گنجائش نہ رہے، اسی طرح جن کے ایمان و یقین میں ذرہ برابر شک نہ ہو، وہ بھی صدیق ہیں۔ | صفحہ نمبر ۲۷، کیا آپ جانتے ہیں؟ |
| .11 | صالحین | نیک، پرہیز گار، پاک دامن، پارسا، نیکوکار، بُرائی سے پاک | صفحہ نمبر ۲۷، کیا آپ جانتے ہیں؟ |
| .12 | عبادت | شرعی اصطلاح میں عبادت کا مفہوم ہے معبود کے سامنے اپنے آپ کو انتہائی عاجز جاننا اور اس کے لئے انتہائی تعظیم کو تسلیم کرتے ہوئے اُس کا اظہار کرنا۔ | صفحہ نمبر ۲۶، آیت نمبر ۴ |
| .13 | گمراہ | صحیح راستے سے ہٹنے اور بھٹکنے والا، راستہ بھولا ہوا، بے دین | صفحہ نمبر ۲۶، آیت نمبر ۷ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| .14 | محسن | احسان کرنے والا، بھلائی کرنے والا، مدد گار | صفحہ نمبر ۲۸، علم و عمل کی باتیں نمبر ۱ |
| .15 | مخلوقات | مخلوق کی جمع، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بنائی اور پیدا کی ہوئی چیزیں مثلاً انسان، آسمان، زمین، پتھر، جانور، پودے، تمام کائنات، دنیا وغیرہ | صفحہ نمبر ۲۸، علم و عمل کی باتیں نمبر ۲ |
| .16 | مَردود | رَد کیا ہوا، دھتکارا ہوا، پتھر مارا ہوا | صفحہ نمبر ۲۵، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۲ |
| .17 | مناجات | دعائیں، التجائیں | صفحہ نمبر ۲۵، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۲ |
| .18 | نافرمانی کرنا | حکم نہ ماننا، بات نہ ماننا، اطاعت نہ کرنا | صفحہ نمبر ۲۸، علم و عمل کی باتیں نمبر ۹ |

## سورۃ الفیل

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | آمد | آنا | صفحہ نمبر ۳۶ سوال نمبر ۴، سطر نمبر ۲ |
| .2 | بُھوسہ | خشک چارہ جو جانور کھاتے ہیں | صفحہ نمبر ۳۴ آیت نمبر ۵ |
| .3 | بھگدڑ مچنا | پریشانی اور گھبراہٹ میں اِدھر سے اُدھر بھاگنا | صفحہ نمبر ۳۲، پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۳ |
| .4 | جُھنڈ | گروہ، جتّھا، کئی چیزوں کا ایک ساتھ جمع ہونا | صفحہ نمبر ۳۲، پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۱ |
| .5 | سازش | چال، بُری تدبیر، فریب، دھوکہ | صفحہ نمبر ۳۵، علم و عمل کی باتیں نمبر ۲ |
| .6 | عیسائی | نصرانی، مسیحی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے | صفحہ نمبر ۳۵، سوال: ۲ (۳) |
| .7 | فوج | سپاہیوں کا لشکر، آرمی، جنگی آدمیوں کا گروہ | صفحہ نمبر ۳۱، پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۱ |
| .8 | کنکریاں | مٹی کے چھوٹے چھوٹے سخت پتھر، آگ میں پکی ہوئی مٹی | صفحہ نمبر ۳۴، سطر نمبر ۵ |
| .9 | گِرجاگھر | عیسائیوں کی عبادت کرنے کی جگہ، عبادت گاہ | صفحہ نمبر ۳۱، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۱ |
| .10 | گورنر | شہر کے انتظامات سنبھالنے والا، حاکم اعلیٰ، ملک میں اختیار رکھنے والا | صفحہ نمبر ۳۱، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۱ |
| .11 | لشکر | سپاہیوں کا گروپ، فوج کا دستہ، جنگی آدمیوں کا گروہ | صفحہ نمبر ۳۱ پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۲ |
| .12 | مرعوب ہونا | رُعب میں آنا، متاثر ہونا | صفحہ نمبر ۳۵، علم و عمل کی باتیں نمبر ۵ |

## سورۃ قریش

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | سرگرمیاں | بھاگ دوڑ، معاملات، کام کاج | صفحہ نمبر ۳۸، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۷ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| .2 | مانوس کرنا | متعارف کرنا، پہچان کرنا، شیر و شکر کرنا، راغب کرنا، اپنی طرف مائل کرنا، اجنبیت ختم کرنا | صفحہ نمبر ۳۸، آیت نمبر ا |

## سورۃ الماعون

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | آمادہ کرنا | مائل کرنا، کسی کام یا بات کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنا، راضی کرنا، ترغیب دینا | صفحہ نمبر ۴۴، سوال نمبر ا (۲) |
| .2 | ترغیب دلانا | شوق دلانا | صفحہ نمبر ۴۲، آیت نمبر ۳ |
| .3 | خود غرض | صرف اپنی فکر کرنا، صرف اپنا فائدہ اور مطلب دیکھنا | صفحہ نمبر ۴۲، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۶ |
| .4 | دکھاوا کرنا | دوسروں کو دِکھانے کے لئے نیکی کرنا | صفحہ نمبر ۴۲، آیت نمبر ۶ |
| .5 | غافل | توجہ نہ کرنا، بھلا دینا | صفحہ نمبر ۴۲، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۵ |
| .6 | کردار | روش، چال چلن، سیرت، خُلق | صفحہ نمبر ۴۲، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۲ |
| .7 | مسکین | مسکین وہ ہے جس کے پاس کفایت بھر روزی نہ ہو۔ | صفحہ نمبر ۴۲، آیت نمبر ۳ |

## سورۃ الکوثر

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | بے نام ونشان ہونا | نشان کا مٹ جانا، بے اولاد ہونا | صفحہ نمبر ۴۷، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۳ |
| .2 | خطا | کوتاہی، غلطی | صفحہ نمبر ۴۷، فرمانِ نبوی ﷺ |
| .3 | طعنہ دینا | کسی کمی یا کوتاہی کو یاد دلانا، عیب نکالنا، طنز، ملامت کرنا | صفحہ نمبر ۴۷، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۳ |
| .4 | کوثر | جنت کی نہر کا نام | صفحہ نمبر ۴۷، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۶ |
| .5 | محروم ہونا | کسی چیز کا حاصل نہ ہونا، پہنچ سے دور ہونا، نامراد ہونا | صفحہ نمبر ۴۸، عملی بات، سطر نمبر ۲ |

## سورۃ الکافرون

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | پیشکش کرنا | موقع دینا، Offer | صفحہ نمبر ۵۰، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۳ |
| .2 | تشدد کرنا | سختی کرنا، زیادتی کرنا، ظلم کرنا | صفحہ نمبر ۵۰، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۲ |

## سورۃ النصر

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | تسبیح کرنا | اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پاکی بیان کرنا | صفحہ نمبر ۵۴، پیرا گراف نمبر ۱، سطر نمبر ۶ |
| .2 | حمد کرنا | اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف کرنا | صفحہ نمبر ۵۴ پیرا گراف نمبر ۱، سطر نمبر ۹ |
| .3 | حیات | زندگی، جان | صفحہ نمبر ۵۴ پیرا گراف نمبر ۱، سطر نمبر ۱ |
| .4 | غلبہ | غالب ہونا، چھا جانا، جیت جانا | صفحہ نمبر ۵۶ علم و عمل کی باتیں نمبر ۳ |
| .5 | فتح کرنا | جیتنا، کامیاب ہونا | صفحہ نمبر ۵۴ پیرا گراف نمبر ۱، سطر نمبر ۳ |
| .6 | فوج در فوج | بڑی تعداد میں ایک ساتھ آنا، گروہ در گروہ، جوق در جوق (مراد ہے کثرت کے ساتھ) | صفحہ نمبر ۵۴ آیت نمبر ۲ |
| .7 | مشن | مقصد | صفحہ نمبر ۵۴ پیرا گراف نمبر ۱، سطر نمبر ۵ |

## سورۃ اللّھب

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | ایندھن | آگ جلانے کا ذریعہ، لکڑیاں، کوئلہ، پیٹرول، Fuel، وغیرہ | صفحہ نمبر ۵۸، آیت نمبر ۴ |
| .2 | بٹی ہوئی رسی | بل دی ہوئی رسی | صفحہ نمبر ۵۸، آیت نمبر ۵ |
| .3 | پیشن گوئی کرنا | مستقبل کی خبر دینا، Prophecy | صفحہ نمبر ۵۹، کیا آپ جانتے ہیں، سطر نمبر ۱ |
| .4 | شعلے | آگ کی لپٹیں، Flames | صفحہ نمبر ۶۱، آیت نمبر ۳ |
| .5 | علانیہ | کھل کر بات کرنا، سب کے سامنے کہنا، ظاہر طور پر | صفحہ نمبر ۵۸، پیرا گراف نمبر ۱، سطر نمبر ۲ |
| .6 | گستاخی | بے ادبی، بے شرمی، بدتمیزی، تحقیر | صفحہ نمبر ۵۸، پیرا گراف نمبر ۲، سطر نمبر ۱ |

## سورۃ الاخلاص

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | ایک تہائی | کسی چیز کا تیسرا حصہ | صفحہ نمبر ۶۲، فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم |
| .2 | بے نیاز | جسے کسی چیز کی ضرورت نہ ہو | صفحہ نمبر ۶۲، آیت نمبر ۲ |
| .3 | جنس | مذکر یا مؤنث ہونا، قسم، ذات | صفحہ نمبر ۶۲، پیرا گراف نمبر ۱، سطر نمبر ۷ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| .4 | خاندان | شوہر، بیوی اور بچے، کُنبہ، قریبی رشتہ دار، Family | صفحہ نمبر ۶۲، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۴ |
| .5 | وارث | حصہ دار، وراثت لینے والا، مالک | صفحہ نمبر ۶۲، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۸ |
| .6 | وراثت | مرنے والے کا چھوڑا ہوا مال و اسباب | صفحہ نمبر ۶۲، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۸ |

## سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | پناہ حاصل کرنا | کسی کی حفاظت یا نگرانی میں آنا | صفحہ نمبر ۶۶، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۲ |
| .2 | گِرہ | گانٹھ لگانا، Knot | صفحہ نمبر ۶۶، آیت نمبر ۴ |

## قصّہ حضرت آدم علیہ السلام

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | اولاد | بچے، بیٹا بیٹی، ایک نسل اور ایک خاندان کے لوگ | صفحہ نمبر ۸۷، آیت نمبر ۲۶ |
| .2 | بَرگُزیدہ | منتخب، مقبول، پسندیدہ، چنا ہوا | صفحہ نمبر ۷۳، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ۴ |
| .3 | بہکانا | ورغلانا، دھوکا دینا، بُرائی کی طرف آمادہ کرنا، سیدھے راستے سے ہٹانا | صفحہ نمبر ۸۳، گھریلو سرگرمیاں نمبر ۳ |
| .4 | تکبر کرنا | حق سے منہ موڑنا، دوسروں کو اپنے آپ سے کم تر سمجھنا، غرور کرنا، اپنی بڑائی ظاہر کرنا | صفحہ نمبر ۷۳، پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۶ |
| .5 | ٹھکانا | رہنے کی جگہ، رہائش کا مقام | صفحہ نمبر ۸۷، آیت نمبر ۲۴ |
| .6 | جنت | باغ | صفحہ نمبر ۷۴، پیراگراف نمبر ا، سطر نمبر ا |
| .7 | جہنم | آگ کا گڑھا، دوزخ | صفحہ نمبر ۷۴، پیراگراف نمبر ۴، سطر نمبر ۴ |
| .8 | حق | سچ، حقیقت، بامقصد، درست، ثابت، فرض | صفحہ نمبر ۷۵، آیت نمبر ۱۳ |
| .9 | خوف | ڈر، خطرہ، ہیبت، رعب، دہشت | صفحہ نمبر ۷۴، پیراگراف نمبر ۴، سطر نمبر ۲ |
| .10 | خیر خواہ | بھلائی چاہنے والا | صفحہ نمبر ۷۶، آیت نمبر ۲۱ |
| .11 | ذلیل ہونا | بے عزت ہونا، کم تر ہونا، کم حیثیت ہونا | صفحہ نمبر ۷۳، پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۷ |
| .12 | رائی کے دانہ | سرسوں سے چھوٹا اور خشخاش سے بڑا ایک بیج، بہت چھوٹا، حقیر، ذرّہ، معمولی | صفحہ نمبر ۷۴، پیراگراف نمبر ۵، سطر نمبر ۵ |
| .13 | رُسوا | ذلیل وخوار، بدنام، بے عزت | صفحہ نمبر ۷۳، پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۷ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| .14 | رُسوا ہونا | بدنام ہونا، بُری شہرت ہونا، بُرا مشہور ہونا | صفحہ نمبر ۷۳، پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۷ |
| .15 | زینت | سجاوٹ، اچھا لگنا، خوبصورتی | صفحہ نمبر ۷۸، آیت نمبر ۲۶ |
| .16 | فتنہ | امتحان، آزمائش، بُرائی، سرکشی، گناہ، فساد، آفت | صفحہ نمبر ۷۸، آیت نمبر ۲۷ |
| .17 | فساد | بگاڑ، حق تلفی، فتنہ، خرابی، تباہی، لڑائی جھگڑا، سرکشی، شرارت | صفحہ نمبر ۷۳، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۲ |
| .18 | فضیلت | برتری، فوقیت، بڑائی، خوبی، ترجیح | صفحہ نمبر ۷۳، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۵ |
| .19 | لباس | کپڑے، Dress | صفحہ نمبر ۷۴، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۶ |
| .20 | لحاظ سے | اعتبار سے | صفحہ نمبر ۷۳، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۵ |
| .21 | مایوس کرنا | ناامید کرنا، توقع پر پورا نہ اُترنا، دل توڑنا، ناکام کرنا، آس توڑنا | صفحہ نمبر ۸۰، علم و عمل کی باتیں نمبر ۸ |
| .22 | مکالمہ | دو لوگوں کے درمیان بات چیت یا سوال و جواب، دو یا دو سے زیادہ لوگوں کی گفتگو جو انہی کے الفاظ میں لکھی گئی ہو | صفحہ نمبر ۷۳، ہیڈنگ نمبر ۲ |
| .23 | مہلت دینا | وقت دینا، ڈھیل دینا، تاخیر کرنا، | صفحہ نمبر ۷۳، پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۸ |
| .24 | نائب | قائم مقام، خلیفہ، جانشین، مقرر کیا ہوا | صفحہ نمبر ۷۳، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۱ |
| .25 | نسل | اولادیں، Generations | صفحہ نمبر ۷۳، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۳ |
| .26 | نصیحت کرنا | بھلائی کے لئے کوئی بات بتانا | صفحہ نمبر ۷۸، آیت نمبر ۲۶ |
| .27 | وسوسہ | بُرائی کا خیال، گناہ کا خیال | صفحہ نمبر ۷۴، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۵ |

## قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | ازلی | جس کی ابتدا نہ ہو، بہت ہی پُرانا، قدیم ترین | صفحہ نمبر ۸۴، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۱ |
| .2 | اصلاح کرنا | درست کرنا، ٹھیک کرنا، صحیح کرنا، بہتر کرنا | صفحہ نمبر ۹۸، علم و عمل کی باتیں نمبر ۳ |
| .3 | اطاعت | حکم ماننا، فرمانبرداری، کسی کی سربراہی کا اقرار، محکومی | صفحہ نمبر ۸۶، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۲ |
| .4 | انتقال ہونا | مر جانا، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جانا | صفحہ نمبر ۸۴، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۲ |
| .5 | اندھی | جسے کچھ نظر نہ آتا ہو، نابینا | صفحہ نمبر ۸۷، آیت نمبر ۶۴ |
| .6 | آدم ثانی | حضرت نوح علیہ السلام کا لقب (جن کے زمانے میں دنیا طوفان میں فنا ہونے کے بعد دوبارہ آباد ہوئی) | صفحہ نمبر ۱۰۰، سوال نمبر ۵ |
| .7 | باز آنا | پلٹ آنا، واپس آنا، رُک جانا، چھوڑ دینا، توبہ کرنا | صفحہ نمبر ۹۷، آیت نمبر ۱۱۶ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| .8 | بُت | وہ شکل و صورت جسے پتھر اور پیتل وغیرہ سے بنا کر پُوجا جائے، مورتی، پُتلا | صفحہ نمبر ۸۴، پیراگراف نمبر ۴، سطر نمبر ۲ |
| .9 | بُت پرستی | پتھروں کو پوجنا، بتوں کی پوجا کرنا | صفحہ نمبر ۱۰۰، سوال نمبر ۴ (۲) |
| .10 | بَری ہونا | ذمہ دار نہ ہونا، علیحدہ ہونا، آزاد ہونا، جدا ہونا، الگ ہونا، پاک ہونا | صفحہ نمبر ۹۰، آیت نمبر ۳۵ |
| .11 | بسنا | رہنا، آباد ہونا | صفحہ نمبر ۸۵، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۴ |
| .12 | پانی برسنا | بارش، پانی کا گرنا، نازل ہونا، اُترنا | صفحہ نمبر ۸۵، پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۲ |
| .13 | پرہیز گار | اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے والا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنے والا | صفحہ نمبر ۹۴، آیت نمبر ۴۹ |
| .14 | پوجا کرنا | بتوں کی عبادت کرنا، بتوں سے عقیدت کا اظہار کرنا، بتوں کے سامنے عاجزی کا اظہار کرنا، بتوں کے سامنے جھکنا | صفحہ نمبر ۸۴، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۵ |
| .15 | تبلیغ کرنا | پہنچانا، دین کا پیغام دوسروں تک پہنچانا | صفحہ نمبر ۸۸، آیت نمبر ۲۹ |
| .16 | تسلسل | برقرار رہنا، جاری رہنا، نہ رکنا، ایک کے بعد دوسرا آنا، | صفحہ نمبر ۸۶، پہلی ہیڈنگ |
| .17 | تنور | روٹیاں پکانے کی بھٹی | صفحہ نمبر ۹۱، آیت نمبر ۴۰ |
| .18 | توحید | اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحدانیت اور یکتائی کا عقیدہ رکھنا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ایک ماننا | صفحہ نمبر ۸۴، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۳ |
| .19 | تھم جانا | رُک جانا، ٹھہر جانا | صفحہ نمبر ۸۵، پیراگراف ۵، سطر نمبر ۱ |
| .20 | جاہل | ان پڑھ، بداخلاق، بے ادب، بے علم، انجان، جذباتی، گستاخ | صفحہ نمبر ۸۸، آیت نمبر ۲۹ |
| .21 | جُرم | گناہ، زیادتی، غلطی، بُرائی (اس کی جمع جرائم ہے) | صفحہ نمبر ۹۰، آیت نمبر ۳۵ |
| .22 | جھوٹا ہونا | غلط ہونا، پورا نہ ہونا، سچ نہ ہونا | صفحہ نمبر ۸۸، آیت نمبر ۲۷ |
| .23 | حائل ہونا | بیچ میں آنا، باز رکھنا، روکنا، رکاوٹ ڈالنا | صفحہ نمبر ۹۲، آیت نمبر ۴۳ |
| .24 | حقیر سمجھنا | کم تر، کم حیثیت، گھٹیا سمجھنا | صفحہ نمبر ۸۸، آیت نمبر ۲۷ |
| .25 | دردناک | تکلیف دہ | صفحہ نمبر ۸۸، آیت نمبر ۲۶ |
| .26 | دلیل | ثبوت | صفحہ نمبر ۸۸، آیت نمبر ۲۸ |
| .27 | دین | لغوی اعتبار سے دین کا مفہوم ہے مذہب و ملت، قانون اور طریقہ اور اصطلاحی اعتبار سے دین کا مفہوم ہے "اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا مخلوق کے لئے عطا کردہ قانون اور طریقۂ زندگی۔" | صفحہ نمبر ۹۸، علم و عمل کی باتیں نمبر ۸ |
| .28 | رَجم کرنا | پتھر مار کر ہلاک کرنا | صفحہ نمبر ۹۷، آیت نمبر ۱۱۶ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 29. | شرک | شرک کا مطلب ہے "اللہ ﷻ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک کرنا اور اللہ ﷻ جیسی صفات کسی میں ماننا۔" | صفحہ نمبر ۸۴، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۳ |
| 30. | شریعت | لوگوں کی ہدایت کے لئے رسولوں پر نازل شدہ اللہ ﷻ کے احکامات | صفحہ نمبر ۹۲، آخری سطر نمبر |
| 31. | صبر کرنا | برداشت کرنا، جھیلنا، کڑوا گھونٹ پینا | صفحہ نمبر ۹۴، آیت نمبر ۴۹ |
| 32. | عاجز کرنا | روک دینا، مجبور کرنا | صفحہ نمبر ۹۰، آیت نمبر ۳۳ |
| 33. | عذاب | اذیت، تکلیف، مصیبت، بلا، وبال | صفحہ نمبر ۸۷، آیت نمبر ۵۹ |
| 34. | غالب | زبردست، اوپر رہنے والا، طاقت رکھنے والا، بھاری، جیتنا | صفحہ نمبر ۹۷، آیت نمبر ۱۲۲ |
| 35. | غیب | غیب اسے کہا جاتا ہے جو حواس اور عقل کے ذریعہ نہ پہچانا جاسکے۔ مثلاً ایسی حقیقتیں جو ہمیں نظر نہیں آتیں مگر ان پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ جیسے اللہ ﷻ، فرشتے، جنّت، دوزخ، یومِ آخرت وغیرہ۔ | صفحہ نمبر ۹۰، آیت نمبر ۳۱ |
| 36. | فرشتہ | اللہ ﷻ کی نورانی مخلوق | صفحہ نمبر ۹۰، آیت نمبر ۳۱ |
| 37. | قدرت | طاقت، قوت، زور | صفحہ نمبر ۸۴، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۴ |
| 38. | کفر | کفر کا لغوی مفہوم ہے حق کو چھپانا اور اس کا انکار کرنا اور اصطلاحی مفہوم ہے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کو نہ ماننا اور مسلمات دین کا انکار کرنا۔ | صفحہ نمبر ۸۸، آیت نمبر ۶۷ |
| 39. | گھڑنا | اپنی طرف سے بات بنالینا، جھوٹی بات یا قصہ بنانا | صفحہ نمبر ۹۰، آیت نمبر ۳۵ |
| 40. | مبتلا ہونا | کسی کام میں مصروف ہونا، مشغول ہونا، گھرا ہونا | صفحہ نمبر ۸۴، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۳ |
| 41. | مجسمے | بت جو پتھر، دھات یا مٹی وغیرہ سے بنایا گیا ہو، مورت | صفحہ نمبر ۸۴، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۴ |
| 42. | مشرکین | شرک کرنے والے | صفحہ نمبر ۹۰، آیت نمبر ۳۵ |
| 43. | مظاہر قدرت | قدرت کے نظارے (مثلاً سورج، چاند، ستارے، زمین و آسمان، آگ، دریا، پہاڑ وغیرہ) | صفحہ نمبر ۸۴، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۴ |
| 44. | معبود | جس کی عبادت کی جائے، جس سے شدید محبت کی جائے | صفحہ نمبر ۸۷، آیت نمبر ۵۹ |
| 45. | موجیں | پانی کی لہریں | صفحہ نمبر ۸۵، پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۳ |
| 46. | نازل فرمانا | اُتارا، بھیجا | صفحہ نمبر ۸۴، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۱ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| .47 | نجات دینا | بچانا، محفوظ رکھنا، دور رکھنا | صفحہ نمبر ۸۷، آیت نمبر ۶۴ |
| .48 | وحی | لغوی اعتبار سے پوشیدہ طریقہ سے خبر دینے کو وحی کہتے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وحی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا وہ کلام ہے جو اس نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام سے کسی طریقے سے کیا ہو۔ | صفحہ نمبر ۸۴، پیرگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۱ |

## قصّہ حضرت ھود علیہ السلام

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | اِترانا | ناز کرنا، گھمنڈ کرنا، تکبر کرنا، بڑائی ظاہر کرنا | صفحہ نمبر ۱۱۴، سوال نمبر ۵ (۲) |
| .2 | افسوس کرنا | غم کرنا | صفحہ نمبر ۱۰۳، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۳ |
| .3 | آندھی | تیز ہوا کا طوفان، گرد و غبار کے ساتھ بہت تیز ہوا | صفحہ نمبر ۱۰۲، پیراگراف نمبر ۴، سطر نمبر ۴ |
| .4 | ٹیلے | ریت کا بڑا ڈھیر یا چھوٹی پہاڑی (Hill)، عام زمین سے بڑی ابھری ہوئی جگہ | صفحہ نمبر ۱۰۲، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۲ |
| .5 | جابر | بہت ظالم، بے رحم، بے درد، سنگ دل | صفحہ نمبر ۱۱۰، سورۃ الشعرآء، آیت: ۱۳۰ |
| .6 | جانشین | نائب، خلیفہ، کسی کے بعد آنے والا، قائم مقام، ایک نسل کے بعد دوسری نسل | صفحہ نمبر ۱۰۴، آیت نمبر ۶۹ |
| .7 | جڑ کاٹ دینا | ہلاک کر دینا، تباہ کر دینا | صفحہ نمبر ۱۰۵، آیت نمبر ۷۲ |
| .8 | چالیں | چال کی جمع، داؤ، بُرا منصوبہ، سازشیں، بُری ترکیبیں | صفحہ نمبر ۱۰۶، آیت نمبر ۵۵ |
| .9 | چشمہ | زمین سے قدرتی طور پر پانی نکلنے کا ذریعہ، جگہ | صفحہ نمبر ۱۱۱، آیت نمبر ۱۳۴ |
| .10 | چوٹی | پیشانی، بالائی حصہ، کسی چیز کے اوپر کا سرا | صفحہ نمبر ۱۰۸، آیت نمبر ۵۶ |
| .11 | سرکش | باغی، نافرمان، حکم عدولی کرنے والا، منہ زور | صفحہ نمبر ۱۰۸، آیت نمبر ۵۹ |
| .12 | غضب | ناراضگی، غصہ، قہر | صفحہ نمبر ۱۰۵، آیت نمبر ۷۱ |
| .13 | کسی کے حضور ہونا | کسی کے سامنے ہونا، کسی کے ہاں ہونا، کسی کی خدمت میں ہونا | صفحہ نمبر ۱۰۶، آیت نمبر ۵۲ |
| .14 | کھوکھلے | اندر سے خالی | صفحہ نمبر ۱۰۲، پیراگراف نمبر ۴، سطر نمبر ۵ |
| .15 | گواہ | شہادت دینے والا، ثبوت پہنچانے والا، واقعہ میں موجود | صفحہ نمبر ۱۰۶، آیت نمبر ۵۴ |
| .16 | لعنت | پھٹکار، (اللہ کی) مار، عذاب، مصیبت نیز ذلت | صفحہ نمبر ۱۰۸، آیت نمبر ۶۰ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| .17 | محلات | محل کی جمع، شاندار مکان، بادشاہوں اور امیروں کے گھر | صفحہ نمبر ۱۱۰، آیت نمبر ۱۲۹ |
| .18 | معاذ اللہ | اللہ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰی کی پناہ طلب کرنا، ہر ناپسندیدہ بات پر اللہ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰی کی پناہ مانگنا | صفحہ نمبر ۱۰۲، پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۱ |
| .19 | مویشی | چوپائے، چارہ کھا کر دودھ دینے والے جانور مثلاً اُونٹ، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، بار برداری کرنے والے جانور وغیرہ | صفحہ نمبر ۱۱۱، آیت نمبر ۱۳۳ |
| .20 | حماقت | ناسمجھی، بے وقوفی | صفحہ نمبر ۱۰۴، آیت نمبر ۶۶ |
| .21 | نگہبان | حفاظت کرنے والا، دیکھ بھال کرنے والا | صفحہ نمبر ۱۰۸، آیت نمبر ۵۷ |
| .22 | ہلاک کرنا | مارنا، تباہ کرنا، ختم کردینا | صفحہ نمبر ۱۰۲، پیراگراف نمبر ۴، سطر نمبر ۴ |
| .23 | ہلاکت | تباہی، بربادی، فنا، موت | صفحہ نمبر ۱۱۲، علم و عمل کی باتیں نمبر ۱۰ |
| .24 | واقع ہونا | پیش آنا، کسی معاملے کا ہو جانا | صفحہ نمبر ۱۰۵، آیت نمبر ۱۷ |

## قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | اَوندھے منہ پڑے ہونا | گھٹنوں کے بل گر جانا، منہ کے بل گرا ہونا، اُلٹا پڑا ہونا | صفحہ نمبر ۱۲۰، آیت نمبر ۷۸ |
| .2 | آگاہ ہونا | کسی بات سے باخبر ہونا، واقف ہونا، جاننا | صفحہ نمبر ۱۲۴، آیت نمبر ۶۸ |
| .3 | تراشنا | پتھر یا لکڑی کو کاٹ کر اور کرید کر کسی شکل میں ڈھالنا | صفحہ نمبر ۱۱۶، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۵ |
| .4 | جادو | سحر، وہ عمل جس کا اثر تو ہو لیکن وجہ سمجھ میں نہ آئے، جادو ایک ایسا بُرا علم ہے جس کا سیکھنا، سکھانا اور کرنا کرانا حرام ہے۔ جادو کرنا یا کروانا اللہ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰی کو پسند نہیں ہے۔ | صفحہ نمبر ۱۲۷، آیت نمبر ۱۵۳ |
| .5 | خوشے | گچھے، بالیاں | صفحہ نمبر ۱۲۶، آیت نمبر ۱۴۸ |
| .6 | رسوائی | ذلت، بے عزتی | صفحہ نمبر ۱۲۴، آیت نمبر ۶۶ |
| .7 | زلزلہ | زمین کا ہلنا اور پھٹ جانا، بھونچال، زمین کی لرزش | صفحہ نمبر ۱۱۷، پیراگراف نمبر ۴، سطر نمبر ۲ |
| .8 | سرکشی کرنا | بغاوت کرنا، نافرمانی پر اُتر آنا | صفحہ نمبر ۱۱۶، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۱ |
| .9 | عبرت کا نشان | ڈرنے یا سبق سیکھنے کا ذریعہ، خوف کی علامت | صفحہ نمبر ۱۱۷، پیراگراف نمبر ۵ سطر نمبر ۳ |
| .10 | کھنڈر | تباہی و بربادی کے بعد باقی رہ جانے والے ٹوٹے پھوٹے مکانات | صفحہ نمبر ۱۱۷، پیراگراف نمبر ۵، سطر نمبر ۱ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| .11 | کھنڈرات | ویرانہ، ٹوٹی پھوٹی عمارتوں کے نشان، کسی اُجڑی ہوئی بستی کے آثار، اُجڑی بستی | صفحہ نمبر ۱۱۷، پیراگراف نمبر ۵، سطر نمبر ۱ |
| .12 | معجزہ | معجزہ ایک غیر معمولی اور خلافِ عادت کام ہے جو کسی نبی و رسول علیہ السلام سے نبوت و رسالت کے دعویٰ کی دلیل اور تصدیق کے لئے صادر اور ظاہر ہوتا ہے جسے دیکھ کر منکرین عاجز ہو جاتے ہیں۔ معجزہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کو ہی عطا فرمایا جاتا ہے۔ | صفحہ نمبر ۱۱۷، پہلی ہیڈنگ |
| .13 | مغفرت مانگنا | گناہوں پر معافی مانگنا | صفحہ نمبر ۱۲۲، آیت نمبر ۶۱ |
| .14 | مقرر کرنا | طے کرنا | صفحہ نمبر ۱۱۷، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۳ |

## قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | احاطہ کرنا | چاروں طرف سے گھیر لینا | صفحہ نمبر ۱۳۶، آیت نمبر ۸۹ |
| .2 | احکامات | حکم کی جمع، فرمان، ارشاد (جس کو پورا کرنا اور جس پر عمل کرنا ضروری ہو) | صفحہ نمبر ۱۳۳، پیراگراف نمبر ۳، سطر نمبر ۲ |
| .3 | باوقار | باعزت، عزت والا | صفحہ نمبر ۱۳۸، آیت نمبر ۸۷ |
| .4 | بحیرہ | چھوٹا سمندر | صفحہ نمبر ۱۳۲، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۱ |
| .5 | بحیرۂ احمر | افریقہ اور عرب کے درمیان کا سمندر | صفحہ نمبر ۱۳۲، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۱ |
| .6 | برکت | کسی ظاہری سبب کے بغیر کسی چیز کی خیر میں اضافہ ہونا، (کسی نعمت کا زیادہ ہو جانا) | صفحہ نمبر ۱۳۲، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۲ |
| .7 | بے ایمانی کرنا | دھوکا دینا، کسی کا کسی کو نقصان پہنچانا | صفحہ نمبر ۱۳۳، پیراگراف نمبر ۴، سطر نمبر ۱ |
| .8 | بیزار ہونا | نفرت کرنا، پسند نہ کرنا | صفحہ نمبر ۱۳۶، آیت نمبر ۸۸ |
| .9 | پیٹھ پیچھے ڈالنا | چھوڑنا، انکار کرنا، دور ہونا | صفحہ نمبر ۱۴۰، آیت نمبر ۹۲ |
| .10 | تجارت کرنا | کاروبار کرنا، چیزیں خریدنا اور بیچنا | صفحہ نمبر ۱۳۲، پیراگراف نمبر ۲، سطر نمبر ۲ |
| .11 | تلاش کرنا | ڈھونڈنا | صفحہ نمبر ۱۴۳، علم و عمل کی باتیں نمبر ۴ |
| .12 | ٹیڑھ | مڑا ہوا ہونا، کمی، کجی، سرکشی، خرابی | صفحہ نمبر ۱۳۵، آیت نمبر ۸۶ |
| .13 | غم کرنا | افسوس کرنا، دکھ محسوس کرنا، فکر کرنا | صفحہ نمبر ۱۳۶، آیت نمبر ۹۳ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| .14 | قبیلہ | برادری، رشتہ دار، آپس میں تعلق رکھنے والوں کا گروہ، فریق | صفحہ نمبر ۱۳۲، پیراگراف نمبر ۱، سطر نمبر ۱ |
| .15 | گِروہ | انسانوں کا ایک جتھا | صفحہ نمبر ۱۳۵، آیت نمبر ۸۷ |
| .16 | لوٹ آوٴ | واپس آوٴ، پلٹ آوٴ | صفحہ نمبر ۱۳۶، آیت نمبر ۸۹ |
| .17 | مومن | ایمان لانے والا | صفحہ نمبر ۱۳۶، آیت نمبر ۸۶ |

## سورۃ الصّٰفّٰت

| نمبر شمار | الفاظ | معنی | حوالہ |
|---|---|---|---|
| .1 | ہجرت | وطن کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دینا، خاندان سے جدا ہونا | صفحہ نمبر ۱۴۷، پیراگراف نمبر ۴، سطر نمبر ۵ |
| .2 | عالَم بالا | اس کائنات سے پرے روحوں اور فرشتوں کا جہاں یا کُرّہ، زمین سے اوپر کا حصّہ، فضائے آسمانی | صفحہ نمبر ۱۵۱، آیت نمبر ۸ |



# یادداشت

## ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے مکمل نصاب کی تفصیل مع قرآنِ حکیم کی اوسطاً تکمیل

**حصّہ اوّل (مکّی سورتیں)** — **سورتیں: ۱۲، قصص: ۸** — **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۵ فیصد**

**قصص:** حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات، قصّہ حضرت آدم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف)، قصّہ حضرت نوح علیہ السلام، قصّہ حضرت ھود علیہ السلام، قصّہ حضرت صالح علیہ السلام، قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۂ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت یونس علیہ السلام، ہاتھی والوں کا قصّہ (سورۃ الفیل)

**سورتیں:** سُوْرَةُ الْفَاتِحَة، سُوْرَةُ الْفِيْل، سُوْرَةُ قُرَيْش، سُوْرَةُ الْمَاعُوْن، سُوْرَةُ الْكَوْثَر، سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْن، سُوْرَةُ النَّصْر، سُوْرَةُ اللَّهَب، سُوْرَةُ الْاِخْلَاص، سُوْرَةُ الْفَلَق، سُوْرَةُ النَّاس، سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰت

**حصّہ دوم (مکّی سورتیں)** — **سورتیں: ۲۷، قصص: ۵** — **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۹ فیصد**

**قصص:** حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل و مکارم اور معجزات، قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الانعام، سورۃ الانبیاء اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ القصص، سورۂ طٰہٰ اور سورۃ الشعراء)، ایک ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ (سورۃ البروج)، پہلی وحی کا قصّہ (سورۃ العلق)

**سورتیں:** سُوْرَةُ الضُّحٰى، سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح، سُوْرَةُ التِّيْن، سُوْرَةُ الْعَلَق، سُوْرَةُ الْقَدْر، سُوْرَةُ الْبَيِّنَة، سُوْرَةُ الزِّلْزَال، سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت، سُوْرَةُ الْقَارِعَة، سُوْرَةُ التَّكَاثُر، سُوْرَةُ الْعَصْر، سُوْرَةُ الْهُمَزَة، سُوْرَةُ النَّبَا، سُوْرَةُ النّٰزِعٰت، سُوْرَةُ عَبَس، سُوْرَةُ التَّكْوِيْر، سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار، سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن، سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق، سُوْرَةُ الْبُرُوْج، سُوْرَةُ الطَّارِق، سُوْرَةُ الْاَعْلٰى، سُوْرَةُ الْغَاشِيَة، سُوْرَةُ الْفَجْر، سُوْرَةُ الْبَلَد، سُوْرَةُ الشَّمْس، سُوْرَةُ الَّيْل

**حصّہ سوم (مکّی سورتیں)** — **سورتیں: ۲۲، قصص: ۲** — **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۲ فیصد**

**قصص:** شمائل النبی ﷺ، قصّہ حضرت یوسف علیہ السلام (سورۃ یوسف)

**سورتیں:** سُوْرَةُ يُوْسُف، سُوْرَةُ الزُّخْرُف، سُوْرَةُ الدُّخَان، سُوْرَةُ الْجَاثِيَة، سُوْرَةُ قٓ، سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت، سُوْرَةُ الطُّوْر، سُوْرَةُ النَّجْم، سُوْرَةُ الْقَمَر، سُوْرَةُ الرَّحْمٰن، سُوْرَةُ الْوَاقِعَة، سُوْرَةُ الْمُلْك، سُوْرَةُ الْقَلَم، سُوْرَةُ الْحَاقَّة، سُوْرَةُ الْمَعَارِج، سُوْرَةُ نُوْح، سُوْرَةُ الْجِنّ، سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل، سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر، سُوْرَةُ الْقِيٰمَة، سُوْرَةُ الدَّهْر، سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰت

**حصّہ چہارم (مکّی سورتیں)** — **سورتیں: ۱۷، قصص: ۵** — **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد**

**قصص:** قصّہ حضرت زکریا علیہ السلام، قصّہ حضرت مریم علیہا السلام، قصّہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (سورۂ مریم)، قصّہ حضرت لوط علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۂ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت سلیمان علیہ السلام (سورۃ النمل)

**سورتیں:** سُوْرَةُ مَرْيَم، سُوْرَةُ طٰهٰ، سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء، سُوْرَةُ الْحَجّ، سُوْرَةُ الْفُرْقَان، سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، سُوْرَةُ النَّمْل، سُوْرَةُ الْقَصَص، سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت، سُوْرَةُ الرُّوْم، سُوْرَةُ لُقْمٰن، سُوْرَةُ السَّجْدَة، سُوْرَةُ سَبَا، سُوْرَةُ فَاطِر، سُوْرَةُ يٰسٓ، سُوْرَةُ صٓ، سُوْرَةُ الْاَحْقَاف

**حصّہ پنجم (مکّی سورتیں)** — **سورتیں: ۱۵، قصص: ۷** — **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۲۵ فیصد**

**قصص:** قصّہ اصحابِ سبت (سورۃ الاعراف)، واقعۂ معراج، تاریخِ بنی اسرائیل (سورۂ بنی اسرائیل)، قصّہ اصحابِ کہف، باغ والے کا قصّہ، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام، قصّہ ذوالقرنین (سورۃ الکہف)

**سورتیں:** سُوْرَةُ الْاَنْعَام، سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، سُوْرَةُ يُوْنُس، سُوْرَةُ هُوْد، سُوْرَةُ الرَّعْد، سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم، سُوْرَةُ الْحِجْر، سُوْرَةُ النَّحْل، سُوْرَةُ بَنِيْ اِسْرَآءِيْل، سُوْرَةُ الْكَهْف، سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن، سُوْرَةُ الزُّمَر، سُوْرَةُ الْمُؤْمِن، سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة، سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

**حصّہ ششم (مدنی سورتیں)** — **سورتیں: ۴، قصص: ۳** — **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۵ فیصد**

**قصص:** غزوہ احد (سورۂ آل عمران)، غزوہ بدر (سورۃ الانفال)، غزوہ تبوک (سورۃ التوبہ)

**سورتیں:** سُوْرَةُ الْبَقَرَة، سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَان، سُوْرَةُ الْاَنْفَال، سُوْرَةُ التَّوْبَة

**حصّہ ہفتم (مدنی سورتیں)** — **سورتیں: ۱۷، قصص: ۵** — **قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد**

**قصص:** قصّہ ہابیل و قابیل، (سورۃ المائدہ)، غزوۂ احزاب (سورۃ الاحزاب)، صلح حدیبیہ، فتح مکہ (سورۃ الفتح)، غزوۂ بنو نضیر (سورۃ الحشر)

**سورتیں:** سُوْرَةُ النِّسَآء، سُوْرَةُ الْمَآئِدَة، سُوْرَةُ النُّوْر، سُوْرَةُ الْاَحْزَاب، سُوْرَةُ مُحَمَّد، سُوْرَةُ الْفَتْح، سُوْرَةُ الْحُجُرٰت، سُوْرَةُ الْحَدِيْد، سُوْرَةُ الْمُجَادَلَة، سُوْرَةُ الْحَشْر، سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة، سُوْرَةُ الصَّف، سُوْرَةُ الْجُمُعَه، سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْن، سُوْرَةُ التَّغَابُن، سُوْرَةُ الطَّلَاق، سُوْرَةُ التَّحْرِيْم